اُردو زَبان میں اِنفارمیشن ٹیکنالوجی کا وَاحِد مُستند جرِیدہ

شمارہ نمبر 126
قیمت 80 روپے
پوسٹل رجسٹریشن نمبر MC- 1264
مارچ 2017ء

فہرست

شمارہ نمبر 126

جلد نمبر 10......شمارہ نمبر 6......مارچ 2017ء

سرپرستِ اعلیٰ

گوہر رحمان

مدیر اعلیٰ

امانت علی گوہر

مدیر

علمدار حسین

مدیر سیکشن ٹیکنالوجی نیوز

رانا محمد امین اکبر

مجلسِ مشاورت

شبیر حسین قریشی، محبوب الٰہی مخمور، عمران احمد لاکھا (ایم فل)

قیمت فی شمارہ

80 روپے

زرِ سالانہ برائے پاکستان (رجسٹرڈ ڈاک)

825 روپے سالانہ

خط و کتابت کا پتا

پی او باکس نمبر 786، کراچی 74200

ٹیلی فون نمبر

0342 2507 857

دفتری اوقات

صبح 10 بجے تا سہ پہر چار بجے

ای میل ایڈریس

crm@computingpk.com

پوسٹل رجسٹریشن

MC-1264

پبلشر گلزار گوہر نے دھوم پرنٹنگ پریس، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی سے چھپوا کر شائع کیا۔

آئی ٹی کی دنیا کا منفرد اور آپ کا پسندیدہ میگزین "کمپیوٹنگ" پاکستان بھر میں دستیاب ہے۔ لیکن آپ سالانہ خریدار بن کر حاصل کرسکتے ہیں کئی فوائد!

بنیں سالانہ خریدار صرف 825 روپے میں ...!!

یعنی آپ کمپیوٹنگ کے سال بھر کے شمارے حاصل کرسکتے ہیں گھر بیٹھے بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

ساتھ ہی حاصل کرسکتے ہیں تین درجن سے زائد پرانے شماروں کی PDF کاپیاں بالکل مفت

سالانہ خریداری کا طریقہ کار

سالانہ خریداری حاصل کرنا بے حد آسان ہے۔ آپ ماہنامہ کمپیوٹنگ کے پتے پر مبلغ آٹھ سو پچیس روپے کا منی آرڈر ارسال کردیں۔ اگر آپ منی آرڈر بھیجنے کی زحمت سے بچنا چاہتے ہیں تو اپنا مکمل پتا ہمیں بذریعہ ای میل، ایس ایم ایس یا ہماری ویب سائٹ پر موجود فارم کے ذریعے بھیج دیں اور ہم آپ کو ماہنامہ کمپیوٹنگ کا تازہ ترین دستیاب شمارہ بذریعہ VPP ارسال کردیں گے۔ اس طرح پہلا شمارہ آپ کے حوالے کرتے ہوئے ڈاکیا آپ سے سالانہ خریداری کی رقم وصول کرلے گا۔ تاہم اس صورت میں آپ کو 75 روپے اضافی ادا کرنے ہونگے۔ یعنی ڈاکیا کو کل ادائیگی 900 روپے کرنی ہوگی۔ اس کے علاوہ آپ براہ راست ہمارے بینک اکاؤنٹ میں بھی رقم جمع کرواسکتے ہیں۔

منی آرڈر ارسال کرنے کا پتا

"ماہنامہ کمپیوٹنگ"
57 پریس چیمبرز،
آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی

وی پی پی اور دیگر معلومات کے لئے

0342-2507857
http://www.computingpk.com

نوٹ: منی آرڈر پر اپنا نام و پتا ضرور تحریر کریں

بینک اکاؤنٹ کی تفصیل

بینک: ایچ بی ایل
برانچ: مسلم ٹاؤن برانچ، کراچی
اکاؤنٹ ٹائٹل: MONTHLY COMPUTING
اکاؤنٹ نمبر: 04007901559103

نوٹ: رقم جمع کرانے کی بینک آپ سے کوئی فیس طلب نہیں کرے گا۔ رقم جمع کروانے کے بعد اپنی معلومات سے ہمیں بذریعہ فون یا ای میل ضرور مطلع فرمائیں

آئی بی ایم کے محققین 1 ایٹم پر 1 بٹ محفوظ کرنے میں کامیاب

تصور کریں کہ ایک دن آپ اتنا ڈیٹا اپنی جیب میں لے کر گھومیں جتنا آج کل سرورز سے بھرے ہوئے کمروں میں محفوظ ہوتا ہے۔ یہ IBM کے اُن سائنسدانوں کا خواب ہے جنہوں نے دنیا کا سب سے چھوٹا مقناطیس بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ مقناطیسی صرف 1 ایٹم کو معلومات محفوظ کرنے کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ اس وقت جو مقناطیسی ہارڈ ڈسک ہم استعمال کرتے ہیں، ان میں ہر ایک بٹ کو محفوظ کرنے کے لئے کم و بیش ایک لاکھ ایٹم استعمال ہوتے ہیں۔ دوسری جانب محققین اب تک تین سے 12 ایٹموں کے جتھے پر ایک بٹ محفوظ کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ لیکن آئی بی ایم کا صرف 1 ایٹم پر 1 بٹ محفوظ کرنے اور پھر اسے کامیابی سے پڑھنا ایک بڑا کارنامہ ہے۔ اگر آئی بی ایم کے محققین کا خواب پورا ہو جاتا ہے تو آپ آئی ٹیون لائبریری میں موجود تمام 35 ملین گانوں کو اپنی کریڈٹ کارڈ جتنی ہارڈ ڈسک میں محفوظ کر سکیں گے۔

آئی بی ایم گزشتہ 35 سالوں سے نینو ٹیکنالوجی پر تحقیق کر رہا ہے۔ 1981ء میں آئی بی ایم کے تحقیق کاروں Gerd Binnig اور Heinrich Rohrer نے اسکیننگ ٹنلنگ مائیکرواسکوپ (STM) ایجاد کی۔ اس کے ذریعے ایٹموں کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اس ایجاد پر دونوں تحقیق کاروں کو 1986ء میں طبیعیات کا نوبل انعام دیا گیا۔ اسی STM کو آئی بی ایم کے سائنس دانوں نے ہولمیم (Holmium) کے ایٹم دیکھنے اور انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے استعمال کیا۔ دوری جدول پر ہولمیم کا ایٹمی نمبر 67 ہے اور اس کے لئے Ho کا نشان استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نایاب زمینی عنصر ہے۔ ہولمیم کے ایٹموں کو جب میگنیشیم آکسائیڈ کے اوپر رکھا جاتا ہے تو ان میں ایک خاص خصوصیت پیدا ہو جاتی ہے جسے magnetic bistability کہا جاتا ہے۔ آسان الفاظ میں کہا جائے تو اس طرح ہولمیم کو ایٹم دو مستحکم مقناطیسی حالتوں میں ہو سکتے ہیں۔
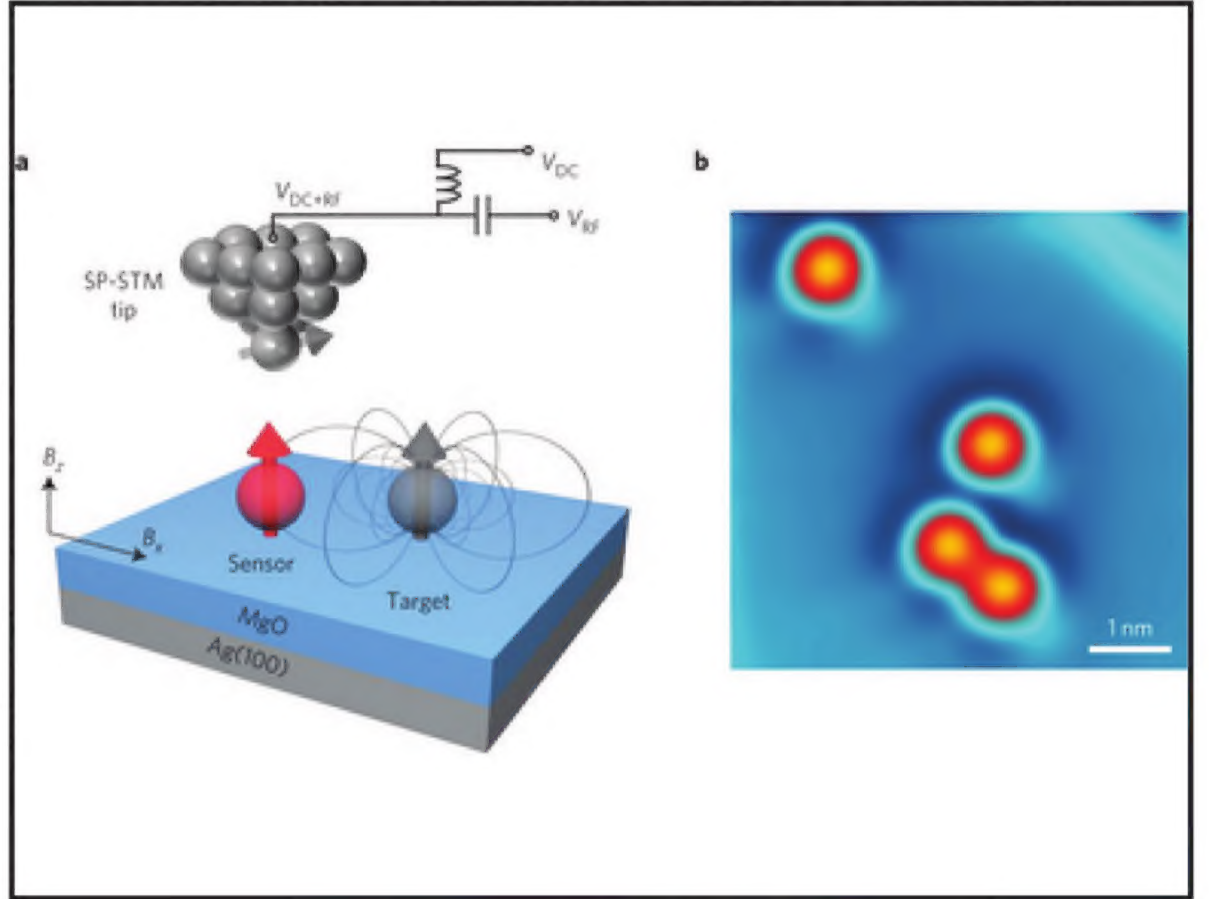
آئی بی ایم کی ٹیم نے ہولمیم کے ایٹم سے ایس ٹی ایم کے اسکیننگ ٹنلنگ مائیکرواسکوپ کے ذریعے 10 مائیکرو ایمپیئر کرنٹ 150 ملی وولٹ وولٹیج گزارا۔ اس طرح ایٹم کی مقناطیسی حالت تبدیل ہو گئی۔ اس ایٹم کی مقناطیسی حالت کو پڑھا جا سکتا ہے کیونکہ ہر مقناطیسی حالت میں ایٹم کی موصلیت (conductivity) مختلف ہوتی ہے۔ ایٹم میں سے کم وولٹیج گزار کر اس کی مزاحمت پڑھنے سے ایٹم کی مقناطیسی حالت جانی جا سکتی ہے۔ ایٹم کی مقناطیسی حالت میں من چاہی تبدیلی کرنے کی صلاحیت ہی اصل کامیابی ہے۔ کیونکہ ایک مقناطیسی حالت کو 0 اور دوسری حالت کو 1 سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ یہ تو آپ کے علم میں ہو گا ہی کہ کمپیوٹر اسٹوریج میں ڈیٹا 0

اور 1 کی شکل میں محفوظ کیا جاتا ہے۔ ماہرین نے ثابت کیا کہ دو مقناطیسی ایٹموں کو الگ الگ read اور write کیا جا سکتا ہے، حتیٰ کہ اُس وقت بھی جب ان کے درمیان فاصلہ صرف ایک نینو میٹر ہو۔ اتنے کم فاصلے پر بٹس بنانے کا مطلب ہے کہ آج جتنی جگہ میں ہم 1 بٹ محفوظ کر سکتے ہیں، مستقبل میں اتنی ہی جگہ پر 1000 بٹس محفوظ کر سکیں گے۔ اس طرح کی نینو اسٹرکچر کی وجہ سے مستقبل کے سرور، کمپیوٹر اور پرسنل ڈیوائسز مزید چھوٹے اور طاقت ور ہو جائیں گے۔ لیکن یہ سب راتوں رات نہیں ہو جائے گا۔ آئی بی ایم کے سائنسدانوں نے ایٹموں کو ڈیٹا محفوظ کرنے کے لئے استعمال کرنے میں کامیابی ضرور حاصل کی ہے، لیکن اسے تجارتی پیمانے پر قابل عمل بنانا آسان کام نہیں ہوگا۔ اس حوالے سے درجنوں مشکلات کی نشاندہی پہلے ہی کی جا چکی ہے۔ آئی بی ایم کے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ ان کے تجربے میں ایٹموں کی مقناطیسی حالت کچھ گھنٹوں تک برقرار رہی۔ یہ بات نامعلوم ہے کہ آیا ایٹموں کی مقناطیسی حالت کو لمبے عرصے تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اور اگر رکھا جا سکتا ہے تو کیسے؟ ماہرین یہ بھی جانتے ہیں کہ ایٹم حرارت کی وجہ سے اپنی مقناطیسی حالت بدل بھی سکتے ہیں۔ اس ٹیکنالوجی کو قابل عمل بنانے کے لئے ایک ایٹم پر بٹ محفوظ کرنے کے بجائے سائنس دان کئی ایٹموں کو جوڑوں یا جتھے کو استعمال کریں گے۔
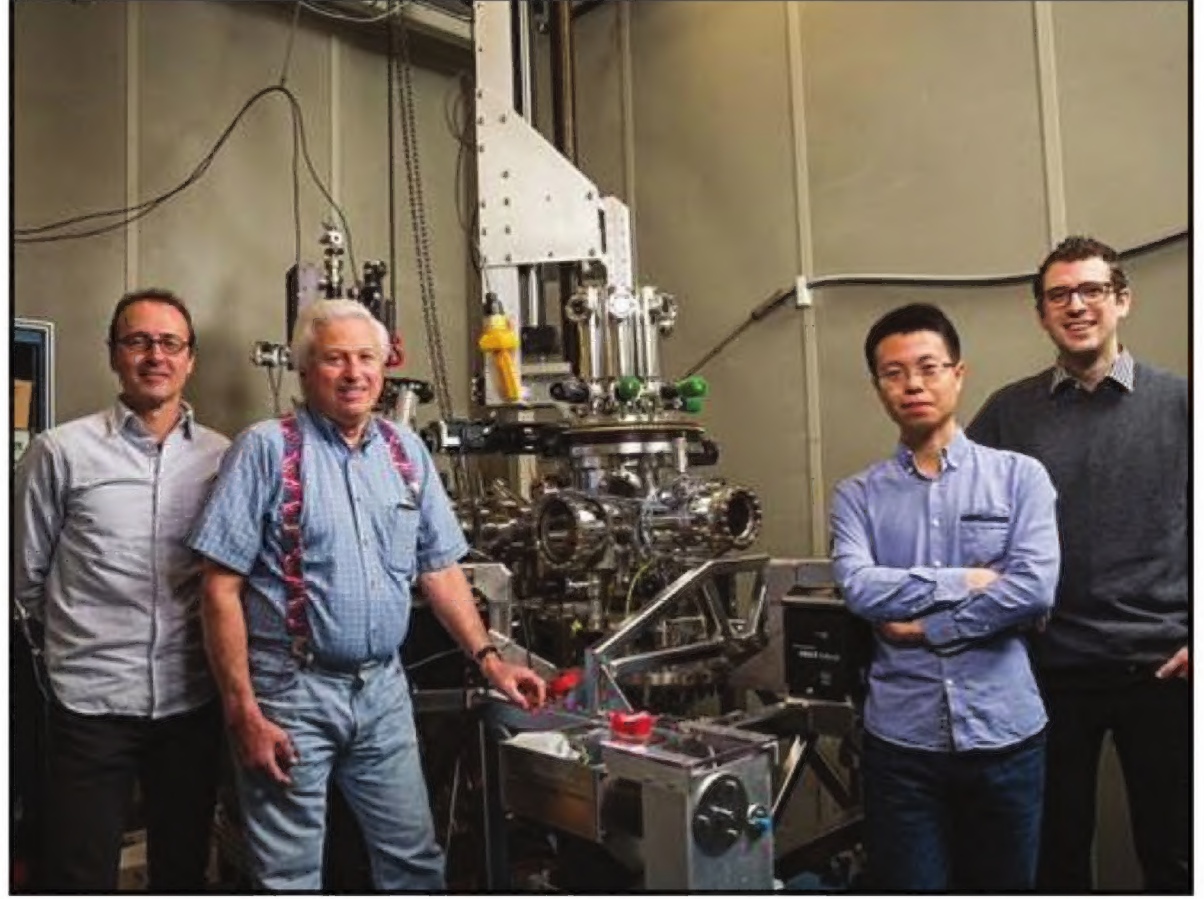
ٹیکنالوجی نیوز

مائیکروسافٹ ونڈوز وِستا کی موت، دِن کا اعلان کر دیا گیا

اگر آپ مائیکروسافٹ ونڈوز استعمال کرنے والے دنیا کے ان 0.78 فیصد صارفین میں شامل ہیں جو اب تک مائیکروسافٹ ونڈوز وستا استعمال کر رہے ہیں تو یہ آپ کے لئے بری خبر ہے۔ مائیکروسافٹ نے ونڈوز وِستا کو ہمیشہ کے لئے الوداع کہنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ 11 اپریل 2017ء کے بعد سے مائیکروسافٹ ونڈوز وِستا کے لئے کوئی اپ ڈیٹ جاری نہیں کرے گا۔ بالکل اسی طرح جیسے ونڈوز ایکس پی کی سپورٹ ختم کی جا چکی ہے۔

ونڈوز وِستا مائیکروسافٹ کی تاریخ کے ناکام ترین آپریٹنگ سسٹمز میں سے ایک ہے۔ اس آپریٹنگ سسٹم کے حوالے سے مائیکروسافٹ کی یادیں خوشگوار ہیں نہ صارفین کی۔ ونڈوز وِستا کو Aero یوزر انٹرفیس کے ساتھ جاری کیا گیا۔ لیکن ونڈوز ایکس پی کے انٹرفیس سے ایرو انٹرفیس پر منتقلی صارفین کے لئے آسان نہیں تھی اور بیشتر کمپیوٹر ہارڈ ویئر اس وقت اس کے لئے تیار بھی نہیں تھے۔ نیز ایرو انٹرفیس میں اس وقت بہت سے مسائل تھے۔ بعد میں یہی ایرو انٹرفیس ونڈوز سیون میں استعمال کیا گیا اور ونڈوز سیون کو مقبول ترین آپریٹنگ سسٹمز کی فہرست میں لا کھڑا کیا۔ ونڈوز وِستا کے استعمال کرنے والے اتنے کم ہیں کہ اس کی موت کا اعلان مائیکروسافٹ نے اتنے شور شرابے کے ساتھ نہیں کیا جتنا شور مائیکروسافٹ ونڈوز ایکس پی کی موت پر مچایا گیا تھا۔

کوالکوم اگلی نسل کی وائی فائی چپس اسی سال پیش کردے گا
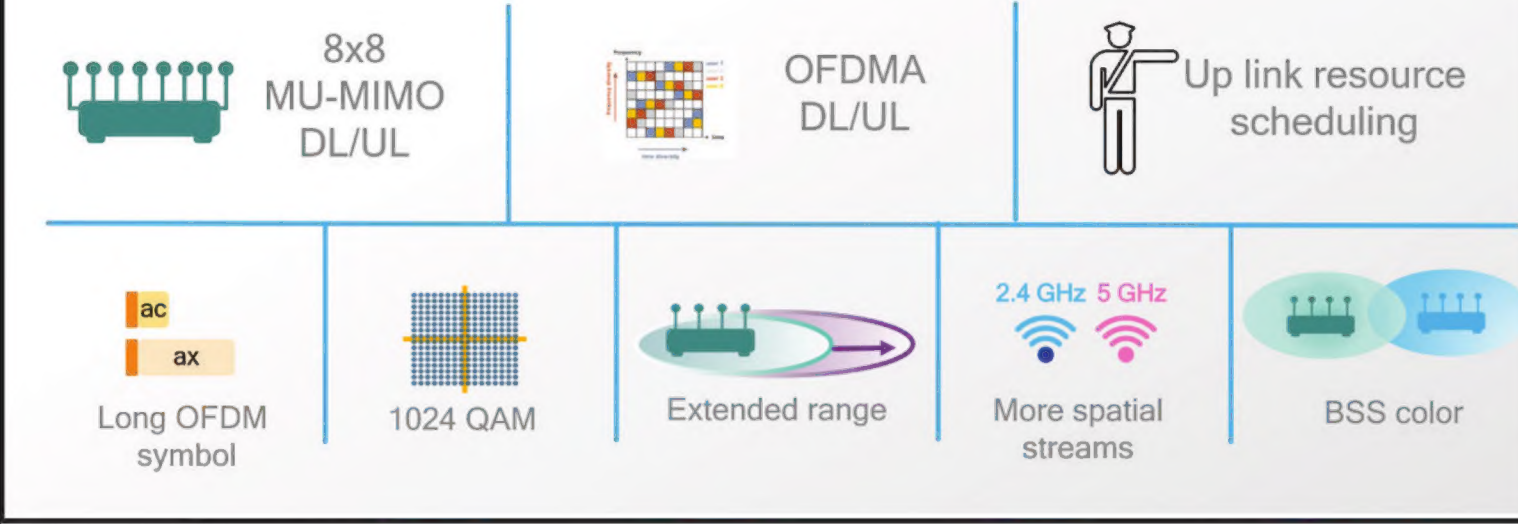
کوالکوم اس سال جون سے وائی فائی کی اگلی نسل کی مائیکرو چپس کی فراہمی شروع کرے گا۔ ان چپس سے ڈیوائس بنانے والے اور نیٹ ورک سروس فراہم کرنے والے ایسی مصنوعات بنا سکیں گے جو موجودہ مصنوعات کے مقابلے میں چار گنا زیادہ تیز رفتاری سے ڈیٹا ٹرانسفر کر سکیں گی لیکن بہت کم توانائی خرچ کریں گی۔

یہ نئی مائیکرو چپس IEEE 802.11ax معیار کا ابتدائی ورژن استعمال کرتی ہیں۔ اس معیار کو وائرلیس نیٹ ورکس کو مزید بہتر اور با کفایت بنانے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ اس نئے معیار یا اسٹینڈرڈ کے متعارف ہونے کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ پرانا معیار فی الفور ناکارہ ہوجائے گا۔ بلکہ اگلے سال کے آخر تک پرانے معیار پر مبنی مصنوعات تیار کی جاتی رہیں گی اور وہ کارآمد بھی رہے گا۔ وائی فائی کا اسٹینڈرڈ 802.11ac جو سازگار ماحول میں گیگا بٹ رفتار پر ڈیٹا ٹرانسفر کرنے کی اہلیت رکھتا ہے، 802.11ax سے پچھلا ورژن ہے۔ تاہم اب تک اس ورژن کو مقبول ہونے میں دقت کا سامنا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی ابھی تک کنزیومر ڈیوائسز، کارپوریٹ اور سروس پرووائیڈر نیٹ ورکس میں اپنی جگہ بنانے کی کوشش کررہی ہے۔ نیا 802.11ax اسٹینڈرڈ بنانے کے لیے اس میں کچھ ترکیبیں 11ac سے مستعار لی گئی ہیں جبکہ کچھ خصوصیات اس میں نئی شامل کی گئی ہیں۔ اس اسٹینڈرڈ کو حقیقی دنیا کے مسائل جن کا سامنا لوگوں کو رہتا ہے، کو سامنے رکھتے ہوئے ڈیزائن کیا گیا۔ مثال کے طور پر ایک ایسا ماحول جہاں بہت سے وائی فائی نیٹ ورک کام کررہے ہوں، یہ اسٹینڈرڈ پچھلے اسٹینڈرڈ کے مقابلے میں زیادہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرے گا۔ وائی فائی ٹیکنالوجی دیگر وائرلیس ٹیکنالوجیز جیسے ایڈوانس ایل ٹی اے اور فائیو جی کے ساتھ استعمال کی جاتی رہے گی۔

اس ٹیکنالوجی میں بہت سے انٹینوں کے ذریعے بیک وقت 12 ڈیٹا اسٹریم بھیجنے کی صلاحیت موجود ہے۔ نیا معیار سیلولر نیٹ ورکس میں استعمال ہونے والی ٹیکنالوجیز جیسے ٹریفک شیڈولنگ کا بھی استعمال کرے گا۔ کوالکوم کا کہنا ہے کہ اس ٹیکنالوجی سے بجلی کے استعمال میں دوتہائی تک کمی ہوگی۔ کمپنی کے مطابق موجودہ 11ac اور پرانی 11n ٹیکنالوجی کی حامل ڈیوائس بھی 11ax اسٹینڈرڈ استعمال کرنے والے نیٹ ورکس پر بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کریں گی۔

کوالکوم کا کہنا ہے کہ اس کی نئی چپس نیٹ ورک اور کلائنٹس دونوں کے لئے ہیں اور یہ 11ac سے چار گنا زیادہ تیز رفتاری سے ڈیٹا منتقل کرسکیں گی۔ ساتھ ہی نئی ٹیکنالوجی پچھلے اسٹینڈرڈ کے مقابلے میں زیادہ بڑے رقبے پر کام کرسکے گی۔ کوالکوم کی ان چپس میں سے IPQ8074 اور QCA6290 شامل ہیں۔ یہ دونوں ہی SoC یعنی سسٹم آن چپ ہیں۔ اول الذکر چپ انٹرپرائز ایکسس پوائنٹس، سروس پرووائیڈر گیٹ وے اور گھریلو راؤٹرز میں استعمال کرنے کے لئے ہے۔ آخر الذکر کو وائی فائی ڈیوائسز میں استعمال کیا جاسکے گا۔ اس چپ کے بارے میں کوالکوم کا کہنا ہے کہ یہ 2.4 گیگا ہرٹز اور 5 گیگا ہرٹز کے دونوں بینڈز کو استعمال کرتے ہوئے 8.1 گیگا بٹس فی سیکنڈز کی رفتار سے ڈیٹا منتقل کرسکے گی۔ اس زبردست رفتار کی بدولت اسے 4K الٹرا ایچ ڈی ویڈیو اسٹریمنگ اور ویڈیو کانفرنسنگ کے لیے استعمال کیا جاسکے گا۔

وٹس ایپ فار بزنس: وٹس ایپ بھی پیسے کمانا چاہتا ہے

وٹس ایپ جسے دنیا بھر میں ایک ارب سے زائد لوگ استعمال کرتے ہیں، ایک نیا نظام جانچ رہا ہے۔ اس نظام کے لاگو ہونے کے بعد کاروباری ادارے براہ راست وٹس ایپ صارفین سے چیٹ کرسکیں گے۔

فی الحال صرف Y Combinator اسٹارٹ انکیوبیٹر کی چند کمپنیاں ہی اس کی جانچ کررہی ہیں۔ فیس بک کا یہ نیا قدم اس کا وٹس ایپ سے پیسے کمانے کے منصوبے کی جانب اشارہ کرتا ہے۔

فیس بک نے تین سال پہلے وٹس ایپ کو 19 ارب ڈالر کی خطیر رقم کے عوض خریدا تھا۔ جس وقت وٹس ایپ کو خریدا گیا اس وقت بھی وٹس ایپ کی کمائی بہت محدود تھی اور آج بھی وہی صورت حال ہے۔ وٹس ایپ پر اشتہارات چلاکر باآسانی کمائی کی جاسکتی تھی، لیکن یہ وٹس ایپ کے اپنے متعین کردہ ضوابط کی نفی ہوگی۔ فیس بک نے اب تک وٹس ایپ سے باقاعدہ کمانے کے لئے کسی منصوبے کا اعلان نہیں کیا تھا۔ یہ پہلی بار ہے کہ فیس بک کی جانب سے ایسی کچھ سن گن ملی ہے۔

وٹس ایپ دنیا کی معروف ترین ایپلی کیشنز میں شمار کی جاتی ہے۔ اس کے ذریعے صارفین بغیر کوئی رقم ادا کئے ایک دوسرے کو ٹیکسٹ، آڈیو اور ویڈیو پیغامات کے علاوہ آڈیو اور وڈیو کال بھی کرسکتے ہیں۔ ویسے تو وٹس ایپ جیسی خصوصیات والی کئی ایپلی کیشنز موجود ہیں، لیکن اگر صحیح معنوں میں کسی ایپلی کیشن نے وٹس ایپ کو ٹکر دے رکھی ہے تو چینی کمپنی کی ایپلی کیشن WeChat ہے۔ وی چیٹ اشتہارات چلاکر پیسے کماتی ہے۔ جبکہ وٹس ایپ کا ایک متوقع آمدنی کا ذریعہ اُن کاروباری اداروں سے پیسے چارج کرنا ہے جو صارفین سے بات کرنا چاہے۔ مگر کمپنی کو اسپیم پیغامات کا خطرہ ہے۔ اس لئے کمپنی بہت احتیاط سے کام کررہی ہے۔ کمپنی کی دستاویزات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وٹس ایپ اپنے صارفین سے سروے کررہا ہے کہ وہ مختلف کاروباری اداروں سے وٹس ایپ پر کتنی بات چیت کرتے ہیں اور کیا انہیں اسپیم پیغامات کا سامنا ہے یا نہیں۔

وٹس ایپ نے پچھلے سال ایپلی کیشن پروگرامنگ انٹرفیس یا اے پی آئی سسٹم بنانے کا اعلان کیا تھا۔ اس منصوبے کے تحت بنائے گئے سسٹم سے صارفین اپنے بنک سے کسی مشکوک ٹرانزیکشن یا اپنی ایئرلائن سے فلائٹ میں تاخیر کے حوالے سے بات چیت کرسکتے تھے۔ گزشتہ ماہ وٹس ایپ نے Y Combinator سے ایک معاہدہ بھی کیا تھا۔ وائی کومبی نیٹر اسٹارٹ اپس کو ٹریننگ اور مشورے کی خدمات فراہم کرتا ہے۔۔ اس معاہدے کا مقصد کچھ اسٹارٹ اپس کو فیس بک کے نئے نظام کی جانچ پڑتال کے لئے شامل کرنا تھا۔ یادرہے کہ Y Combinator جس کا قیام 2005 میں عمل میں آیا، میں شمولیت بے حد مشکل کام ہے۔ ماضی میں Airbnb اور Dropbox جیسی کمپنیاں بھی وائی کومبی نیٹر سے منسلک تھیں۔

دوسری جانب وٹس ایپ کے ترجمان نے نئے کاروباری سسٹم پر تبصرہ کرنے سے انکار کردیا ہے۔ جبکہ وائی کومبی نیٹر کے صدر سام الٹ مین نے اپنی ای میل میں کہا کہ انہیں وٹس ایپ کے کسی ٹیسٹ کا علم نہیں۔ تاہم انہوں نے یہ بھی کہا کہ بہت سی کمپنیاں اپنی مصنوعات کو وائی کومبی نیٹر کی اسٹارٹ اپ کمپنیوں کے ساتھ جانچنا چاہتی ہیں۔

مصنوعی ذہانت سے چھاتی کے کینسر کی تشخیص میں بڑی کامیابی

انٹرنیٹ پر مصنوعی ذہانت کے استعمال میں گوگل نمایاں نظر آتا ہے۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرا جب گوگل نے مصنوعی ذہانت سے تصاویر میں مختلف اشیاء جیسے جانور، عمارتیں اور درختوں شناخت کرنا شروع کیا تھا۔ اب گوگل نے مصنوعی ذہانت کے استعمال میں ایک اور بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ گوگل مصنوعی ذہانت کے استعمال سے چھاتیوں کے سرطان کی تشخیص کرسکتا ہے۔

گوگل نے اعلان کیا ہے کہ اس کا مصنوعی ذہانت کا حامل نظام چھاتی کی سرطان کی تشخیص بے حد درستگی کے ساتھ کرسکتا ہے۔ اس کامیابی سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنوعی ذہانت کس قدر ترقی کرچکی ہے اوراس میں انسانوں کی صحت بہتر بنانے کی کتنی صلاحیت موجود ہے۔

گوگل نے مصنوعی ذہانت کی ایک قسم ڈیپ لرننگ کو استعمال کرتے ہوئے سرطان کے خلیوں کی ہزاروں تصاویر کا تجزیہ کیا۔ گوگل کو یہ تصاویر نیدرلینڈ کی ایک یونیورسٹی نے فراہم کی تھیں۔ ڈیپ لرننگ میں کمپیوٹروں کو بہت بڑے ڈیٹا میں سے پیٹرن شناخت کرنے کا طریقہ کارسکھایا جاتا ہے۔ یہ طریقہ تصاویر کو شناخت کرنے کے لئے بے حد کارآمد ثابت ہوا ہے۔ چھاتی کے کینسر کی تشخیص کے لئے چھاتی سے حاصل کئے گئے نمونے (بائیوپسی) کی تصاویر کا مشاہدہ کرنا بھی تصاویر شناخت کرنے جیسا ہی عمل ہے۔ اس لئے گوگل کا یہ تکنیک بہت کامیاب ثابت ہوئی ہے۔
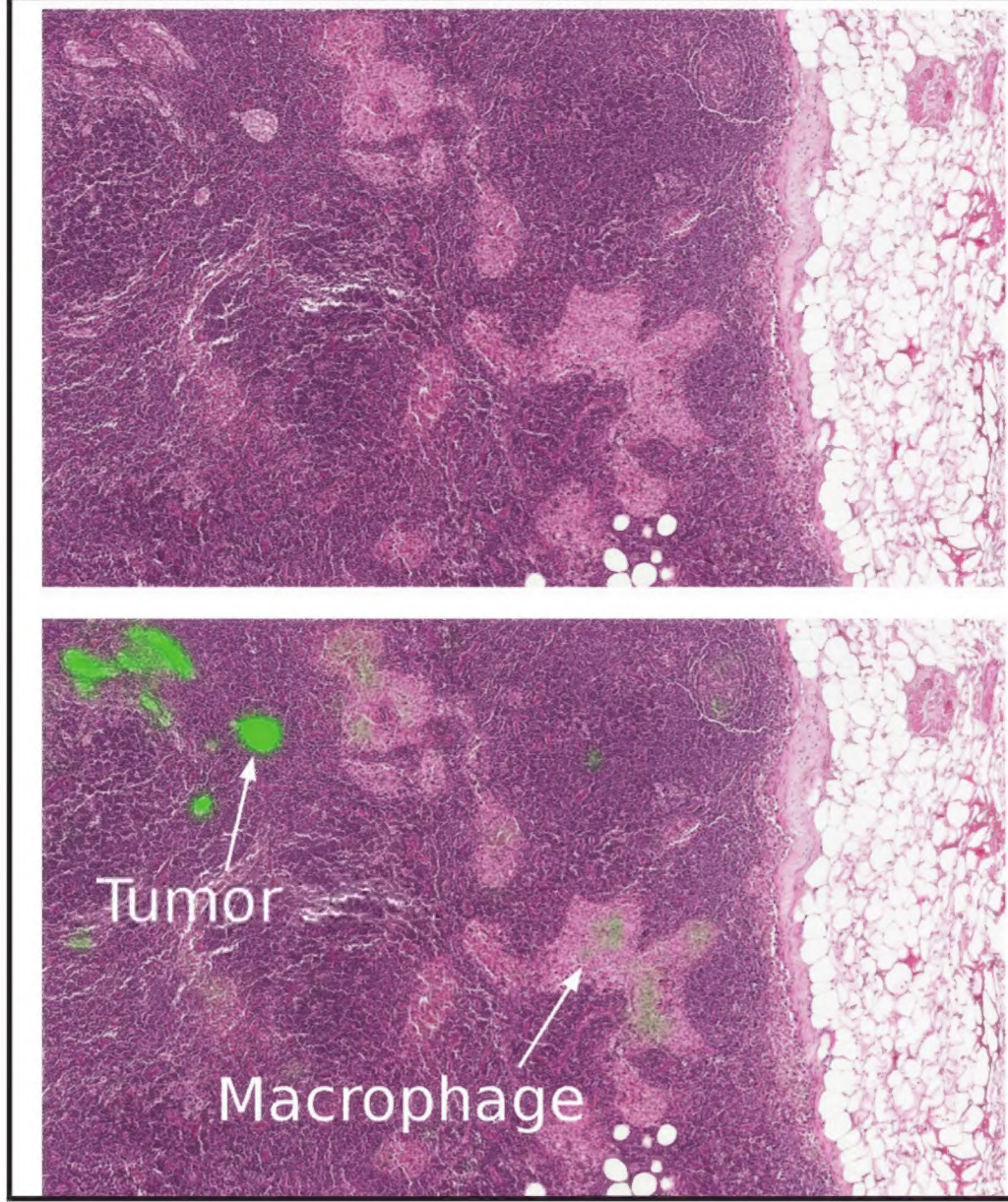
صرف امریکا میں ہر سال چھاتیوں کے سرطان کے 2 لاکھ 30 ہزار نئے کیسز سامنے آتے ہیں۔ جبکہ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں یہ صورت حال مزید پیچیدہ ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں چھاتی کے سرطان کے ہر سال 83 ہزار نئے کیسز سامنے آتے ہیں اور ہر 9 میں سے ایک عورت اپنی زندگی کے کسی مرحلے میں چھاتی کے سرطان کا شکار ہوجاتی ہے۔ چھاتی کے سرطان کی اگر تشخیص جلدی ہوجائے تو اس کا مکمل علاج ممکن ہے۔

گوگل کو امید ہے کہ اس کی ٹیکنالوجی کی بدولت پیتھالوجسٹ مریضوں کا بہتر علاج کرسکیں گے۔ یہ ٹیکنالوجی انسانی ڈاکٹروں کی معاونت کے لیے بنائی گئی ہے، یعنی یہ ٹیکنالوجی ڈاکٹروں کا نعم البدل نہیں ہے۔ گوگل کے اس پراجیکٹ کی منیجر للّی پنگ نے سی این این ٹیک کو بتایا کہ مصنوعی ذہانت کا یہ سسٹم سرطان کا شکار خلیوں کی شناخت میں بہت حساس ہے۔ یہ ایسی علامات کو بھی پکڑ لیتا ہے جو انسان نظر انداز کردیتے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں کہ یہ نظام سو فیصد درست کام کرتا ہے۔ بعض اوقات یہ کسی صحت مند خلیے کو بھی سرطان زدہ خلیے کے طور پر شناخت کرلیتا ہے۔ یہی وہ موقع ہے جہاں پیتھالوجسٹ فیصلہ کرتا ہے کہ نہیں، یہ سرطان زدہ خلیہ نہیں ہے۔

فی الحال گوگل کا یہ سسٹم تیاری کے مراحل میں ہے۔ گوگل کا ارادہ جلد ہی آپ کا پتھالوجسٹ بننے کا نہیں ہے لیکن مستقبل میں گوگل اور دوسری ٹیکنالوجی کمپنیوں کی کوششوں سے ایسا ممکن ہوسکے گا۔ گوگل کی یہ ٹیکنالوجی دنیا کے ایسے خطوں کے لیے زیادہ موثر ہوگی جہاں سرطان کی تشخیص کرنے والے پیتھالوجسٹ یا تو موجود نہیں یا پھر بہت کم تعداد میں ہیں۔ بھارت، بنگلہ دیش، پاکستان، سری لنکا جیسے ممالک میں اس ٹیکنالوجی کے استعمال سے سرطان کی جلد تشخیص کرکے اس سے ہونے والی اموات میں کمی کی جاسکے گی۔ توقع ہے کہ یہ ٹیکنالوجی اگلے پانچ سے چھ سال میں ہسپتالوں میں نظر آنا شروع ہوجائے گی۔

اسپیم ای میل بھیجنے والی مارکیٹنگ کمپنی کا ڈیٹا بیس لیک

لوگوں کو اسپیم ای میل پیغامات بھیجنے والی ایک کمپنی کا ایک بڑا ڈیٹا بیس انٹرنیٹ لیک ہوگیا ہے۔ اس ڈیٹا بیس میں ایک ارب سے زائد ای میل ایڈریس موجود ہیں۔ سائبر سیکورٹی کے ماہر کرس وکری (Chris Vickery) کے مطابق یہ اتنا بڑا ڈیٹا بیس ہے کہ اس میں آپ یا آپ کے کسی جاننے والے ڈیٹا ضرور موجود ہوگا۔

اس ڈیٹا بیس میں تقریباً 1.37 ارب ای میل ایڈریسز موجود ہیں اور یہ اب تک لیک ہونے والا دنیا کا سب سے بڑا ڈیٹا بیس ہے۔ اس لیک کی ذمے داری ڈیٹا بیس کی مالک کمپنی کے بیک اپ نظام میں ایک خرابی کو قرار دیا گیا ہے۔ لیک ہونے والے ڈیٹا بیس میں ای میل ایڈریسز کے علاوہ صارفین کے اصل نام، آئی پی ایڈریس اور رہائش کی معلومات بھی شامل تھیں۔ دوسری معلومات اگرچہ کم ہے مگر ای میل ایڈریسز کی تعداد 1.37 ارب ہے۔ میک کیپر (MacKeeper) میں کام کرنے والے سیکورٹی محققین کے مطابق یہ ڈیٹا بیس ریور سٹی میڈیا (River City Media) نامی کمپنی کا ہے جو کہ ایک مارکیٹنگ کمپنی ہے۔ یہ کمپنی ہر روز لیک ہونے والے ڈیٹا بیس میں موجود ای میل ایڈریسز پر ایک ارب سے زائد اسپیم ای میل پیغامات ارسال کرتی تھی۔

میک کیپر کے کرس وکری کا کہنا ہے کہ 1.4 ارب ای میل ایڈریسز، اصل نام، آئی پی ایڈریسز اور رہائشی معلومات کے لیک ہونے سے آن لائن پرائیویسی اور سکیوریٹی کو قابلِ فکر خطرات کا سامنا ہے۔ کرس کا کہنا ہے کہ انہوں نے ڈیٹا بیس میں اپنے جاننے والے لوگوں کا ڈیٹا تلاش کیا اور انہیں بالکل درست ڈیٹا ملا۔ اس ڈیٹا کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ دراصل جنوری 2017ء میں بنایا جانے والا ایک بیک اپ ہے جس پر کوئی پاس ورڈ بھی نہیں لگا ہوا تھا۔

وہ لوگ جو اسپیم ای میلز کے حوالے سے تھوڑی بہت بھی معلومات رکھتے ہیں، انہیں اس بات کا علم ہے کہ ہر جگہ اپنا ای میل ایڈریس نہیں فراہم کرنا چاہئے۔ اس لئے اسپیم بھیجنے والے کمپنیاں Co-Registration جیسی ترکیبوں سے ای میل ایڈریس اکھٹے کرتی ہیں۔ Co-Registration میں جب آپ کسی اصلی ویب سائٹ پر اپنا ای میل ایڈریس اور دوسری معلومات فراہم کرتے ہوئے I Agree کے بٹن یا چیک باکس پر کلک کرتے ہیں تو دراصل اس ویب سائٹ کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ آپ کا ڈیٹا کسی دوسری کمپنی کو فروخت کرسکے۔ بیشتر صارفین کسی ویب سائٹ کی Terms and Conditions پڑھتے ہی نہیں۔ بس اسی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر یہ ویب سائٹس آپ سے آپ کا ڈیٹا بیچنے کی اجازت لے لیتی ہیں۔

اسپیم کے خلاف جنگ میں مصروف ادارہ Spamhaus میک کیپر کے ساتھ کررہا ہے۔ اسپیم ہاؤس نے لیک ہونے والے ڈیٹا بیس سے معلومات اخذ کرکے ریور سٹی میڈیا کمپنی کے پورے انفراسٹرکچر جس سے وہ ای میل بھیجتے تھے، کو بلیک لسٹ کردیا ہے۔

یہ ڈیٹا بیس اتنا بڑا ہے کہ جب اس کے لیک ہونے کی خبر عام ہوئی تو خدشہ ظاہر کیا گیا کہ شاید یہ ڈیٹا بیس بھارت کے وفاقی شناختی سسٹم ہے۔ مذکورہ سسٹم دنیا کے بڑے ڈیٹا بیسز میں سے ایک ہے کیونکہ اس میں ایک ارب سے زائد لوگوں کی معلومات محفوظ ہیں۔ لیکن بعد میں بھارتی حکومت نے سرکاری طور پر وضاحتی بیان جاری کیا کہ اس ڈیٹا بیس کا بھارت سے کوئی تعلق نہیں۔ کرس کے تجزیے سے بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ اس ڈیٹا بیس کا تعلق بھارت سے نہیں ہے۔

لیتھیم آئیون بیٹری کے 94 سالہ موجد نے نئی بیٹری ایجاد کر لی

لیپ ٹاپس، فونز اور ٹیبلٹس میں استعمال ہونے والی لیتھیم آئیون بیٹری ایجاد کرنے والوں میں شامل ایک موجد نے اگلی نسل کی بیٹری ٹیکنالوجی کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ سالڈ اسٹیٹ بیٹری موجودہ بیٹریوں سے 3 گنا زیادہ گنجائش کی حامل اور کافی محفوظ ہوگی۔

فرمی ایوارڈ کے فاتح جان گڈ انف (John Goodenough) نے اس لیتھیم کوبالٹ آکسائیڈ مواد کو شناخت کیا تھا جو موجودہ لیتھیم آئیون بیٹریوں میں کیتھوڈ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جان نے ماریا ہیلنا براگا کے ساتھ مل کر ایک نئی بیٹری بنائی ہے جس میں ٹھوس گلاس کو الیکٹرولائٹ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ یہ بیٹری دنیا کی پہلی سالڈ اسٹیٹ بیٹری نہیں ہے۔ سام سنگ اور ایم آئی ٹی پہلے ہی سالڈ اسٹیٹ بیٹری بنا چکے ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ سالڈ اسٹیٹ بیٹریوں سے حفاظت سمیت بہت سی مشکلات حل ہو جائیں گی۔ یہ بیٹریوں میں حفاظت کا مسئلہ ہی تھا جس کی وجہ سے سام سنگ کو فروخت کے بعد دوبار گلیکسی نوٹ 7 واپس منگوانا پڑا، تحقیقات کے بعد خرابی کی اصل وجہ بیٹری ہی نکلی تھی جس میں بناتے ہوئے کچھ نقائص رہ گئے تھے۔ نوٹ 7 اور دوسرے حادثات میں بیٹریوں کے پھٹنے کی وجہ شارٹ سرکٹ تھا۔ شارٹ سرکٹ سے بیٹری گرم ہوتی رہی اور بہت سے کیسز میں پھٹ گئی۔

دھاتوں کی ایک خاصیت جسے dendrites کہا جاتا ہے، بیٹریوں میں شارٹ سرکٹ کی ایک بڑی وجہ ہے۔ آسان زبان میں انہیں دھاتی بال سمجھا جا سکتا ہے جو دھات میں خود بخود کسی بھی سمت میں اُگ سکتا ہے اور الیکٹرولائٹ کو پار کر کے کیتھوڈ اور اینوڈ کو ملا کر شارٹ سرکٹ پیدا کر سکتا ہے۔ یہ مسئلہ بیٹریوں ہی نہیں بلکہ ہر اسے برقی آلے میں پیش آتا ہے جس میں دھات استعمال کی گئی ہے۔ گڈ انف کا کہنا ہے کہ ٹھوس گلاس کے بطور الیکٹرولائٹ استعمال سے dendrites کے مسئلے پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

صارفین اب لیتھیم آئیون بیٹریوں سے زیادہ محفوظ بیٹریاں چاہتے ہیں۔ لیکن وہ ان سے کم گنجائش والی بیٹریوں پر کبھی خوش نہیں ہونگے۔ جان گڈ انف کی بنائی بیٹری صارفین کی توقعات پر پورا اترتی ہے۔ تجربات کے مطابق سالڈ اسٹیٹ بیٹریوں میں روایتی لیتھیم آئیون بیٹریوں کے مقابلے میں توانائی محفوظ کرنے کی 3 گنا زیادہ گنجائش ہوتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس بیٹری کو 1200 بار مکمل چارج اور ڈس چارج کیا جا سکتا ہے۔ نیز یہ بیٹریاں منفی 4 ڈگری فارن ہائیٹ درجہ حرارت پر بھی کام کریں گی۔ لیتھیم آئیون بیٹریوں کے بارے میں ماہرین کا کہنا ہے کہ 250 بار فل چارج اور ڈس چارج کرنے کے بعد ان کی توانائی محفوظ کرنے کی گنجائش 73 فیصد تک کم ہو جاتی ہے۔ سالڈ اسٹیٹ بیٹریوں کے ساتھ ایسا ہوگا یا نہیں، یہ بات ابھی نامعلوم ہے۔

94 سالہ جان گڈ انف کا کہنا ہے کہ گلاس الیکٹرولائٹ، جنہیں سوڈیم کے بغیر بنایا جائے گا، آج کی لیتھیم آئیون بیٹریوں کے مقابلے میں زیادہ ماحول دوست ہونگی۔ گلاس الیکٹرولائٹس کی بدولت بیٹری بنانے والے کیتھوڈ اور اینوڈ کے دونوں طرف الکالی دھاتوں کی تہہ لگا سکیں گے جس سے بیٹریاں بنانے کا عمل آسان ہو جائے گا۔ جان گڈ انف اب ایسی کمپنی کی تلاش میں ہیں جو ان بیٹریوں کو تجارتی پیمانے پر بنا سکے۔

سوشل میڈیا کا زیادہ استعمال تنہائی کے احساس میں اضافہ کرتا ہے

فیس بک، انسٹا گرام، ٹوئٹر اور دوسرے سوشل میڈیا ٹولز کی مدد سے ہم اپنے دوستوں اور گھر والوں کے ساتھ ہر وقت رابطے میں رہتے ہیں۔ لیکن ایک تحقیق کے مطابق سوشل میڈیا کے حد سے زیادہ استعمال سے آپ خود کو زیادہ تنہا محسوس کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یونیورسٹی آف پٹس برگ کے سائیکالوجسٹ کے مطابق نوجوان جتنا زیادہ سوشل میڈیا پر وقت صرف کرتے ہیں اتنا ہی وہ خود کو سماجی طور پر تنہا محسوس کرنے لگتے ہیں۔

ٹوئٹر، اسنیپ چیٹ، ریڈٹ اور ٹمبلر جیسی ویب سائٹس پر زیادہ وقت گزارنے والے صارفین زیادہ مشتعل اور غصیلے ہو جاتے ہیں۔ اُن کے خیال میں سوشل میڈیا پر اُن کے ملنے جلنے والے افراد ان سے بہتر اور خوش و خرم زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ یہ تحقیق امریکی جریدے پریوینشن میڈیسن ※ میں شائع ہوئی۔

ماضی قریب میں کیئے گئے دیگر مطالعوں اور تحقیقات سے پتا چلا ہے کہ سوشل میڈیا استعمال کرنے والے میں کئی نفسیاتی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ خود کو بیکار محسوس کرنا، دوسروں سے حسد، مزاج میں تبدیلی اور ذہنی تناؤ سوشل میڈیا کے عام نقصانات ہیں۔

تحقیق کی سنیئر مصنف ڈاکٹر الزبتھ ملر کا کہنا ہے کہ ہم ابھی تک حتمی طور پر یہ بات نہیں کہہ سکتے کہ سوشل میڈیا کا زیادہ استعمال پہلے شروع ہوتا ہے یا پھر سماجی طور پر تنہائی۔ یہ ممکن ہے کہ بالغ افراد میں جو خود کو تنہا محسوس کرتے ہوں وہ سوشل میڈیا کا زیادہ استعمال شروع کر دیتے ہیں یا پھر سوشل میڈیا کا زیادہ استعمال کرنے والے حقیقی زندگی میں خود کو تنہاء سمجھتے ہوں یا یہ دونوں صورتحال ایک ساتھ ہو سکتیں ہیں۔ اگر لوگ سماجی تنہائی کا شکار پہلے ہوتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس تنہائی کو دور کرنے کے لیے سوشل میڈیا پر زیادہ ٹائم صرف کیا جائے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اُن کی تحقیق میں شامل شرکاء میں سے جنہوں نے روز 2 گھنٹے سے زیادہ وقت سوشل میڈیا پر گزارا، وہ اُن کی نسبت خود کو زیادہ تنہائی محسوس کرتے رہے جنہوں نے ہر روز سوشل میڈیا پر آدھے گھنٹے سے کم وقت گزارا۔

تحقیق کے ایک شریک مصنف، برائن اے پریماک کا کہنا تھا کہ یہ ایک اہم مسئلہ جس پر تحقیق کی ضرورت ہے کیونکہ بالغ افراد میں دماغی صحت کے مسائل اور سماجی تنہائی وبا کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ انسان بنیادی طور پر سماجی مخلوق ہے، لیکن جدید دور کے رجحانات سے ہم ایک دوسرے کے قریب آنے کی بجائے تقسیم ہو کر اپنے اپنے خول میں بند ہوتے جا رہے ہیں۔ اگرچہ سمجھا جاتا ہے کہ سوشل میڈیا سماجی فاصلے کم کرتا ہے مگر یہ تحقیق اس کی نفی کرتی ہے۔

اس تحقیق میں 19 سے 32 سال کے 1787 بالغ افراد شریک ہوئے۔ اُن افراد نے ایک سوالنامہ حل کر کے سوشل میڈیا کے استعمال اور اپنے احساسات کے بارے میں بتایا۔ ان افراد کے جوابات سے محققین نے مذکورہ بالا نتائج اخذ کئے۔ تحقیق سے پتا چلا کہ سوشل میڈیا کی وجہ سے سماجی میل ملاپ کا تصور بدل رہا ہے۔ اب لوگوں کے پاس حقیقی زندگی میں کسی سے ملاقات کے لیے وقت نہیں رہا۔

اس سے پہلے ایک تحقیق میں پتا چلا تھا کہ فیس بک کا زیادہ استعمال صارفین کو غمزدہ کر دیتا ہے۔

ٹیکنالوجی نیوز

دھرما رانسم ویئر کی انکرپٹڈ فائلیں اب واپس حاصل کی جاسکتی ہیں

ایسے کمپیوٹر صارفین جو "دھرما" رانسم ویئر کے شکار ہوئے ہیں، ان کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ اپنی انکرپٹڈ فائلوں کو ان کی اصل حالت میں واپس لا سکتے ہیں اور وہ بھی مفت! بھلا ہو اس نامعلوم شخص کا جس نے اس رانسم ویئر کی ڈیکرپشن کیز حال ہی میں عام کردی تھی۔ جس کے بعد محققین نے دھرما رانسم ویئر کی وجہ سے انکرپٹ ہوجانے والی فائلوں کو ڈیکرپٹ کرنے کے لئے ٹول بنالیا۔

دھرما رانسم ویئر پہلی بار گزشتہ سال نومبر میں ظاہر ہوا تھا۔ اسے Crysis نامی ایک پرانے رانسم ویئر کی بنیاد پر بنایا گیا تھا۔ آپ اسے Crysis کا نیا ورژن بھی کہہ سکتے ہیں۔ دھرما جب کسی فائل کو انکرپٹ کرتا ہے تو اس کا ایکسٹینشن تبدیل کرکے [email_address].dharma کردیتا ہے۔ اس لئے اس رانسم ویئر سے متاثرہ فائلوں کو پہچاننا بہت آسان ہے۔ email_address کی جگہ حملہ آور کا ای میل ایڈریس لکھا ہوتا ہے جس پر اس سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ کچھ دن قبل gektar نام کے ایک صارف نے Pastebin پر BleepingComputer.com ٹیکنیکل سپورٹ فوم کا لنک شائع کیا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ اس پوسٹ میں دھرما رانسم ویئر کی تمام اقسام کی ڈی کرپشن کیز ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے یہ نومبر میں دھرما کے پیش رو Crysis کے ساتھ ایسا ہی ہوا تھا۔ کرائسسز کی کیز بھی لیک ہوگئیں تھی، جس سے ماہرین سے فائلوں کو ڈیکرپٹ کرنے کے لیے ٹول بنالیا تھا۔

ابھی تک یہ واضح نہیں ہوسکا کہ gektar نام کا یہ صارف کون ہے اور اس نے ڈی کرپشن کیز کو کن وجوہات کی بنا پر لیک کیا ہے۔ فورم پر یہ یوزر نیم بھی صرف کیز لیک کرنے کے لیے ہی بنایا گیا تھا، کیونکہ یوزر نے اس کے علاوہ کوئی کام نہیں کیا۔ یہ بات نامعلوم ہے کہ ان کیز gektar نے کیسے حاصل کیا۔ یہ کیز سی پروگرامنگ لینگوئج کی ہیڈر فائلوں میں موجود تھیں۔ اس سے اندازہ لگایا جارہا ہے کہ کیز کو لیک کرنے والے کو دھرما رانسم ویئر کے سورس کوڈ تک رسائی حاصل ہے۔

اچھی خبر یہ ہے کہ لیک کی گئی خفیہ کیز بالکل اصل ہیں۔ اس بات کی تصدیق کیسپر اسکی لیب اور ای سیٹ کردی ہے۔ دونوں کمپنیوں نے دھرما اور Crysis سے متاثرہ فائلوں کو بحال کرنے والے ٹولز Kaspersky RakhniDecryptor اور ESET CrysisDecryptor کو بھی اپ ڈیٹ کردیا ہے۔

رانسم ویئر سے متاثرہ افراد کے لئے اس واقعے میں ایک سبق ہے۔ اکثر لوگ رانسم ویئر سے متاثر ہونے والے ڈیٹا کو ڈیلیٹ کردیتے ہیں۔ لیکن ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ رانسم ویئر سے متاثرہ ڈیٹا کو الگ محفوظ کرلینا چاہئے کیونکہ بعض اوقات سکیورٹی ماہرین کو رانسم ویئر سے متاثرہ فائلوں کو بحال کرنے کا کوئی راستہ مل ہی جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قانون نافذ کرنے والے ادارے بھی رانسم ویئر بنانے والوں کو گرفتار کرکے یا ان کے سرورز پر قبضہ کرکے ڈی کرپشن کیز جاری کردیتے ہیں۔

اس کیس کی طرح بعض دفعہ بغیر وجوہ کے بھی کیز سامنے آجاتی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ رانسم ویئر کے ڈویلپر نے یہ کام بند کرنے کا سوچا اور کیز لیک کردی، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کسی مخالف گینگ نے ان کے سرور کو ہیک کرکے کیز لیک کی ہوں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہیکرز کے بیچ میں پھوٹ پڑ گئی ہو، جس کی وجہ سے ایک نے دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لیے کیز لیک کی ہوں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ رانسم ویئر سے متاثرہ فائلوں کو چاہے سالوں سنبھال کر رکھنا پڑے، انہیں سنبھال کر رکھنا چاہیے۔

نئے اسٹیٹس کی ناکامی، وٹس ایپ کا پرانا ٹیکسٹ اسٹیٹس بحال
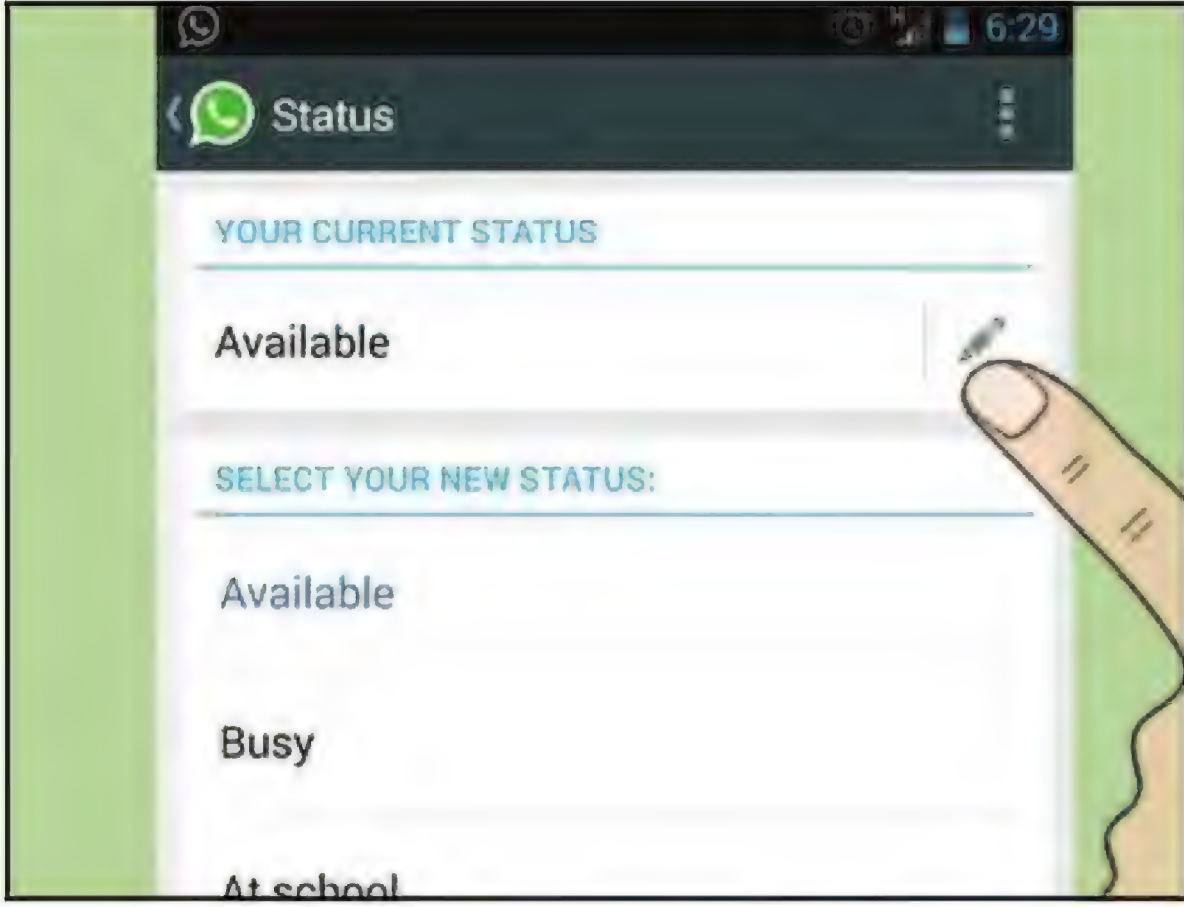
وٹس ایپ نے حال ہی میں اسنیپ چیٹ جیسے کچھ فیچر متعارف کروائے تھے۔ وٹس ایپ کے تازہ ترین ورژن میں صارفین تصاویر، اسٹیکرز، ڈرائنگ اور مختصر دورانیے کی ویڈیوز کو اسٹیٹس کے طور پر لگا سکتے ہیں۔ یہ چیزیں اسٹیٹس ٹیب میں 24 گھنٹے تک نظر آئیں گی اور اس کے بعد یہ غائب ہو جائیں گی۔ اسٹیٹس لگانے والا شخص یہ جان سکتا ہے کہ اس کا اسٹیٹس کتنے لوگوں نے دیکھا۔ یہ فیچر اسنیپ چیٹ کے اسٹوریز فیچر کی نقل ہے۔ فیس بک اس سے پہلے ایسا ہی ایک فیچر انسٹاگرام میں بھی متعارف کروا چکا ہے۔

فیس بک پر اسنیپ چیٹ کے فیچرز نقل کرنے پر سخت تنقید کی گئی۔ خاص طور پر وٹس ایپ صارفین کی جانب سے نیا اسٹیٹس فیچر صارفین کو بالکل پسند نہیں آیا۔ اب اطلاعات ہیں کہ صارفین سے منفی رائے ملنے کے بعد وٹس اپ پھر سے پرانے والا اسٹیٹس بحال کرنے جا رہا ہے۔ پرانے اسٹیٹس میں صارفین ایک مختصر سے تحریر لکھ سکتے تھے۔ اس اسٹیٹس سے ان کی دستیابی، عدم دستیابی، مصروفیت، ذہنیت کیفیت، موڈ وغیرہ کی ترجمانی ہوتی تھی۔ پرانا والا اسٹیٹس حال ہی میں بی ٹا ورژن میں نظر آیا تھا مگر اب وٹس ایپ نے باقاعدہ اس فیچر کی واپسی کی تصدیق کر دی ہے۔

فیس بک نے TechCrunch کو بتایا ہے کہ پرانے والے اسٹیٹس کو واپس لایا جائے گا۔ 20 مارچ سے تمام اینڈرائیڈ صارفین اس خصوصیت کو استعمال کر پائیں گے۔ اس کے بعد اسے آئی فون کے لئے بھی جاری کر دیا جائے گا۔

کمپنی کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم نے صارفین کی بات سنی ہے، لوگ پرانے والے اسٹیٹس کو یاد کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم نے پروفائل سیٹنگ کے تحت دستیاب About سیکشن میں اسے شامل کر دیا ہے۔ اب آپ کا اسٹیٹس ماضی کی طرح آپ کے نام کے ساتھ لوگوں کو نظر آئے گا۔

ٹیکسٹ اسٹیٹس والے فیچر کو صارفین ٹھیک اسی طرح سے استعمال کر پائیں گے، جیسے پہلے استعمال کرتے تھے۔ About سیکشن میں جا کر آپ کو اپنا ٹیکسٹ اسٹیٹس ڈالنا ہوگا۔ آپ کا نمبر جن لوگوں کے پاس محفوظ ہے، جب وہ آپ کو کوئی پیغام بھیجنے کے لئے Contact لسٹ کھولیں گے تو آپ کا اسٹیٹس دیکھ پائیں گے۔

خاص بات یہ ہے کہ وٹس اپ کا موجود اسٹیٹس اسٹوریز والا فیچر ختم نہیں کیا جا رہا۔ یہ بھی موجود رہے گا لیکن مختلف ٹیب میں۔ آپ اپنی تصاویر اور ویڈیوز کو بطور اسٹیٹس استعمال کر سکیں گے جو 24 گھنٹوں بعد خود بخود غائب ہو جائیں گی۔
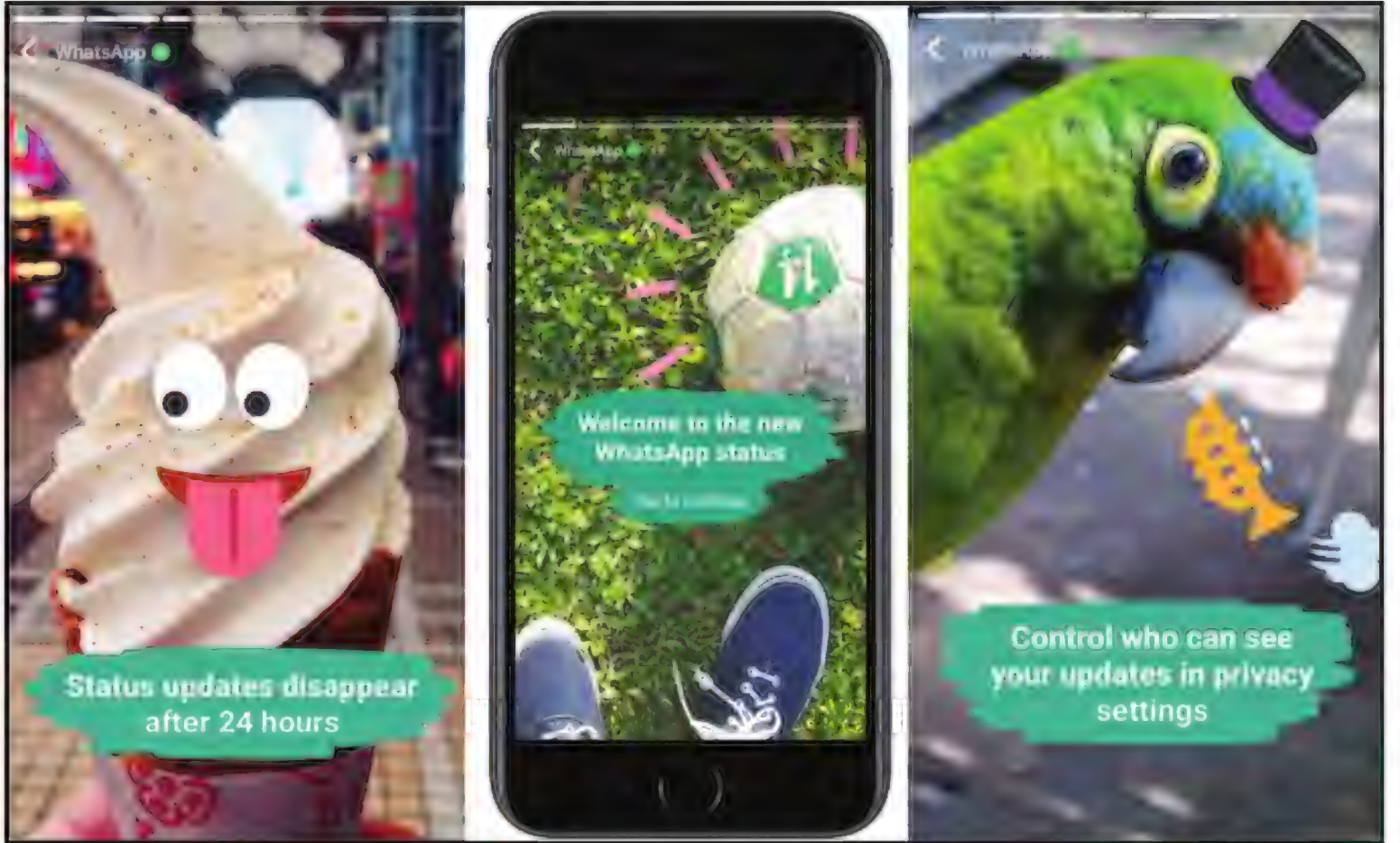
”میزو“ سب پر بازی لے گیا، 20 منٹ میں بیٹری مکمل چارج
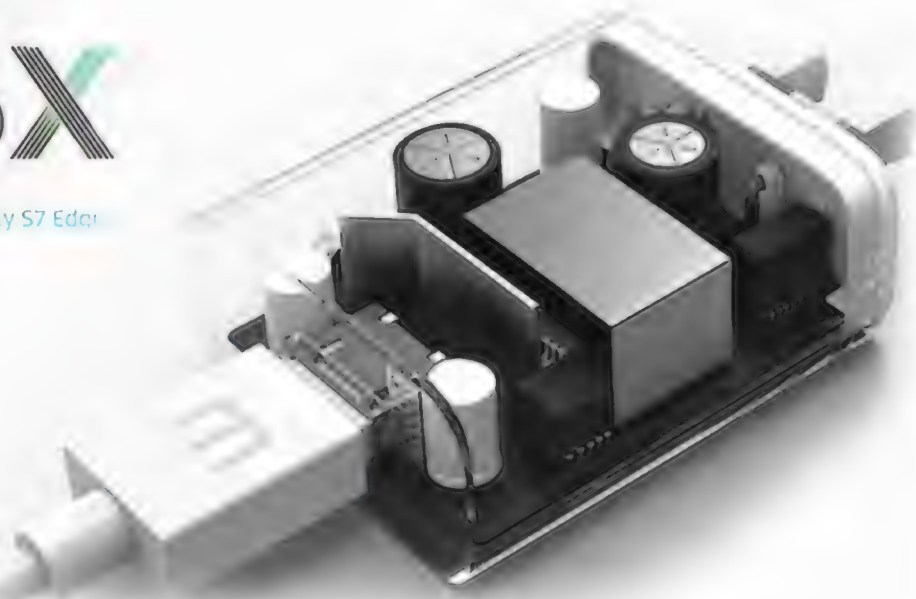
صارفین چینی کمپنی میزو کو اینڈرائیڈ فون بنانے والی کمپنی سے زیادہ امریکی کمپنی ایپل کے ساتھ جاری قانونی جنگ کی وجہ سے زیادہ جانتے ہیں۔ تاہم اب یہ کمپنی اپنی ٹیکنالوجی اور مصنوعات کی وجہ سے معروف ہورہی ہے۔ اس کمپنی نے اس سال اگرچہ موبائل ورلڈ کانگرس میں کوئی نیا فون پیش نہیں نیا مگر پھر بھی دھوم مچادی ہے۔ اس کی وجہ کمپنی کی طرف سے متعارف کرائی گئی نئی چارجنگ ٹیکنالوجی ہے۔

دوسرے اینڈرائیڈ اسمارٹ فون کی طرح میزو کے فونز میں بھی کئی سالوں سے اس کا اپنا بنایا ہوا mCharge سسٹم استعمال ہورہا ہے۔ اس کا حالیہ ورژن صرف 10 منٹ کی چارجنگ سے 25 فیصد بیٹری کو چارج کرسکتا ہے۔ مگر ورژن 4.0 نے تو سارے اندازے غلط ثابت کردیئے۔ میزو کے مطابق 11V/5A چارجنگ کنکٹر 55W کی پاور سے بیٹری کو صرف 20 منٹ میں مکمل طور پر چارج کیا جاسکتا ہے۔ یعنی میزو کا mCharge اب تک کا تیز رفتار ترین چارجنگ سسٹم بن گیا ہے۔

بیٹریوں کو جلدی چارج کرنے میں سب سے بڑی دقت ان کا گرم ہوکر پھٹ جانا ہے۔ اس لئے لیتھیم آئیون بیٹریوں کو کم بجلی سے چارج کیا جاتا ہے تاکہ وہ گرم نہ ہوں۔ اپنی پریس ریلیز میں میزو نے کہا ہے کہ اس کی یہ نئی ٹیکنالوجی بیٹریوں کے لئے مکمل طور پر محفوظ ہے۔

میزو کا کہنا ہے کہ سپر ایم چارج ٹیکنالوجی ”چارج پمپ“ تکنیک کا استعمال کرتی ہے۔ اس سے چارجنگ کی کارکردگی 98% فیصد تک ہوجاتی ہے۔ سپر ایم چارج کے ذریعے بیٹری کو چارج کرنے پر بیٹری کا درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ 102.2 ڈگری فارن فائٹ تک جاتا ہے۔ اس لئے اس ٹیکنالوجی کو محفوظ اور قابل اعتبار قرار دیا گیا ہے۔

ایک عام تاثر یہ ہے کہ بیٹری کو جلدی چارج کرنے والی ٹیکنالوجیز بیٹریوں کو خراب کردیتی ہیں اور وہ کچھ ہی عرصے بیٹریوں کی توانائی محفوظ کرنے کی گنجائش میں خاطر خواہ کمی آجاتی ہے۔ اس بارے میں میزو کا کہنا ہے کہ اس کی سپر ایم چارج ٹیکنالوجی موبائل فون یا بیٹریوں کو خراب نہیں کرے گی۔ کمپنی کی اپنی جانچ پڑتال کے دوران 3000mAh گنجائش والی ATL بیٹری کو جب 800 بار چارج اور ڈس چارج کیا گیا تو اس کی بجلی محفوظ کرنے کی گنجائش صرف 20 فیصد تک کم ہوئی۔ میزو کا دعویٰ ہے کہ اس سے بیٹری کی زندگی دو سال سے زیادہ ہوجائے گی۔ سپر ایم چارج سے مستفید ہونے کے لئے میزو کی بنائی ہوئی خاص تار اور چارجر استعمال کرنا ہوگا۔

ابھی یہ واضح نہیں ہوسکا کہ میزو سپر ایم چارج ٹیکنالوجی کے حامل اسمارٹ فون کب تک لانچ کرے گا۔ قوی امکان ہے کہ یہ ٹیکنالوجی میزو اپنے تک ہی محدود رکھے گا اور اس ٹیکنالوجی کے حامل اسمارٹ فون کوئی دوسری کمپنی نہیں بناسکے گی۔

گزشتہ چند سالوں میں موبائل چارجنگ ٹیکنالوجی میں خاصی ترقی ہوئی ہے۔ چند سال پہلے تک صارفین کو اپنے فون چارج کرنے کے لیے گھنٹوں لگتے تھے۔ اب Quick چارج اور دوسری جدید ترین ٹیکنالوجی سے یہ کام منٹوں تک آگیا ہے۔ اسمارٹ فون بنانے والی تمام کمپنیاں ایسی ٹیکنالوجی متعارف کراچکی ہیں جن کی وجہ سے 10 منٹ فون کو چارج کرنے کے بعد اسے 6 سے 10 گھنٹے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ٹیکنالوجی نیوز

بٹ کوائن کرنسی بھی مجرموں کو ڈنمارک کی پولیس سے نہیں بچا سکتی

مجرموں کے لیے مجرم رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ نگرانی کے طریقہ کار اور جرم کے بعد تفتیش کے لیے سائنسی طریقہ کار بہتر سے بہتر ہو رہے ہیں۔ پولیس دن رات تندہی سے ایسے طریقہ کار پر تحقیق کر رہی ہے جس سے جرائم کا قلع قمع ہو سکے۔ 2009ء میں جب پہلی بار کرپٹو کرنسی بٹ کوائن متعارف کرائی گئی تھی تو دنیا بھر کے مجرموں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔ ظاہر ہے مجرموں نے خوش ہونا ہی تھا۔ اس کرنسی سے وہ خفیہ رہتے ہوئے ادائیگیاں اور وصولیاں کر سکتے تھے۔ اب بھی دنیا بھر میں مجرموں کا پسندیدہ طریقہ ادائیگی بٹ کوائن ہی ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ ہمیشہ ایسا نہ رہے۔ حال ہی میں ڈنمارک کی پولیس نے بٹ کوائن کی ادائیگی کو ٹریس کر کے منشیات فروشوں کو گرفتار کیا ہے۔ اس سال جنوری کے مہینے میں ڈنمارک کے شہر ہرننگ میں منشیات کے ایک مقدمے میں عدالت نے مدعا علیہ کو مجرم قرار دیتے ہوئے 8 سال قید کی سزا سنائی گئی۔ اس مقدمے میں اہم شہادت کے طور پر بٹ کوائن کی ٹرانزایکشن کو ٹریس کر کے ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ ڈنمارک میں یہ دوسرا مقدمہ تھا جس میں بٹ کوائن کی ٹرانزایکشن کو ٹریس کر کے ثبوت کے طور پر پیش کیا گیا۔

ڈنمارک کے سائبر کرائم سنٹر (این سی 3) کے سربراہ نے اپنے ایک انٹرویو میں بتایا کہ ان دو مقدمات میں سزا سے ثابت ہوتا ہے کہ ڈنمارک اس وقت سائبر پولیسنگ اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال میں دنیا میں پہلے نمبر پر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت ہم دنیا میں منفرد ہیں کیونکہ اب تک کسی نے بھی اس قسم کے ثبوت پیش نہیں کیے۔ اب ہر کوئی اس فیلڈ میں ڈنمارک کی طرف دیکھ رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بہت سے ممالک ڈنمارک کے ساتھ بٹ کوائن ٹرانزایکشن ٹریسنگ کے طریقوں کو ترقی دینے اور افسران کو ترتیب دینے کے حوالے سے گفتگو کر رہے ہیں۔ یہ نیا خصوصی آئی ٹی سسٹم ڈنمارک کی قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں نے بنایا ہے اور اس کے کام کرنے کا طریقہ کار خفیہ ہے۔ اس سسٹم کی کامیابی کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ایف بی آئی اور یوروپول (یورپی یونین کی قانون نافذ کرنے والی ایجنسی) بھی اس ٹیکنالوجی کو استعمال کر رہے ہیں۔

ڈنمارک میں بٹ کوائن کے حوالے سے سزا سنائے جانے والے دونوں مقدموں کے پراسیکیوٹر جیسپر کلیو کا کہنا ہے کہ بٹ کوائن ٹریس مقدموں میں اہم اور بنیادی ثبوت ہے۔ بٹ کوائن سے غیر قانونی سرگرمیاں کافی آسان ہو گئیں ہیں۔ جیسپر کا کہنا ہے ماضی میں منشیات خریدنے کے لیے کسی بھی شخص کو مختلف لوگوں سے رابطہ رکھنا پڑتا تھا مگر اب ڈارک ویب اور بٹ کوائن کی وجہ سے یہ بالکل بدل گیا ہے۔ اب کوئی بھی آن لائن جا کر چاہے تو ایک کلو منشیات خرید لے اور ادائیگی کرپٹو کرنسی میں کر دے۔ تاہم پولیس کے بٹ کوائن ٹول سے یہ سب تبدیل ہو جائے گا۔ عام طور پر آن لائن ہونے والے منشیات کے سودوں میں منشیات عام ڈاک کے ذریعے بھیجی جاتی ہیں۔ ڈنمارک میں بٹ کوائن ٹریسنگ کے پہلے مقدمے میں یہی ہوا تھا۔ عام ڈاک سے منشیات بھیجنے کی وجہ سے پولیس عام حالات میں اسے مشکل سے ٹریس کر سکتی ہے۔ جیسپر کے مطابق اب حالات تبدیل ہو جائیں گے۔ اس سے پہلے اگر کوئی مشکوک شخص انکار کر دیتا کہ ڈاک سے ملنے والی منشیات اس نے نہیں منگوائی تو اس پر مقدمہ چلانا تھوڑا مشکل ہو جاتا تھا۔ لیکن اب پولیس بٹ کوائن ہسٹری سے جان سکتی ہے کہ آیا اس نے حال ہی میں کسی کو بٹ کوائن بھیجے ہیں یا نہیں۔

خلا سے آنے والے باردار ذرات بھی کمپیوٹر کریش کر سکتے ہیں

آپ یہ جان کر حیران ہونگے کہ باردار (charged) ذرات جو خلا سے زمین پر آتے ہیں اُن کی وجہ سے اسمارٹ فونز، کمپیوٹرز اور دوسرے برقی آلات کریش بھی کر سکتے ہیں۔ یہ ذرات کائناتی شعاعوں (کاسمک ریز) جو کائنات کے دور دراز حصے سے آتی ہیں، کے زمینی فضا سے ٹکرانے سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ باردار ذرات زمین پر موجود زندگی کے لئے خطرناک نہیں ہیں لیکن وہ برقی آلات اور خاص طور پر انٹیگریٹڈ سرکٹس کے لئے خطرناک ہیں۔ یہ ذرات آپ کے پاس موجود ہارڈ ڈسک میں محفوظ کسی بٹ کی قدر (ویلیو) بھی تبدیل کر سکتے ہیں۔

اگر آپ کا کمپیوٹر بار بار کریش ہو کر بلیو سکرین آف ڈیتھ ظاہر کرے تو آپ کیا کریں گے؟ بیشتر لوگ مائیکروسافٹ کے آپریٹنگ سسٹم کو الزام دیں گے۔ اسی طرح اسمارٹ فون ہینگ ہو جائیں تو آپ اسمارٹ فون بنانے والی کمپنی کو موردِ الزام ٹھہرائیں گے۔ لیکن ان کریشز کی ایک غیر متوقع وجہ بھی ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر بھرت بھوا (Bharat Bhuva) جو وندر بلٹ یونیورسٹی میں الیکٹریکل انجینئرنگ کے پروفیسر ہیں، ان کی تحقیق کے مطابق ہمارے نظام شمسی سے باہر سے آنے والی باردار ذرات ہماری ڈیوائسز کو کریش کرنے کا باعث بن سکتے ہیں۔ بھرت بھوا کا کہنا ہے کہ یہ باردار ذرات جن کی کچھ مقدار سورج سے زمین کی سطح پر پہنچتی ہے اور بیشتر ذرات کائناتی شعاعوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، برقی آلات کے لئے ایک بے حد سنجیدہ مسئلہ ہیں لیکن عام عوام اس مسئلے سے لاعلم ہے۔

اپنے مقالے میں بھرت بھوا نے اس مظہر کی وضاحت کرتے ہوئے کہا بتایا کہ کاسمک ریز جب تقریباً روشنی کی رفتار سے سفر کرتے ہوئے ہمارے سیارے کی فضا سے ٹکراتی ہیں تو اس سے ذیلی ایٹمی ذرات بنتے ہیں۔ ان ذرات کے انسانی زندگی پر خطرناک اثرات نہیں ہوتے لیکن وہ اتنی توانائی رکھتے ہیں کہ برقی آلات خراب ہو جائیں۔ یہ ذرات مائیکروالیکٹرونک سرکٹ میں مداخلت (interference) کر کے چپ میں محفوظ ڈیٹا بٹ کو تبدیل کر دیتے ہیں۔ اسے سنگل ایونٹ اپ سیٹ یا CEU کہا جاتا ہے۔

بھرت بھوا نے جن ایس ای یو کے مظہر کے بارے میں بتایا ہے وہ ماضی میں کئی بار ہو چکے ہیں۔ 2008ء میں Qantas ائیر لائن کی سنگاپور سے پرتھ جانے والی پرواز صرف 23 سیکنڈ میں 690 فٹ نیچے آ گئی تھی۔ 2003ء میں بیلجیم میں ایک برقی ووٹنگ مشین نے ایک مخصوص امیدوار کے لیے 4096 اضافی ووٹ کاسٹ کر دیئے تھے۔

پروفیسر بھرت بھوا اپنی یونی ورسٹی کے ریڈی ایشن ایفکٹس ریسرچ گروپ کا ممبر ہے۔ یہ برقی آلات میں تابکاری کے اثرات پر تحقیق کرنے والا سب سے بڑا تعلیمی پروگرام ہے۔ گروپ کی حالیہ تحقیق کو اے ایم ڈی، اے آر ایم، براڈ کام، سسکو، میڈیا ٹیک اور کوالکوم جیسی بڑی کمپنیوں نے اسپانسر کیا تھا۔ اس گروپ نے اپنی تحقیق میں پایا کہ 28، 20 اور 16 نینو میٹر پراسس پر تیار کی گئی چپس پر تابکاری کے ایک جیسے ہی اثرات ہوتے ہیں۔ انجینئروں کے مطابق یہ انڈسٹری اور انجینئروں کے لیے ایک بڑی مشکل ہے مگر عام عوام کو اس کے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

حکومت پاکستان کا گستاخانہ مواد کے خلاف سخت کاروائی کا فیصلہ

فیس بک پر گستاخانہ مواد کو روکنے کے لیے پاکستان میں اعلیٰ سطح پر اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے وفاقی وزیر داخلہ کو فوری طور پر ایسے مواد کو روکنے کی ہدایت کی ہے۔ وزیر اعظم نواز شریف کا کہنا تھا کہ سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد امت مسلمہ کے جذبات سے کھیلنے کی ایک ناپاک کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ گستاخانہ مواد کو سوشل میڈیا سے ہٹانے اور مستقل اس کا راستہ روکنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے ہدایت کی ہے کہ تمام ادارے سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد ڈالنے والے افراد کا سراغ لگا کر انہیں کڑی سے کڑی سزائیں دلوائیں۔ ناموس رسالت ﷺ کے بارے میں مسلمانوں کی حساسیت کا احترام کیا جانا چاہیئے۔ حضرت محمد ﷺ پوری انسانیت کے محسن ہیں اور حضرت محمد ﷺ سے محبت ہر مسلمان کا قیمتی سرمایہ ہے۔

وزیر اعظم کی جانب سے احکامات اسلام آباد ہائی کورٹ کے ریمارکس کے بعد سامنے آئے ہیں جن میں عدالت نے سوشل میڈیا پر اسلام مخالف سرگرمیوں پر سخت غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے، متعلقہ اداروں سے فی الفور اس کا سد باب کرنے کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے اپنے ریمارکس میں یہ بھی کہا کہ اگر گستاخانہ مواد کا سد باب نہیں کیا جاتا تو وہ سوشل میڈیا سائٹ مکمل بند کرنے کے احکامات بھی دے سکتی ہے۔

وزیر اعظم نے عدالتی گائیڈ لائن کے مطابق ضروری اقدامات فوری طور پر اٹھانے کے لئے محکمہ داخلہ کو احکامات جاری کیے۔ ساتھ ہی وزیر اعظم نے ہدایت کی ہے کہ وزیر داخلہ سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کی بندش سے متعلق روزانہ کی بنیاد پر آگاہ کریں۔ وزیر اعظم نے مزید کہا کہ حضرت محمد ﷺ کی شان میں کسی قسم کی گستاخی بھی ناقابل معافی ہے اور اس سے متعلق کسی بھی سطح پر کوئی گستاخی برداشت نہیں کی جائے گی۔

حکومت کا کہنا ہے کہ گستاخانہ مواد کی روک تھام کے لیے فیس بک اُن سے مکمل تعاون کر رہا ہے۔ حال ہی میں سائبر کرائم سیل کی جانب سے فیس بک کو مذموم مقاصد کے لئے استعمال کرنے والوں کی گرفتاریوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ فیس بک پاکستانی اداروں کے ساتھ ڈیٹا شیئر کر رہا ہے۔ وزیر داخلہ کی ہدایت پر ایف آئی اے کی ٹیم کی جانب سے فیس بک کی انتظامیہ سے رابطہ کیا گیا تھا اور انہیں اس معاملے کی حساسیت سے آگاہ کیا گیا۔ اس رابطے کے بعد فیس بک انتظامیہ اپنی ٹیم پاکستان بھیجنے پر رضامند ہوگئی ہے۔ فیس بک انتظامیہ کی جانب سے موقف اختیار کیا گیا ہے کہ گستاخانہ مواد سے متعلق پاکستان کے تحفظات سے آگاہ ہیں۔ باہمی مشاورت اور بات چیت سے اس مسئلے کا حل نکالنا چاہتے ہیں۔ فیس بک نے اس سلسلے میں ایک فوکل پرسن بھی نامزد کیا ہے جو اس معاملے میں فیس بک انتظامیہ اور حکومت پاکستان کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہوگا۔

دوسری جانب حکومت گستاخانہ مواد کی روک تھام کے ساتھ ساتھ سائبر قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف بھی بھرپور کاروائی کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس حوالے سے ایک قومی اخبار کی جانب سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ حکومتی حلقے ایک سیاسی جماعت کی جانب سے سوشل میڈیا پر وزیر اعظم کو تنقید کا نشانہ بنائے جانے کے باعث سخت اقدام اٹھانے پر غور کر رہے ہیں۔

سی آئی اے کتنا بڑا ہیکر ہے، وِکی لیکس نے بھانڈا پھوڑ دیا

اس وقت دنیا میں امریکی ایجنسی سی آئی اے سے بڑا کوئی ہیکر نہیں ہوگا۔ وکی لیکس کے تازہ ترین تہلکہ خیز انکشافات کے مطابق سی آئی اے دنیا بھر میں ہائی ٹیک فونز اور ٹی وی کی مدد سے لوگوں کی جاسوسی کر رہی ہے۔ وکی لیکس کا کہنا ہے کہ سی آئی اے اپنی ہیکنگ کی کاروائیوں کو چھپانے کے لیے ایسی ٹیکنالوجی استعمال کرتی ہے کہ پکڑنے جانے کی صورت میں سارا ملبہ روس سے تعلق رکھنے والے ہیکروں پر گرے۔ وکی لیکس نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ سی آئی اے کے پرائیویسی توڑنے والے ٹولز چوری ہو چکے ہیں اور متوقع طور پر مجرموں اور غیر ملکی جاسوسوں کے زیر استعمال ہیں۔ چوری کیے جانے والے ٹول سابقہ امریکی حکومت کے ہیکروں اور کنٹریکٹروں کے ہاتھ بھی لگے تھے، جن میں سے ایک نے ان کا بھانڈہ پھوڑ دیا۔

وکی لیکس نے کہا ہے کہ اس نے یہ کاغذات سی آئی اے کے ہیکنگ پروگرام کے متوقع خطرے کے بارے میں بتانے اور ان ٹولز کی چوری کے بارے میں بتانے کے لیے شائع کیے ہیں۔ وکی لیکس ایک ایسی تنظیم ہے جو شفافیت پر یقین رکھتی ہے۔ وکی لیکس نے حالیہ معلومات سی آئی اے 8761 خفیہ دستاویزات اور فائلوں کی بنیاد پر افشاء کی ہیں۔ یہ تمام ڈیٹا جسے Year Zero کا نام دیا گیا ہے، وکی لیکس کی ویب سائٹ شائع کر دیا گیا ہے۔ دوسری جانب سی آئی اے نے ان دستاویزات کو نقلی یا اصلی قرار نہیں دیا۔

وکی لیکس سی آئی اے کو ایسی تنظیم کے طور پر پیش کرتی ہے جو عام لوگوں کی ڈیوائس میں موجود ڈیٹا بھی ہیک کر سکتی ہے اور یہ ہر کسی کی ذاتی زندگی کی جاسوسی کر سکتی ہے۔ وکی لیکس کے مطابق سی آئی اے اپنی کاروائیوں کے لیے اپنے ہیکروں سے ایسے ٹولز استعمال کرنے کو کہتی ہے، جس کے استعمال سے کاروائی کا تعلق کسی طور پر بھی سی آئی اے یا امریکی حکومت یا اس کی چہیتی کمپنیوں سے نہ جوڑا جا سکے۔ جب بھی کوئی شخص، کمپنی یا حکومت ہیکنگ کی کاروائی کا شکار ہوتی ہے تو دنیا بھر کے ماہرین سے اس کا تجزیہ کرنے کا کہا جاتا ہے۔ اس تجزیئے سے ہیکروں کی شناخت کی جاتی ہیں۔ وکی لیکس کا کہنا ہے کہ سی آئی اے میں پورا ایک ڈیپارٹمنٹ ہے، جس کا کام ان تجزیہ کرنے والوں کو دوسروں کے غلط فنگر پرنٹ دکھا کر گمراہ کرنا ہے۔ سی آئی اے اپنی ہیکنگ کی کاروائیاں روسی ہیکر بن کر انجام دیتی ہے۔

وکی لیکس نے اپنی انکشافات میں یہ چونکا دینے والا انکشاف بھی کیا ہے کہ سی آئی اے میں ایک ٹیم نے جاسوسی کا ایسا سافٹ ویئر بنایا ہے جو سام سنگ اسمارٹ ٹی ویز کو متاثر کر سکتا ہے۔ یہ سافٹ ویئر ٹی وی کو بظاہر بند کر دیتا ہے لیکن در اصل اپنے سامنے بیٹھے ناظرین کی گفتگو سنتا اور اسے سی آئی اے کے جاسوسوں کو بھجواتا رہتا ہے۔ Weeping Angel نامی اس سافٹ ویئر کو برطانوی ایجنسی ایم آئی 5 کے تعاون سے بنایا گیا ہے۔

وکی لیکس کی رپورٹ کے مطابق سی آئی اے کی ایک اور ٹیم نے ایسا ہیکنگ ٹول بنایا ہے جو آئی فونز، آئی پیڈز اور اینڈرائیڈ ڈیوائسز کو متاثر کر کے ان کا کنٹرول سی آئی اے کے حوالے کر دیتا ہے۔ یہ ٹول خفیہ طور پر ڈیوائسز کے کیمرے سے صارفین کی ویڈیو اور تصاویر اور مائیکروفون سے آواز ریکارڈ کر کے سی آئی اے کو بھیج سکتا ہے۔ ڈیوائس کی لوکیشن ٹریس کرنا تو سی آئی اے کے بائیں ہاتھ کا کھیل بن گیا ہے۔

وائٹ بورڈ اینی میشن بنانا سیکھیں اور آن لائن پیسے کمائیں

تحریر: عمران شہزاد

آپ نے وہ معروف انگریزی محاورہ تو سن ہی رکھا ہوگا کہ

A picture is worth a thousand words

کسی بھی پراڈکٹ یا سروس وغیرہ کے بارے میں معلومات فراہم کرنے، اس کی افادیت اور اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے ایڈورٹائزمنٹ (اشتہار بازی) کی ضرورت ہمیشہ سے رہی ہے۔ دِکھے گا نہیں تو بِکے گا نہیں، یہ جملہ آپ نے سن ہی رکھا ہوگا۔ ہر دور کے لحاظ سے ایڈورٹائزمنٹ کے طریقے اور اس کے استعمال تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ پہلے اشتہارات چلانے کے لئے ٹی وی، ریڈیو اور صرف پرنٹ میڈیا یعنی اخبارات، رسائل، بروشر، مینوئل وغیرہ کا استعمال کی جاتا تھا۔ گو کہ ان تمام کی اہمیت اپنی جگہ موجود ہے اور انہیں اب بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر کچھ سالوں سے انٹرنیٹ کے زیادہ استعمال اور خاص کر سوشل میڈیا ویب سائٹس اور ایپلی کیشنز کے استعمال میں اضافے کی وجہ سے اشتہار بازی میں بھی بہت جدت اور تبدیلی آ گئی ہے۔

ٹی وی چینل پر اشتہار چلوانا، کسی بڑے اخبار یا رسالے میں اشتہار دینا ایک مہنگا کام ہے جسے ہر کوئی برداشت نہیں کرسکتا۔ خاص طور پر اگر کمپنی چھوٹی ہو تو پھر ٹی وی چینل اور بڑے اخبارات اس کی پہنچ سے دور ہی رہتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ آپ کو ٹی وی چینلز پر چند مخصوص کمپنیوں کے اشتہارات ہی نظر آتے ہیں۔

لیکن سوشل میڈیا ایک ایسا میڈیم ہے جس پر اشتہار بازی کرنے کے لئے آپ کا کروڑ پتی ہونا ضروری نہیں۔ اگر آپ کے پاس پانچ سو روپے بھی ہیں، تو بھی آپ سوشل میڈیا پر اشتہار بازی کرسکتے ہیں۔ ٹی وی چینل، اخبار پر اشتہار چلوائے تو جاسکتے ہیں لیکن اس بات کا پتا لگانے کا کوئی کامیاب طریقہ نہیں کہ کتنے لوگوں نے اشتہار دیکھا یا اشتہار پر ان کا ردعمل کا تھا۔ دوسری جانب سوشل میڈیا اور خاص طور پر فیس بک پر چلنے والے اشتہارات کس نے دیکھے، کب دیکھے، دیکھنے والے کی عمر کیا تھی، جنس کیا تھی، تعلق کہاں سے تھا، ردعمل کیا تھا جیسے اہم سوالات کے جوابات بھی فراہم کرتے ہیں۔ اس لئے روایتی الیکٹرانک میڈیا کو سوشل میڈیا سے سخت مقابلے کا سامنا ہے۔

سوشل میڈیا پر کمپنی، کاروبار یا ادارے کی موجودگی بہت اہمیت اختیار کرگئی ہے۔ اب شاید ہی کوئی اسکول، کالج، یونی ورسٹی، انسٹی ٹیوٹ، ہسپتال، ریسٹورینٹ، شاپنگ سینٹر، مشہور شخصیات، اخبارات، رسائل، بینک یا پروفیشنل ہوگا جس کا فیس بک پر صفحہ نہ ہو۔ بعض معروف کمپنیاں تو ایسی ہیں جنہوں نے اپنی ویب سائٹ کو ترک کر کے فیس بک صفحے کو ہی اپنی پہچان بنا ڈالا ہے۔

جس طرح اشتہار بازی کے میڈیم میں تبدیلی آئی ہے، اسی طرح اب اشتہارات میں بھی جدت آ گئی ہے۔ ساکن تصاویر کے بجائے ویڈیوز زیادہ موثر

ثابت ہوتی ہیں، اس لئے سوشل میڈیا پر بھی ویڈیوز کا باکثرت استعمال کیا جاتا ہے۔ آج کل مصنوعات اور خدمات کی تشہیر کے لئے ایک نئی طرز کی ویڈیو یا اینی میشن کا استعمال کیا جارہا ہے۔ یہ اینی میشن وائٹ بورڈ اینی میشن کہلاتی ہے۔ اس اینی میشن میں ایک سفید بورڈ پر سیاہ یا کسی رنگین پینسل سے مختلف اشکال یا متن لکھ کر مصنوع یا سروس کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی ہے۔ اسی لئے اس کو دوسرے الفاظ میں وضاحتی ویڈیو بھی کہا جاتا ہے۔

وائٹ بورڈ اینی میشن کے ذریعے آپ کسی بھی سروس، پراڈکٹ یا کورس کے بارے میں بتدریج یعنی اس کے ہر حصے کی مرحلہ وار معلومات فراہم کرتے چلے جاتے ہیں اور اس میں چونکہ عموماً آڈیو کا استعمال بھی کیا جاتا ہے یعنی جس حصے کے بارے میں ویڈیو میں دکھایا جارہا ہوتا ہے، تو اُسی وقت آڈیو کے ذریعے اس کے بارے میں معلومات فراہم کی جارہی ہوتی ہے تو اس طرح یہ ویڈیو دیکھنے والا بہتر طور پر اس کے بارے میں سمجھ جاتا ہے اور معلومات حاصل کر لیتا ہے۔

اینی میشن بنانا آسان کام نہیں، خاص طور پر جب آپ کو اس کے بارے میں محدود علم ہو یا آپ نے اس سے پہلے اینی میشن بنائی ہی نہ ہو۔ لیکن بھلا ہو Sparkol نامی کمپنی کا جنھوں نے VideoScribe سافٹ ویئر بنایا۔ اس سافٹ ویئر کا مقصد وائٹ بورڈ (White Board) اینی میشن تیار کرنا ہے، چاہے آپ نے آج سے پہلے کوئی اینی میشن نہ بنائی ہو۔ اس میں آپ اپنی بنائی اینی میشن کے ساتھ ساؤنڈ ٹریکس اور ڈرائنگ ایفیکٹس بھی شامل کر سکتے ہیں تاکہ ویڈیو کے ذریعے اپنے پیغام یا بات کو بہتر طریقے سے دِکھا اور سمجھا سکیں۔ یاد رہے کہ وائٹ بورڈ اینی میشن بنانے کے لئے یہ کوئی واحد سافٹ ویئر نہیں۔ ایسی درجنوں آن لائن سروسز اور سافٹ ویئر دستیاب ہیں۔ تاہم ویڈیو اسکرائب کو خاصا آسان مانا جاتا ہے۔ اسی لئے ہم نے اسے منتخب کیا ہے۔

اس بات کی حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ دورِ حاضر میں فری لانسنگ کا کام عروج پر ہے۔ فری لانسنگ سے مراد سادہ الفاظ میں گھر بیٹھے پروفیشنل کام/ پروجیکٹ کرنا ہے اور اس مقصد کے لئے بہت ساری ویب سائٹس ہیں جن میں سے کچھ خاصی نامی گرامی ہیں۔ ان ویب سائٹس پر بے تحاشہ پروجیکٹس موجود ہیں یعنی آپ وہاں سے پروجیکٹس حاصل کر کے انہیں مکمل کرتے ہیں جس کے عوض آپ کو پیسے ملتے ہیں۔ ان ویب سائٹس پر دنیا بھر سے لوگ پروجیکٹس ڈالتے ہیں اور ان پروجیکٹس کو مکمل کرنے پر آپ کو عموماً امریکی ڈالر میں ادائیگی کی جاتی ہے۔ فری لانسنگ کی بہت زیادہ اہمیت اور افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم گاہے بگاہے کمپیوٹنگ میں اس کے بارے میں معلومات فراہم کرتے رہتے ہیں تاکہ آپ احباب بھی اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

فری لانسنگ کی افادیت اور کثیر استعمال کا اندازہ آپ اس بات سے بھی لگا سکتے ہیں کہ ہمارے یہاں پر کئی لوگوں نے ایسی کمپنیاں بنا رکھی ہیں جنھوں نے مقامی طور پر لوگوں کو ملازمت پر رکھا ہوا ہے۔ یہ کمپنیاں ان فری لانسنگ ویب سائٹس سے پروجیکٹ حاصل کرتی ہیں اور اپنے ملازمین سے مکمل کرواتی ہیں۔ یہ بہت منافع بخش کاروبار بن چکا ہے۔ بہرحال، فری لانسنگ ویب سائٹس پر پر وائٹ بورڈ اینی میشنز کے بھی پروجیکٹس موجود ہوتے ہیں۔ مجھے اندازہ ہے کہ اس وقت بیشتر قارئین کے ذہن میں ان پروجیکٹس سے ہونے والی آمدنی کے بارے میں سوالات جنم لے رہے ہونگے۔ چلیں میں آپ کو اس کی معلومات بھی ساتھ ساتھ فراہم کر دیتا ہوں۔

ویسے تو یہ اینی میشن کی نوعیت، اس میں موجود تفصیل اور اس کے دورانیے پر منحصر ہے، مگر ایک عام یعنی مناسب دورانیے کی اینی میشن تیار کرنے کا پروجیکٹ 40 سے 80 ڈالر یعنی تقریباً چار سے آٹھ ہزار پاکستانی روپے تک کا ہوتا ہے۔ یہ قیمت اس سے کافی زیادہ ہوسکتی ہے اگر اینی میشن طویل ہو یا اس کی تیاری بہت پروفیشنل انداز میں کی گئی ہو۔

وائٹ بورڈ اینی میشن کا موضوع منتخب کرنے کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ اسے سیکھنا بے حد آسان ہے۔ تو آئیں اب عملی طور پر VideoScribe کے ذریعے وائٹ بورڈ اینی میشن سیکھتے ہیں۔

پرانے قارئین کو یہ بات یقیناً یاد ہوگی کہ میرا مقصد ہمیشہ سے تصورات کو واضح کرنا ہوتا ہے نہ کہ لکیر کا فقیر بنانا۔ اس طرح سیکھنے والا صرف سکھائی یا بتائی گئی بات تک ہی محدود نہ رہے بلکہ خود سے بھی نیا کام کر سکے۔ تو آپ سیکھنے کے دوران تصورات واضح رکھیئے گا۔ مزید رہنمائی یا معلومات حاصل کرنے کے لئے مجھ سے رابطہ کر سکتے ہیں مگر خود سے عملی مشق کرنا شرط ہے۔

یاد رہے یہاں پر VideoScribe کا ورژن 2.3.0 استعمال کیا گیا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو ویڈیو اسکرائب کا ٹرائل ورژن اس ربط سے ڈاؤن لوڈ

کر کے استعمال کر سکتے ہیں:

http://www.videoscribe.co/freeTrial
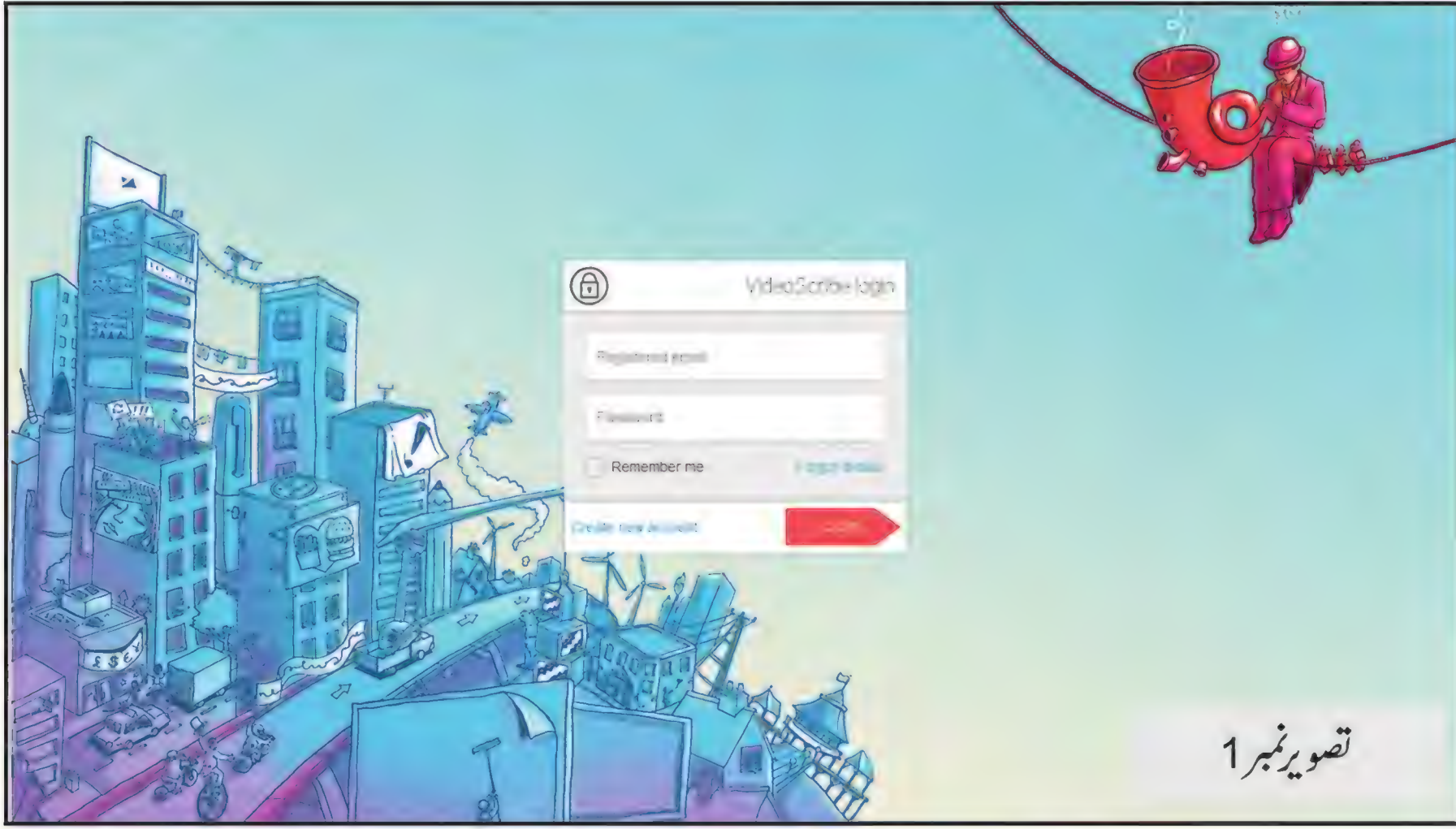
اس سافٹ ویئر کی انسٹالیشن کا طریقہ ہم بتا کر مضمون کو طویل نہیں کرنا چاہتے۔ آپ یہ سافٹ ویئر با آسانی انسٹال کر سکتے ہیں۔

انسٹالیشن کے بعد آپ جیسے ہی ویڈیو اسکرائب کو چلائیں گے، تصویر نمبر 1 میں نظر آنے والی اسکرین آپ کو نظر آئے گی۔ اب آپ ای میل ایڈریس اور پاس ورڈ ٹائپ کر کے لاگ ان کے بٹن پر کلک کریں۔ اگلے مرحلے میں + کے نشان پر کلک کر دیں۔ یہ نیا پروجیکٹ/فائل بنانے کے لئے ہے۔ آپ جیسے ہی اس پر کلک کریں گے تو آپ کی اسکرین کچھ اس طرح تبدیل ہو جائے گی جیسا کہ تصویر نمبر 2 میں دیکھا جا سکتا ہے۔

تصویر نمبر 1

تصویر نمبر 2

ویڈیو اسکرائب کا انٹرفیس بے حد سادہ ہے۔ مینیو کی جگہ آئی کن ہیں اور انٹرفیس کا زیادہ تر حصہ سفید ہے۔ یہ سفید حصہ دراصل ورک اسپیس کہلاتا ہے۔ اسے کینوس بھی کہا جاتا ہے کیونکہ جو بھی ڈرائنگ بنتی ہے، وہ اسی حصے میں بنے گی۔ اسے اگر وائٹ بورڈ بھی کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا۔

تصویر نمبر 3 کے ذریعے آپ کو انٹرفیس پر موجود مختلف ٹولز کے نام بتائے گئے ہیں تا کہ جب ہم عملی طور پر اپنی اینیمیشن بنائیں تو آپ کو ٹول ڈھونڈنے میں پریشانی نہ ہو۔

Library Images کا استعمال:

ویڈیو اسکرائب اپنی لائبریری میں موجود سینکڑوں تصاویر کو براہ راست استعمال کرنے کی بھی سہولت فراہم کرتا ہے۔ ان تصاویر کو مختلف زمرہ جات (کیٹگریز) میں منظم کیا گیا ہے۔ کسی تصویر کو کینوس پر شامل کرنے کے لئے آپ یہاں پر موجود آئی کن Add Image to the Canvas پر کلک کر دیں۔ ایسا کرنے پر ایک نئی ونڈو کھلے گی جسے تصویر نمبر 4 میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اب آپ یہاں پر جس کیٹگری کو منتخب کریں گے تو اس میں موجود تصاویر دکھائی دینے لگیں گی۔ آپ کو جو تصویر ضرورت ہو، اسے منتخب کر لیں۔ جیسا کہ تصویر نمبر 5 میں دیکھا جا سکتا ہے کہ ہم نے بزنس کٹیگری میں گھڑی کی تصویر کو منتخب کیا ہے۔

یاد رہے آپ کسی بھی تصویر کا پری ویو اس پر رائٹ کلک کر کے Preview Image کے ذریعے بھی دیکھ سکتے ہیں۔

اب آپ یہاں پر ٹائم لائن میں موجود Play پر کلک کر کے دیکھیں۔ یہ گھڑی

تصویر نمبر 3

تصویر نمبر 5

تصویر نمبر 4

آپ کی اسکرین پر بنتی ہوئی نظر آنے لگے گی۔

تصویر امپورٹ کرنا:

لازمی نہیں ہے کہ اینی میشن کے دوران لائبریری میں موجود تصاویر سے ہی ہماری ضرورت پوری ہوجائے۔ بلکہ اکثر و بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ ہمیں اینی میشن میں اپنے بنائے گئے ڈیزائن کسی لوگو یا پھر کیمرے سے لی گئی تصاویر کو استعمال کرنا پڑتا ہے۔ اس مقصد کے لئے آپ انٹرفیس پر موجود آپشن Add an Image to the Canvas کو منتخب کرلیں اور یہاں پر نیچے کی جانب موجود آپشن Import SVG, GIF, Zip or Bitmap Image File پر کلک کردیں اور اب اس کے نتیجے میں کھلنے والی ونڈو کے ذریعے اپنی اُس تصویر کو منتخب کرلیں جسے آپ کینوس پر لانا چاہتے ہیں۔ ویسے تو آپ کو وائٹ بورڈ اینی میشن کے لئے لائن ڈرائنگ یا پینسل کی مدد سے بنائی گئی تصاویر استعمال کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر آپ کوئی ایسا تصویر منتخب کرتے ہیں جو کہ لائن ڈرائنگ نہیں ہے، تو ویڈیو اسکرائب خود اسے لائن ڈرائنگ میں تبدیل کردے گا اور چند آپشن آپ کو دکھائے گا۔ آپ کو جو لائن ڈرائنگ پسند آئے، آپ اسے منتخب کرلیں۔ ملاحظہ کریں تصویر نمبر 6۔

تصویر نمبر 6

بہتر نتائج کے لئے مشورہ ہے کہ آپ تصویر کو فوٹو شاپ یا کسی دوسرے فوٹو ایڈیٹر کی مدد سے لائن ڈرائنگ میں تبدیل

کریں۔ ان سافٹ ویئر کی مدد سے آپ عام تصویر سے لائن ڈرائنگ میں تبدیلی کے عمل کو زیادہ بہتر بنا سکیں گے۔

آپ کی منتخب کی ہوئی تصویر کینوس پر آجائے گی اور آپ Preview Play کے بٹن پر کلک کر کے کینوس پر اس تصویر/ ڈرائنگ کے بننے کا عمل دیکھ سکیں گے۔

Text لکھنا:

ٹیکسٹ کی اہمیت اور افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ پیشہ ورانہ ماحول میں شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے کہ کسی اشتہار میں ٹیکسٹ کا استعمال نہ کیا جائے۔ اگر یہ کہا جائے کہ کوئی بھی اشتہار ٹیکسٹ کے بغیر موثر یا مکمل نہیں ہو سکتا تو بے جا نہ ہوگا۔ ویڈیو اسکرائب میں ٹیکسٹ لکھنے کے لئے آپ انٹرفیس موجود Add Text to the Canvas پر کلک کر دیں۔ آپ جیسے ہی اس پر کلک کریں گے تو اک نئی ونڈو آپ کے سامنے کھل جائے گی۔ جیسا کہ تصویر نمبر 7 میں دیکھا جا سکتا ہے۔

تصویر نمبر 7

اب آپ اس ونڈو میں اپنی ضرورت کے مطابق ٹیکسٹ لکھ لیں اور یہاں پر موجود ✓ کے نشان پر کلک کر دیں۔ آپ جیسے ہی اس پر کلک کریں گے تو وہ لکھا گیا ٹیکسٹ آپ کے کینوس پر موجود ہوگا۔ دیکھیں تصویر نمبر 8۔

آپ اس متن کو بھی ٹائم لائن پر موجود Play کے بٹن پر کلک کر کے اینی میٹ ہوتا دیکھ سکتے ہیں۔

تصویر نمبر 8

بیک گراؤنڈ میوزک یا وائس اوور لانا:

موسیقی یا وائس اوور (Voiceover) کی اہمیت سے بھلا کون انکار کر سکتا ہے۔ میرا یہ ماننا ہے کہ آپ چاہے کسی بھی سافٹ ویئر میں خواہ کتنی ہی اچھی اور زبردست اینی میشن کیوں نہ کر لیں، اگر اُس میں مطابقت رکھتا ہوا ایک بہترین قسم کا میوزک یا آواز ہی موجود نہ ہو تو وہ شاید اتنی موثر ثابت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ممکن ہے کہ اپنی اہمیت ہی کھو دے۔ آپ کو یہ بات ایک انتہائی آسان مثال سے سمجھاتا ہوں۔ اگر آپ کو آپ کی پسند کا نغمہ، ڈرامہ، فلم یا کوئی بھی ویڈیو کلپ Mute یعنی آواز بند کر کے دِکھائی جائے تو کیا آپ اُسی توجہ سے اُس ویڈیو کو دیکھیں گے؟ آپ کا جواب یقیناً انکار میں ہوگا۔ انہاک سے دیکھنا تو دور، شاید آپ اسے مکمل دیکھنا بھی پسند نہ کریں۔ اس لئے ویڈیو اسکرائب میں رہتے ہوئے آپ اپنی اینی میشن میں بیک گراؤنڈ میوزک اور وائس اوور کا استعمال با آسانی کر سکتے ہیں۔

اس مقصد کے لئے آپ انٹرفیس پر موجود آئی کون Add or Change a music Track for this scribe پر کلک کر دیں۔ آپ جیسے ہی اس پر کلک کریں گے تو آپ کے سامنے ایک نئی ونڈو کھل جائے گی جیسا کہ تصویر نمبر 9 میں دیکھا جا سکتا ہے۔

اب آپ یہاں پر نیچے بائیں جانب موجود آپشن Input MP3 Sound File پر کلک کر دیں اور نتیجے میں کھلنے والی ونڈو کے ذریعے اپنے

تصویر نمبر 9

اس میوزک یا وائس اوور کو منتخب کرلیں جسے آپ اپنی اس اینی میشن میں استعمال کرنا چاہتے ہیں اور اب یہاں پر موجود آئی کن ✓ پر کلک کردیں۔ تو لیجیے جناب آپ کی اس اینی میشن میں وہ ایم پی تھری فائل بطور بیک گراونڈ آڈیو شامل ہوجائے گی۔

آڈیو ریکارڈ کرنا:

ویڈیو اسکرائب میں آپ براہ راست اپنی آواز بھی ریکارڈ کرسکتے ہیں۔ اگرچہ یہ کوئی انوکھی خاصیت تو نہیں کہ آپ مائیکروسافٹ ونڈوز میں موجود ساؤنڈ ریکارڈ، اپنے اسمارٹ فون کے ریکارڈ سمیت کئی طریقوں سے اپنی آواز ریکارڈ کرسکتے ہیں، البتہ ایک ہی سافٹ ویئر میں سارے کام اگر ہوجائیں تو اسے سہولت ہی کہا جائے گا۔

تصویر نمبر 10

ویڈیو اسکرائب میں اس سہولت سے فائدہ اٹھانے کے لئے آپ کو ٹول باکس میں موجود آپشن Add or Change the voice over for this scribe پر کلک کرنا ہوگا۔ اس پر کلک کرنے سے تصویر نمبر 10 میں دکھائی گئی ونڈو جیسی ایک نئی ونڈو کھل جائے گی۔ اس ونڈوز میں آپ نظر آنے والے Record کے بٹن پر کلک کیجئے۔ اس کے ساتھ ایک نئی ونڈو ظاہر ہوگی (تصویر نمبر 11)۔ آپ اس ونڈو میں نظر آنے والے مائیکروفون کے آئی کن کو منتخب کرلیں اور ساتھ ہی اپنے مائیکروفون میں وہ بولنا شروع کردیں جو آپ ریکارڈ کرنا چاہتے ہیں۔

جب مکمل کرلیں تو یہاں پر موجود آئی کن ✓ پر کلک کردیں تو لیجیے جناب آپ کی وہ آواز بطور آڈیو ریکارڈ ہوچکی ہوگی اور اس اینی میشن میں موجود ہوگی جسے

آپ Preview Play کر کے سُن سکتے ہیں۔ ویڈیو اسکرائب صرف آڈیو ریکارڈنگ کی ہی سہولت فراہم نہیں کرتا ہے بلکہ وائس اوور کے دوران تصویر کو بھی مدنظر رکھتا ہے۔ اسی وجہ سے آپ جب آڈیو ریکارڈ کررہے ہوتے ہیں تو ویڈیو اسکرائب ساتھ ہی اینی میشن بھی دکھا رہا ہوتا ہے تاکہ آپ اینی میشن کے مطابق آواز ریکارڈ کرواسکیں۔

Save کرنا:

ویڈیو اسکرائب میں کئے گئے مکمل یا نامکمل کام کو آپ ہر سافٹ ویئر کی طرح

Save بھی کرسکتے ہیں تاکہ بعد میں بھی اس بنائی گئی فائل کو استعمال یا اس میں مزید کام کرسکیں۔ اس مقصد کے لئے آپ ٹول باکس میں موجود آپشن Save or Export this Scribe پر کلک کردیں۔ دیکھیں تصویر نمبر 12۔

یہاں پر آپ اپنی ضرورت کے مطابق اس فائل کا نام رکھیں اور یہیں پر نیچے کی جانب موجود آپشن Export to a Scribe File پر کلک کرکے ✓ پر کلک کردیں۔ اب یہ فائل بطور Scribe File محفوظ ہوجائے گی جسے آپ بعد میں ویڈیو اسکرائب میں کھول کر من پسند تبدیلیاں بھی کرسکیں گے۔

بطور ویڈیو فائل محفوظ کرنا:

کسی بھی اینی میشن کو بطور ویڈیو فائل محفوظ کرنا ایک عام سا لیکن انتہائی ضروری کام ہے تاکہ آپ اپنی بنائی ہوئی اینی میشن کو ویڈیو اسکرائب کے علاوہ بھی دیگر سافٹ ویئر، میڈیا پلیئر، موبائل ایپلی کیشنز یا سوشل میڈیا یا ویب سائٹس پر چلاسکیں۔ ویڈیو اسکرائب میں بنائی گئی اینی میشن کو بطور ویڈیو فائل محفوظ کرنے کی سہولت موجود ہے۔ اس مقصد کے لئے آپ اپنی بنائی اینی میشن کو مکمل کرنے کے بعد انٹرفیس پر موجود پر موجود دائیں جانب اوپر موجود آپشن Publish

(Render) your scribe video کے آئی کن پر کلک کریں (تصویر نمبر 13 ملاحظہ کیجئے)۔

اس آئی کن پر کلک کرنے سے جو نئی ونڈو کھلے گی، اس میں سے آپ آپشن Create a Video File پر کلک کردیں۔ یہ آپشن یا آئی کن Share Video Online کے بٹن کے دائیں جانب پہلا بٹن ہے جس پر فلاپی ڈسک اور فلیش ڈرائیو بنی ہوئی ہے۔

اس پر کلک کرنے سے ویڈیو فائل کی خصوصیات منتخب کرنے کے لئے ایک نئی ونڈو کھل جائے گی۔ اس ونڈو کے ذریعے آپ ویڈیو کا فارمیٹ مثلاً AVI، سائز اور فریم ریٹ منتخب کرسکتے ہیں۔

VideoScribe کے ذریعے آپ بنائی گئی اینی میشن کو معروف ویڈیو فارمیٹس مثلاً AVI، WMV اور MOV وغیرہ میں محفوظ کرسکتے ہیں۔

اپنی ضرورت کے مطابق ترتیبات (سیٹنگز) منتخب کرنے کے بعد فائل کا نام

اور فائل پاتھ منتخب کرنے کے بعد ✓ کے آئی کن پر کلک کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی آپ کی بنائی اینی میشن ویڈیو کی شکل میں محفوظ ہونا شروع ہو جائے گی۔ کچھ ہی لمحوں میں جب یہ عمل مکمل ہو جائے گا، آپ اس ویڈیو کو کسی بھی ویڈیو پلیئر میں ملاحظہ کر سکیں گے یا یو ٹیوب پر اپ لوڈ کر سکیں گے۔

اس مضمون کا بنیادی مقصد آپ کو ویڈیو اسکرائب اور وائٹ بورڈ اینی میشن سے متعارف کروانا تھا۔ اس لئے میں نے کم سے کم وقت میں ویڈیو اسکرائب کے بنیادی اور ضروری آپشنز کے علاوہ ٹولز کو استعمال کرتے ہوئے آپ کو وائٹ بورڈ اینی میشن سکھانے کی کوشش کی ہے۔ ساتھ ہی تکنیکی باتوں کا کم سے کم استعمال کیا ہے تاکہ وہ قارئین جو اس میدان میں مبتدی ہیں، وہ بھی ویڈیو اسکرائب کے ذریعے وائٹ بورڈ اینی میشن عملی طور پر سیکھ سکیں اور محنت کر کے آن لائن فری لانسنگ کے ذریعے پیسے بھی کما سکیں۔

مجھے اس بات کا بخوبی علم ہے کہ صرف اس مضمون میں کی گئی مشق کے ذریعے آپ وائٹ بورڈ اینی میشن کا کوئی پروفیشنل پروجیکٹ نہیں بنا سکیں گے۔ لیکن آپ کوشش ضرور کر سکتے ہیں۔

پہلی بار میں تو شاید کوئی بھی حسب توقع نتائج حاصل نہ کر سکے، لیکن اگر آپ کوشش کرتے رہیں، تو وائٹ بورڈ اینی میشن بنانے کا ہنر آپ سیکھ کر ماہر بھی بن سکتے ہیں اور اس کے ذریعے آن لائن پیسے بھی کما سکتے ہیں۔

ویڈیو اسکرائب ہی وہ بنیادی ٹول ہے جس کے ذریعے آج کل بیشتر وائٹ بورڈ اینی میشنز بنائی جاتی ہیں۔ جب یہ نہیں تھا تو اس طرح کی اینی میشن بنانے کے لئے بہت سے پاپڑ بیلنے پڑتے تھے۔ اس لئے آپ ویڈیو اسکرائب کو بھرپور طریقے سے سیکھنے کی کوشش کریں۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ ویڈیو اور اینی میشن میں مہارت کے علاوہ تخلیقی صلاحیتوں کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ اگر آپ پر اعتماد انداز میں صداکاری نہیں کر سکتے تو وائس اوور کے لئے کسی دوسرے شخص کی مدد حاصل کر لیں۔

ابتداء آپ مختصر دورانیئے کی ویڈیوز سے کریں۔ اگر آپ چاہیں تو کام سیکھنے کی نیت سے ماہنامہ کمپیوٹنگ کے لئے وائٹ بورڈ اینی میشنز بنائیں۔ موضوع اور اسکرپٹ ہم آپ کو دیں گے۔ یہی نہیں، مناسب کوالٹی کی اینی میشنز کو ماہنامہ کمپیوٹنگ کے فیس بک پیج اور یوٹیوب چینل پر بھی شائع کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ آپ ویڈیو کو بہتر بنانے کے لئے ماہرانہ مشورے بھی دیئے جائیں گے۔ اس حوالے سے آپ ماہنامہ کمپیوٹنگ کی ٹیم کو crm@computingpk.com پر ای میل ارسال کر سکتے ہیں۔

وائٹ بورڈ اینی میشن سے متعلق فری لانس پروجیکٹس کے لئے معروف چند ویب سائٹس درج ذیل ہیں:

https://www.fiverr.com

https://www.upwork.com

http://www.freelancer.com

https://www.peopleperhour.com

جناب عمران شہزاد گرافکس ڈیزائننگ، ویڈیو ایڈیٹنگ اور پوسٹ پروڈکشن کے ماہر ہیں اور اس میدان میں پچھلے 15 سالوں سے بین الاقوامی سطح کے تعلیمی اور تربیتی اداروں سے بطور استاد وابستہ ہیں۔ گرافکس، ملٹی میڈیا سے متعلق مشہور سافٹ ویئر مثلاً فوٹو شاپ، کورل ڈرا، ایڈوبی پریمیئر، ایلاسٹک ریالٹی، ٹوٹل ویڈیو کنورٹر وغیرہ کے بارے میں آپ کی کئی ایک عملی اور ماہرانہ تحریریں ماہنامہ کمپیوٹنگ کے صفحات پر شائع ہوتی رہی ہیں جنہیں قارئین نے بے حد سراہا ہے۔ ان کے کئی مضامین قارئین کے پرزور فرمائش پر شائع کئے گئے جنہیں بے پذیرائی ملی اور قارئین نے ان سے بھرپور استفادہ حاصل کیا۔ تدریسی اور پیشہ ورانہ مصروفیات کے باوجود جناب عمران شہزاد نے کچھ وقت کمپیوٹنگ کے قارئین کے لئے مختص کر رکھا ہے۔ آپ گرافک ڈیزائننگ، ویڈیو ایڈیٹنگ اور اس مضمون وغیرہ کے بارے میں مزید رہنمائی حاصل کرنے یا براہ راست سیکھنے کے لئے عمران شہزاد صاحب سے براہ راست رابطہ کر سکتے ہیں۔ ان سے گرافکس ڈیزائننگ اور ملٹی میڈیا سے متعلق پیشہ ورانہ کام کے لئے بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ رابطہ دفتری اوقات کے دوران ہی کیجئے۔

عمران شہزاد کا رابطہ نمبر یہ ہے: 0334-5562974

محتاط رہیں

کہیں انجانے میں آپ سائبر مجرم تو نہیں بن رہے؟

تحریر: علمدار حسین

انٹرنیٹ کا استعمال کرنے والے تقریباً ہر شخص نے کوئی نہ کوئی سائبر کرائم ضرور کیا ہے، قانونی نہیں تو اخلاقی جرم تو کیا ہی ہے۔ ان میں سے زیادہ تر کو تو اس کا اندازا تک نہیں ہوتا۔ وہ کہیں سے بھی کوئی تصویر، مضمون یا ویڈیو کاپی کرتے وقت ذرا بھی نہیں جھجکتے۔ انٹرنیٹ پر ایسے تمام کام ہیں سائبر کرائم کے ذُمرے میں آتے ہیں۔

کاپی پیسٹ یا مواد کی چوری

ہر تخلیقی چیز بنانے والے کے پاس ایک خاص حق ہوتا ہے جو اسے آپ کے مواد کو غیر قانونی طریقے سے کاپی کئے جانے کے خلاف تحفظ فراہم کرتا ہے۔ اسے کاپی رائٹ کہتے ہیں۔

آپ کے مضامین، کہانی، شاعری، تصویر، موسیقی کی دُھن، سافٹ ویئر، ویڈیو، کارٹون، کتاب، ای بک، ویب سائٹ وغیرہ پر آپ کو یہ خاص حق حاصل ہے کہ کوئی بھی شخص آپ کی اجازت کے بغیر آپ کی تخلیق کی کاپی نہیں کرسکتا اور نہ ہی اسے دوسروں کو دے سکتا ہے۔ ایسا کرنا کاپی رائٹ قانون کی خلاف ورزی ہے اور آپ اس کے خلاف عدالت جاسکتے ہیں۔

کاپی رائٹس لینا ایک قانونی عمل ہے، لیکن اگر آپ ایسا نہیں بھی کرتے تو بھی آپ اپنی تخلیق کے مالک ہیں اور کوئی اسے چوری نہیں کرسکتا۔

اسی طرح اگر آپ کسی اور کی تصویر کو اس کی تحریری منظوری کے بغیر اپنی فیس بک پروفائل پر پوسٹ کرتے ہیں تو یہ سائبر کرائم ہے۔ گوگل امیج یا دوسری امیج سرچنگ و ہوسٹنگ ویب سائٹس سے پسند کی کوئی تصویر لے کر اسے اپنے بلاگ، سوشل نیٹ ورکنگ اکاؤنٹ، ای میل، ویب سائٹ یا میگزین میں استعمال کرنا بھی اسی کٹیگری میں آتا ہے۔

گوگل ایک تلاش کا انجن ہے، وہ مفت ڈاؤن لوڈ ویب سائٹ نہیں ہے۔ اسی لئے وہ کسی بھی تصویر کے ساتھ اس ویب صفحے کو بھی دِکھاتا ہے، جہاں سے اسے ڈھونڈا گیا ہے۔ ایسا کر کے وہ تصویر چُرائے جانے کے معاملے میں کسی بھی طرح کی ذمہ داری سے آزاد ہوجاتا ہے۔

ایسی صورت میں کیا کریں؟

اگر آپ کو گوگل امیج سرچ پر موجود کوئی تصویر استعمال کرنی ہے تو اس ویب صفحے کے آپریٹر سے اجازت لینی چاہئے، اگر کوئی جواب موصول نہ ہو تو کم از کم تصویر کے ساتھ حوالہ ضرور لکھیں۔

اگر کوئی شخص اپنی تخلیق کو لے کر زیادہ ہی سنجیدہ ہو تو یہ چھوٹی سی چوری آپ کو بھاری پڑسکتی ہے۔ جس گوگل کے ذریعے آپ نے وہ مضمون، تصویر یا ویڈیو ڈھونڈا ہے، اسی کے ذریعہ آپ کی چوری بھی پکڑی جاسکتی ہے۔

''بشکریہ گوگل'' کافی نہیں

کچھ بلاگز پر بڑی دلچسپ باتیں نظر آتی ہیں۔ بلاگرز نے گوگل امیجز سے تصویر کو استعمال کیا اور بطور احتیاط نیچے ''بشکریہ گوگل'' لکھ دیا۔

گوگل پر دِکھائے جانے والے تلاش نتائج، تصاویر وغیرہ پر گوگل کا کوئی مالکانہ حق نہیں ہے۔ وہ تو محض ریفرنس کے طور پر دی گئی ہیں، جس سے آپ صحیح ٹھکانے تک پہنچ سکیں۔ شکریہ ادا ہی کرنا ہے تو اس ویب سائٹ کو کریں جہاں سے گوگل نے اسے ڈھونڈا ہے۔

فحش مواد دیکھنا بھی سائبر کرائم ہے

اگر آپ جانے یا انجانے میں اپنے انٹرنیٹ کنکشن کے ذریعے کسی بھی طرح کا فحش مواد (تصاویر، ویڈیو، مضامین وغیرہ) دیکھتے ہیں تو وہ بھی سائبر کرائم ہے۔

آپ نے ایسے کسی مواد کو اپنے کسی دوست کو فارورڈ کر دیا تو آپ ایک اور سائبر کرائم کر چکے ہیں۔ یاد رکھیں فحش مواد دیکھنا، کسی کو بھیجنا اور محفوظ کرنا اخلاقی جرم تو ہے ہی، سائبر کرائم بھی ہے اس لیے خود دیکھیں نہ کسی کو شریک کریں۔

لوگو (Logo) کی چوری

انٹرنیٹ پر لوگو یعنی کسی کے علامتی نشان، ٹریڈ مارک وغیرہ کی چوری بھی عام ہے۔ کوئی نیا کام شروع کرنا ہے یا نئی ویب سائٹ بنانی ہے تو لوگو کے لئے انٹرنیٹ سرچ سے بہتر ذریعہ کیا ہوگا؟

اچھا سا لوگو دکھائی دیا اور آپ نے اسے کاپی کر استعمال کر لیا یا کسی ڈیزائنر کی خدمات لیں جس نے فوری انٹرنیٹ سے کسی کمپنی کا اچھا سا لوگو استعمال کر خوبصورت سا وزٹنگ کارڈ، بروشر اور لیٹر ہیڈ تیار کر دیا۔ ایسا کرتے ہوئے آپ نہ صرف کاپی رائٹ کی خلاف ورزی کر چکے ہیں بلکہ آن لائن ٹریڈ مارک کی خلاف ورزی کے معاملے میں بھی آپ کو مجرم قرار دیا جا سکتا ہے۔ کبھی بھی کسی کے لوگو یا آئی کن کا استعمال اپنے کاروبار وغیرہ کے لئے نہ کریں۔

وائی فائی کا غلط استعمال

جولائی 2008 میں احمد آباد بم دھماکوں کے بعد ان کی ذمہ داری لیتے ہوئے دہشت گردوں نے جو ای میل بھیجی تھی، وہ آپ کے ہمارے جیسے ہی کسی عام انٹرنیٹ صارف کے وائی فائی کنکشن کا استعمال کرتے ہوئے بھیجی گئی تھی۔ تفتیشی ایجنسیوں نے پتا لگایا کہ یہ ای میل ممبئی کے ایک فلیٹ میں لگے وائرلیس انٹرنیٹ کنکشن کے ذریعے آئی تھی۔ ظاہر ہے، انہوں نے یہی نتیجہ نکالا کہ جس گھر سے ای میل بھیجی گئی، وہ کسی نہ کسی طور پر حملہ آوروں سے منسلک ہیں، لیکن اس فلیٹ میں رہتا تھا ملٹی نیشنل کمپنی میں کام کرنے والا امریکی شہری کین ہے وڈ (Ken Haywood)۔ اب اسے سمجھ آیا کہ انٹرنیٹ کنکشن لگانے والے انجینئر نے کیوں کہا تھا کہ اسے اپنے وائی فائی نیٹ ورک کے پاس ورڈ کو جلدی ہی بدل لینا چاہئے۔ دراصل، ہے وڈ کے وائی فائی کنکشن میں کوئی سکیورٹی سیٹنگز نہیں کی گئی تھیں اور آس پاس سے گزرتا کوئی بھی شخص ہے وڈ کے کنکشن کا استعمال کر سکتا تھا۔ دہشت گردوں نے یہی کیا اور ہے وڈ ایک دہشت گردی کے معاملے میں گرفتار ہوتے ہوتے بچا۔

اگر کوئی مجرم آپ کے انٹرنیٹ کنکشن کا استعمال کرتے ہوئے سائبر کرائم کرتا ہے تو پولیس اسے بھلے ہی نہ ڈھونڈ پائے، آپ تک ضرور پہنچ جائے گی اور نتائج بھگتنے ہوں گے آپ کو۔

وائرس، اسپائی ویئر

اگر آپ کے کمپیوٹر پر کسی وائرس یا اسپائی ویئر نے قبضہ جما لیا ہے اور وہ زومبی میں تبدیل ہو گیا ہے تو سمجھئے، آپ کمپیوٹر اور ڈیٹا کے عدم تحفظ کے ساتھ ساتھ سائبر کرائم میں بھی پھنس سکتے ہیں۔ ممکن ہے، آپ کسی بالواسطہ سائبر کرائم میں حصہ دار بن رہے ہوں۔

کچھ وائرس اور اسپائی ویئر نہ صرف آپ کے کمپیوٹر کا ڈیٹا اور ذاتی معلومات چُرا کر آپ کے آپریٹرز تک بھیجتے ہیں بلکہ آپ سے رابطے میں موجود دوسرے لوگوں تک بھی اپنی کاپیاں پہنچا دیتے ہیں۔ کبھی انٹرنیٹ کے ذریعے، کبھی ای میل کے ذریعے تو کبھی لوکل نیٹ ورک کے ذریعے۔ جن لوگوں کے کمپیوٹر میں آپ کے ذریعے وائرس یا اسپائی ویئر پہنچا اور کوئی بڑا نقصان ہو گیا، ان کی نظر میں مجرم کون ہوگا؟ ظاہر ہے آپ۔ اس طرح کے معاملات میں آپ قانونی اور اخلاقی ذمہ داری سے بچ نہیں سکتے۔

کمپیوٹر میں اچھا اینٹی وائرس، اسپائی ویئر اور فائر وال ضرور انسٹال رکھیں۔ یہ صرف آپ کی سائبر سکیورٹی کے لحاظ سے ہی ضروری نہیں ہے بلکہ اس لیے بھی ہے کہ کہیں آپ انجانے میں کوئی سائبر جرم نہ کر بیٹھیں۔

کسی کا اکاؤنٹ کھولنا

کچھ لوگ اپنے دوستوں اور ساتھیوں کے ای میل اکاؤنٹ، فیس بک وغیرہ کے پاس ورڈ ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں اور کبھی کبھی کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔ ہوسکتا ہے، آپ محض موج مستی یا مذاق کے لئے ایسا کر رہے ہوں لیکن اگر آپ کسی کا پاس ورڈ دوبارہ حاصل کرنے کے بعد اس کے اکاؤنٹ میں لاگ ان کرتے ہیں تو آپ سائبر کرائم کر رہے ہیں۔

ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی نے آپ پر بھروسا کر کے آپ کو اپنا پاس ورڈ بتایا ہو۔ یہ اکاؤنٹ ای میل، سوشل نیٹ ورکنگ، بلاگ، ویب سائٹ، آن لائن اسٹوریج سورس، ای کامرس سائٹ، انٹرنیٹ بینکنگ جیسا ہوسکتا ہے۔

کسی کی پرائیویسی میں نقب لگانے پر آپ کو ڈیٹا پروٹیکشن قانون کے ساتھ ساتھ انفارمیشن ٹیکنالوجی قانون کے تحت مجرم قرار دیا جاسکتا ہے۔

کسی کے پاس ورڈ چُرا کر اس کا اکاؤنٹ کھولنے کی کوشش نہ کریں۔ ساتھ ہی اگر کوئی ساتھی کہے کہ میرا ای میل کھول کر دیکھ لینا، یہ میرا پاس ورڈ ہے، تو اس سے معافی مانگ لینے میں ہی بھلائی ہے۔

سافٹ ویئر پائریسی

ہمارے ملک کے زیادہ تر کمپیوٹر صارفین کسی نہ کسی سافٹ ویئر کا پائریٹیڈ ورژن استعمال کر رہے ہیں۔ چاہے ونڈوز آپریٹنگ سسٹم ہو، آفس سافٹ ویئر سوٹ ہوں یا پھر گرافکس۔ اب سافٹ کے اندر ایڈوانس قسم کے پائریسی پروٹیکشن اور مانیٹرنگ سسٹم آنے لگے ہیں اور ہوسکتا ہے آپ کے بارے میں بھی کمپنیوں کو معلومات ہو۔ اس طرح سافٹ کا استعمال کرنا سائبر کرائم کے تحت آتا ہے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ پروگرام کو خرید کر استعمال کریں یا پھر اس کا کوئی مفت متبادل تلاش کریں۔

گوگل کلک فراڈ

انٹرنیٹ پر اشتہارات کے بدلے ادائیگی کا انتظام تھوڑا مختلف ہے۔ یہ اشتہارات کو کلک کئے جانے کی تعداد پر مبنی ہے۔ ایسے میں کچھ لوگ خود ہی اپنے بلاگز پر لگے اشتہارات پر کلک کرتے رہتے ہیں یا پھر کچھ دوسرے لوگوں کے ساتھ اتحاد کر لیتے ہیں۔ انہیں پتا نہیں کہ انٹرنیٹ پر ایسے فرضی کلکس کی نگرانی کی جاتی ہے۔ اس لیے اگر آپ گوگل ایڈسینس استعمال کرتے ہیں تو اس طرح کے جعلی کلکس سے بچیں۔ گوگل کا نظام بہت ہی چالاک ہے، وہ مکمل نگرانی کرتا ہے کہ کب اور کس چیز پر کلک کیا گیا، کلک کے نتیجے میں کھلنے والے صفحے پر صارف نے کیا سرگرمی انجام دی وغیرہ۔

اس طرح کے کلک سے بچیں۔ یہ بڑا اقتصادی جرم ہے اور پتا لگنے پر آپ کا اکاؤنٹ تو بند ہو ہی سکتا ہے، بھاری بھرکم جرمانہ یا دوسری سزا بھی مل سکتی ہے۔

بینڈوِڈتھ کی چوری

کچھ لوگ اپنی ویب سائٹ پر دوسری جگہوں سے لی گئی بھاری بھرکم گرافک فائلوں (کچھ MB کی تصویر یا ویڈیو وغیرہ) شامل کرنے کے لئے شارٹ کٹ اختیار کرتے ہیں۔

وہ فائلوں کو اپنی ویب سائٹ پر براہِ راست نہیں ڈالتے بلکہ اصل ویب سائٹ سے ہی انہیں لنک کر دیتے ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ ویڈیو یا تصویر لگتی تو آپ کی ویب سائٹ پر ہے لیکن اصل میں وہ اپنی ویب سائٹ پر ہی ہوسٹ ہوتی ہے، آپ کے ویب سرور پر نہیں ہے۔

یہاں آپ کو دو طرح کے سائبر کرائم کر رہے ہیں۔ پہلا کاپی رائٹ سے متعلق اور دوسرا بینڈوڈتھ کی چوری۔

بینڈوڈتھ کی چوری کو ایسے سمجھ سکتے ہیں کہ ہر ویب سائٹ کو ڈیٹا ڈاؤن لوڈ کا ایک خاص کوٹہ ملا ہوتا ہے اور اس کی حد سے باہر ہو جانے پر اس آپریٹر کو الگ سے پیسے ادا کرنے ہوتے ہیں۔ جب آپ کسی اور کی ویب سائٹ پر موجود بھاری بھرکم ویڈیو کو لنک کر کے اپنی ویب سائٹ پر لگاتے ہیں تو آپ کی ویب سائٹ پر آنے والے ہر وزیٹر کے لئے وہ ویڈیو اصل سائٹ سے ڈاؤن لوڈ ہوتی ہے۔ ڈاؤن لوڈنگ کے اس عمل میں اس کی بینڈوڈتھ خرچ ہوتی ہے جبکہ آپ اپنی بینڈوڈتھ بچا لیتے ہیں۔ اس طرح بینڈوڈتھ کسی کی ضائع ہوتی ہے اور ٹریفک کسی کو ملتا ہے۔ یہ کسی شخص کی جیب کاٹنے جیسا عمل ہے اس لیے ہمیشہ اپنی بینڈوڈتھ ہی خرچ کریں، دوسروں کی نہیں۔

کچھ اور سائبر کرائمز

کسی مشہور برانڈ، کمپنی، تنظیم، انسان وغیرہ کے نام سے منسلک ڈومین ناموں غیر مجاز طور پر اپنے نام سے بک کروالینا۔

اپنے بلاگ، ویب سائٹ، سوشل نیٹ ورک یا انٹرنیٹ پر کسی کے بارے میں بدسلوکی یا فحش تبصرہ کرنا۔

کسی کلائنٹ کی طرف سے مہیا کیے جانے والے خفیہ کاروباری ڈیٹا کی کاپی بنا کر اپنے پاس رکھنا۔

بہت سی ویب ڈیویلپمنٹ کمپنیاں اپنے گاہکوں کے لئے ڈومین نیم بک کراتے، ویب ہوسٹنگ اسپیس لیتے اور انٹرنیٹ سروس مہیا کراتے وقت ان کا سب سے خاص یوزر نیم اور پاس ورڈ اپنے قبضے میں رکھ لیتی ہیں اور پھر اسی کے دم پر گاہکوں کو تنگ کرتی ہیں۔ یہ بھی ایک سائبر کرائم ہے۔

کسی ویب سائٹ، بلاگ، ای بک وغیرہ کی بنا منظوری ہو بہو نقل کر لینا یا کسی کی ٹیمپلیٹ کو غیر مجاز طور پر استعمال کر لینا۔

سائبر کرائم سے بچنے کا حل

زیادہ تر انٹرنیٹ استعمال کرنے والے کسی دوسرے کی تخلیق کو بغیر اجازت لیے استعمال کرنے کے جرم میں مبتلا ہے۔ اس مسئلے کا حل موجود ہے، لیکن اس کے لیے تھوڑی سی تگ و دو کرنا پڑتی ہے۔ مثلاً آپ کسی سافٹ ویئر کو خرید نہیں سکتے تو اس کا متبادل مفت پروگرام تلاش کرنا ہوگا، اسے آزما کر دیکھنا ہوگا کہ کیا وہ واقعی آپ کی ضروریات پر پورا اُترتا ہے یا نہیں۔

اگر آپ آن لائن کوئی کاپی شدہ چیز پوسٹ کرتے ہیں تو گوگل کبھی بھی آپ کی تحریر کو سرچ رزلٹس میں پہلے نمبر پر نہیں دِکھائے گا، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کا ماخذ کہاں ہے اور وہ اصل تحریر ہمیشہ سب سے اوپر رہے گی۔

کبھی بھی اس خوش خیالی میں مت رہیں کہ آپ کسی کی چیز کاپی کر رہے ہیں تو کسی کو خبر نہیں۔ اکثر لوگ خود بھی اپنے مواد کے بارے میں تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کہیں انھیں کوئی دوسرا تو استعمال نہیں کر رہا۔ اس حوالے سے آپ کمپیوٹنگ کی ہی مثال لے سکتے ہیں کہ ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والی تقریباً ہر تحریر دوسرے لوگ بھی اپنی ویب سائٹس پر شائع کر لیتے ہیں، حتیٰ کہ بعض بڑے نامور اخبارات بھی جب ہماری تحریریں شائع کرتے ہیں تو وہ ہماری نظر سے ضرور گزرتی ہیں۔ اسی طرح تقریباً تمام وہ لوگ جو اصل مواد انٹرنیٹ پر پوسٹ کرتے ہیں، یا سافٹ ویئر بنانے والی کمپنیز جن کے کریک سافٹ ویئر آپ استعمال کر رہے ہوتے ہیں وہ اس حوالے سے بالکل بے خبر نہیں ہوتے۔

اسی طرح اگر آپ کو موسیقی، ویڈیوز یا تصاویر وغیرہ کی ضرورت ہے تو اس صورت میں وہ ویب سائٹس تلاش کریں جو یہ مواد کسی قسم کے کاپی رائٹس کے بغیر مفت دیتی ہوں۔ ایسی کئی ویب سائٹس انٹرنیٹ پر موجود ہیں، مثلاً اگر آپ صرف تصاویر کی بات کریں تو اس کے لیے Pixabay ویب سائٹ موجود ہے۔ اس ویب سائٹ کو آپ گوگل امیجز کی طرح استعمال کر سکتے ہیں لیکن فرق صرف یہ ہے کہ اس کے نتائج میں آنے والی تمام تصاویر بالکل مفت دستیاب ہیں، انھیں آپ جہاں چاہیں استعمال کر سکتے ہیں۔

اگر آپ گوگل سے ہی تصاویر تلاش کرنا چاہتے ہیں تو یہاں سے بھی ایسی مفت تصاویر تلاش کی جا سکتی ہیں۔ اس کے لیے گوگل امیجز کے صفحے پر موجود Tools میں سے Usage rights کے ڈراپ ڈاؤن مینو میں سے Labeled for reuse منتخب کر لیں۔ یا پھر اگر آپ تصاویر میں تدوین کر کے استعمال کرنا چاہتے ہیں تو Labeled for reuse with modification کو منتخب کریں تو آپ کی ضرورت کے تحت دستیاب تصاویر ہی دکھائی جائیں گی۔
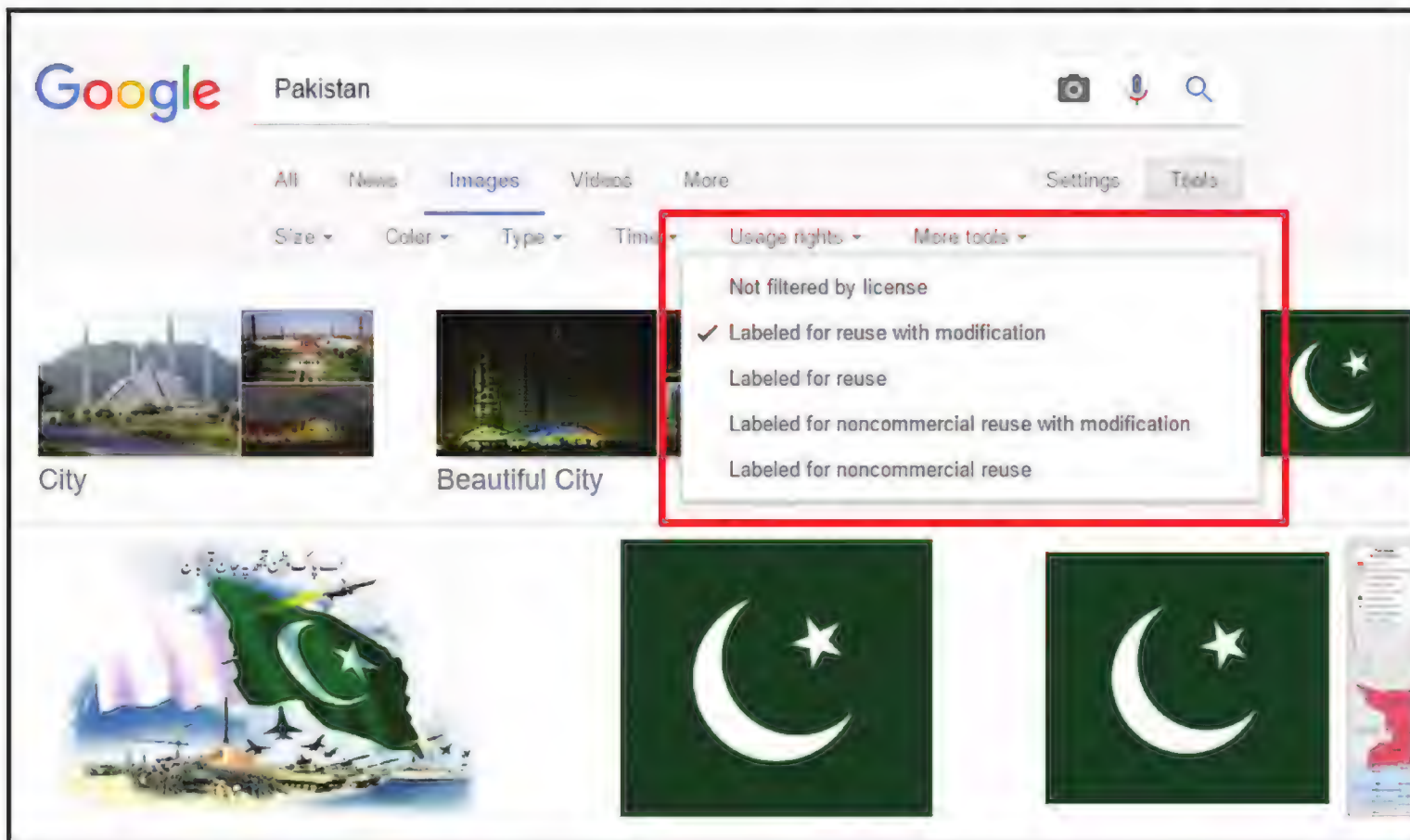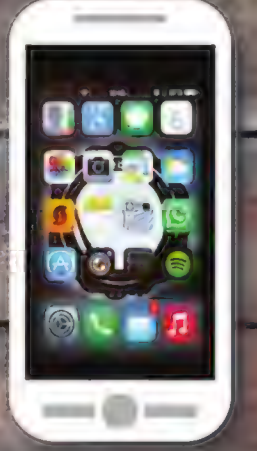
ہماری ہمیشہ کوشش ہوتی ہے کہ اپنے قارئین کو انٹرنیٹ کے ذریعے کمائی کے بہترین اور مستند ذرائع بتاتے رہیں۔ اس سے قبل ہم فری لانسنگ، آن لائن کمائی کے لیے دستیاب اسمارٹ فون ایپلی کیشنز، سوشل میڈیا سے کمائی اور دیگر آن لائن کمائی کے ذرائع کے حوالے سے تفصیلی مضامین شائع کر چکے ہیں جنھیں آپ کمپیوٹنگ کے سابقہ شماروں میں یا پھر ہماری ویب سائٹ پر پڑھ سکتے ہیں۔

ہم ایسے دور میں آچکے ہیں جہاں ہر فرد کچھ اضافی کمائی کرنا چاہتا ہے۔ ویسے تو آن لائن کمائی کے حوالے سے سنتے ہی سب کے ذہنوں میں یہی آتا ہے کہ یہ کام صرف ویب اور سافٹ ویئر ڈیویلپرز کے لیے ہے، لیکن ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔ کئی ایسے عام کام موجود ہیں جو کہ کوئی بھی فرد اپنی صلاحیتوں کے اعتبار سے کرتے ہوئے اضافی رقم کما سکتا ہے۔ آیئے اس ماہ آپ کو کچھ مزید ایسے ذرائع کے بارے میں بتاتے ہیں جن کے ذریعے آپ اپنے روزمرہ کے معمول انجام دیتے ہوئے کچھ کمائی کر سکتے ہیں۔ یہ ایسی معلومات ہے جو آپ کے پاس ضرور ہونی چاہیے تاکہ نہ صرف آپ خود اس سے فائدہ اُٹھا سکیں بلکہ دوسروں کو بھی ان چیزوں کے بارے میں بتائیں۔ اس مضمون میں ہم ڈیویلپر حضرات کے لیے بھی مفید ویب سائٹس بتائیں گے اور کچھ ایسی ویب سائٹس کا بھی ذکر کریں گے جن کے ذریعے تکنیکی معلومات نہ ہونے کے باوجود بھی کمایا جا سکتا ہے۔ چونکہ ہم اس حوالے سے پہلے بھی کئی مضامین شائع کر چکے ہیں تو پہلے احاطہ کی گئی ویب سائٹس کا اس مضمون میں ذکر نہیں کیا گیا۔ اس لیے بہتر ہے کہ اس مضمون کے ساتھ ساتھ پرانے مضامین ضرور پڑھ لیں۔

فوٹوگرافی

اگر آپ اپنے فون سے اعلیٰ معیار کی تصاویر بنا سکتے ہیں تو انھیں آن لائن فروخت بھی کر سکتے ہیں۔ آجکل سبھی کے پاس اسمارٹ فون میں اچھے کیمرے موجود ہیں، بس ضرورت ہے تو ایک تخلیقی سوچ کی، کہ تصویر ایسی بنائی جائے جو دیکھنے والے کے دل میں اُتر جائے۔ کئی کمپنیز کو دنیا بھر سے مختلف موضوعات پر تصاویر درکار ہوتی ہیں اور وہ انھیں گوگل سے تلاش کر کے استعمال نہیں کرتیں، بلکہ باقاعدہ تصویر بنانے والے سے خرید کر استعمال کرتی ہیں۔ ایسے لاکھوں خریدار ''اسنیپ وائر'' اور دیگر ایسی ویب سائٹس پر آتے ہیں، اگر آپ بھی اپنی تصاویر بیچنا چاہتے ہیں تو ان ویب سائٹس پر جا کر اکاؤنٹ بنائیں اور اپنی تصاویر کو اپ لوڈ کریں۔

www.snapwi.re　　www.foap.com　　www.twenty20.com

ضروری نہیں کہ اس کے لیے آپ اسمارٹ فون سے ہی تصاویر بنائیں، اگر آپ کے پاس اچھا کیمرا موجود ہے خاص طور پر DSLR تو وہ بھی استعمال کرتے ہوئے اپنی فوٹوگرافی کو آن لائن فروخت کیا جا سکتا ہے۔ دنیا بھر سے لوگوں کو مختلف موضوعات پر تصاویر درکار رہتی ہیں جو کہ وہ آن لائن خریدتے ہیں۔
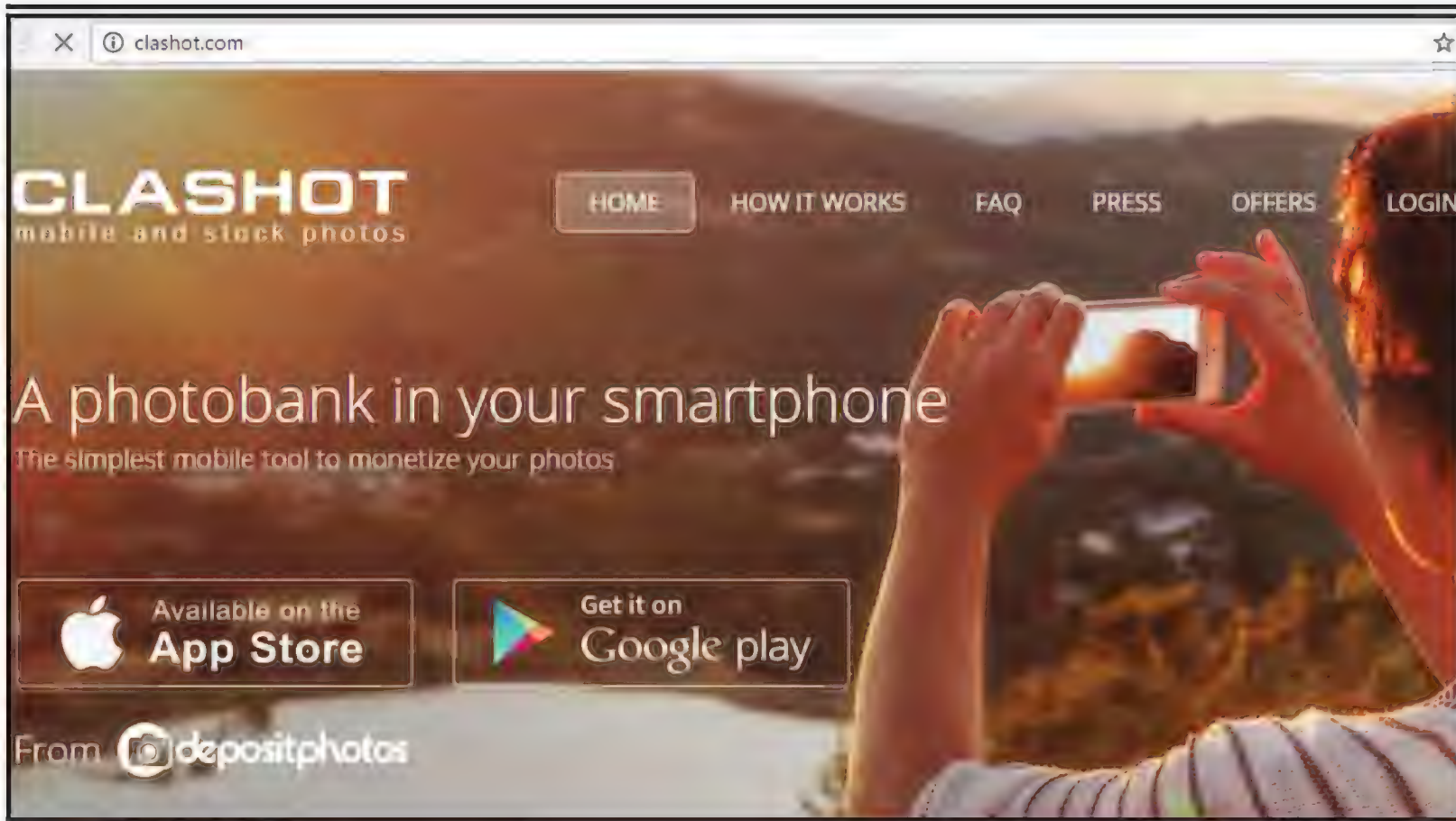
Clashot اس حوالے سے ایک بہترین فوٹو ایپ ہے لیکن اس کے ذریعے بنائی گئی آپ کی تصاویر فروخت کے لیے بھی یہ سروس اپنی ویب سائٹ پر پیش کرتی ہے۔ اگر آپ کی کوئی تصویر فروخت ہوتی ہے تو اس کی 44 فیصد رقم آپ کو ادا کی جاتی ہے۔ یہ ایپ آئی او ایس اور اینڈرو ئیڈ کے لیے مفت دستیاب ہے:

clashot.com
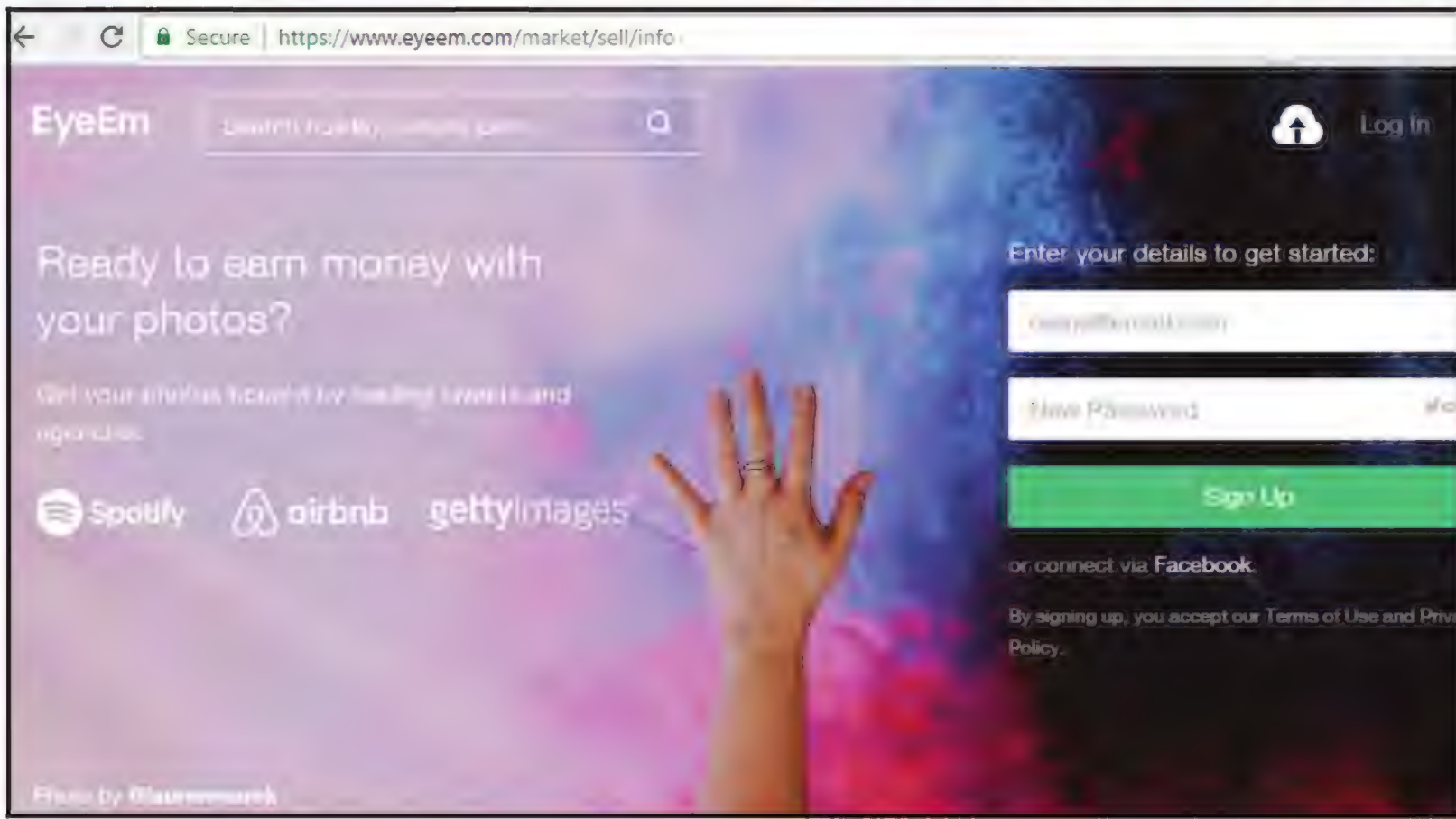
اسی طرح ''آئی ای ایم'' (EyeEM) ایک کیمرا ایپ ہے، ان کی ویب سائٹس پر بھی تصاویر فروخت کی جاسکتی ہیں لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ انھی کی ایپ اور فلٹرز استعمال کریں۔

www.eyeem.com

جبکہ ہوسکتا ہے آپ نے پہلے سے ہی کئی خوبصورت تصویریں بنا کر اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر اپ لوڈ کر رکھی ہوں تو زیادہ محنت کی ضرورت نہیں، بس ''موبائل پرنٹس'' ویب سائٹ پر جا کر رجسٹر ہو جائیں۔ لوگ تصاویر کو اپنے گھر کی زینت بنانے کے لیے فریم کروانا پسند کرتے ہیں اور ایسی تصاویر وہ موبائل پرنٹس پر بھی تلاش کرنے آتے ہیں۔ اس لیے اگر آپ اپنی انسٹاگرام پر موجود فوٹوگرافی کو فروخت کرنا چاہتے ہیں تو ''موبائل پرنٹس'' ویب سائٹ پر جائیں۔

mobileprints.com

فن لینڈ سے تعلق رکھنے والی ویب سائٹ ''اسکوپ شاٹ'' بھی اس حوالے سے انتہائی معتبر ویب سائٹ ہے جہاں پر ایک تصویر 7 سے لے کر 150 ڈالر تک میں فروخت کی جاسکتی ہے۔
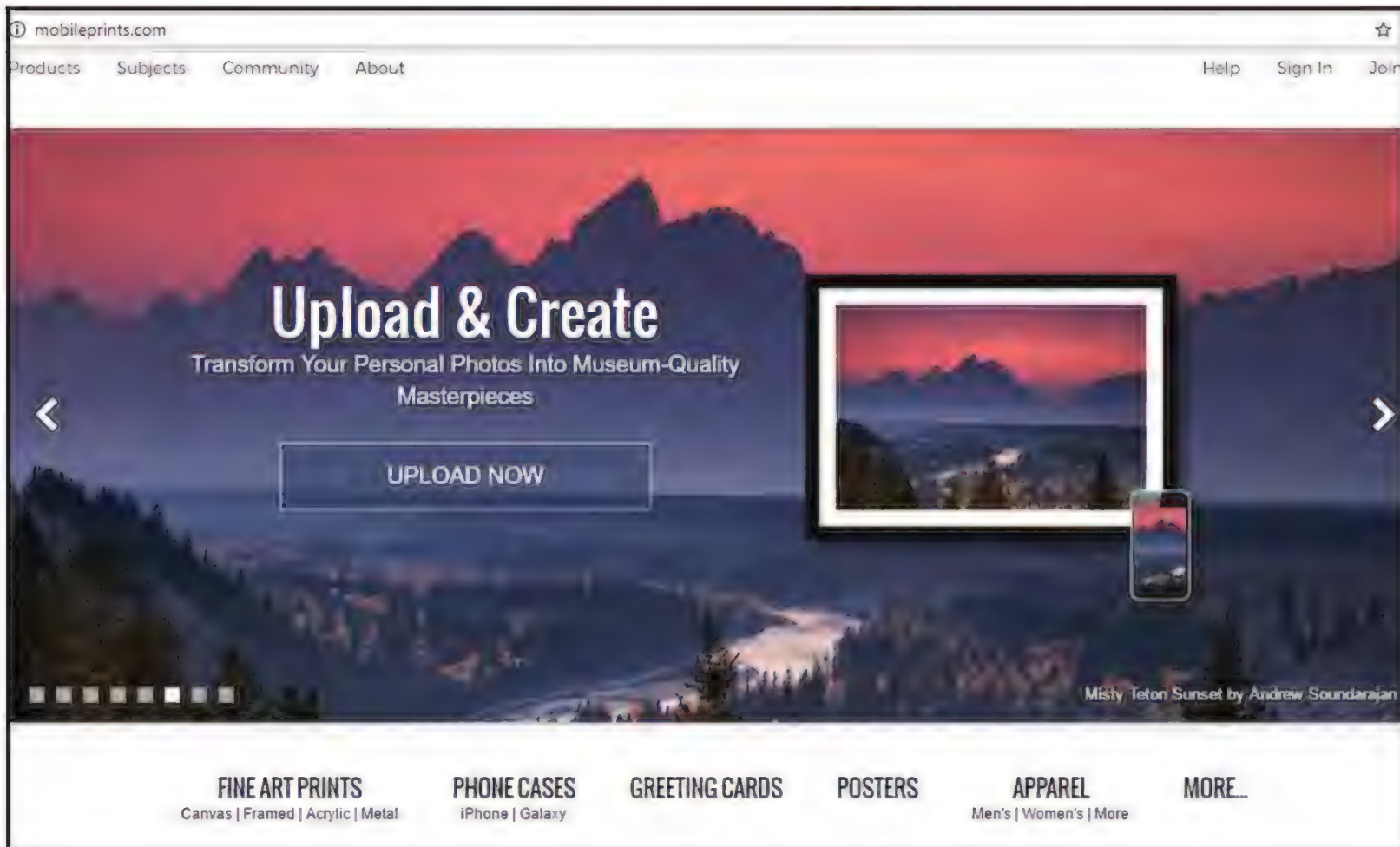
www.scoopshot.com

ظاہر ہے کہ اگر آپ اپنی اچھی فوٹوگرافی کو بیچنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے صرف ایک ویب سائٹ پر اکتفا نہیں کیا جا سکتا، تصاویر اگر آپ ایک سے زائد ویب سائٹس پر رکھیں گے تو ان کے بِکنے کے امکانات کئی گُنا بڑھ جائیں گے۔
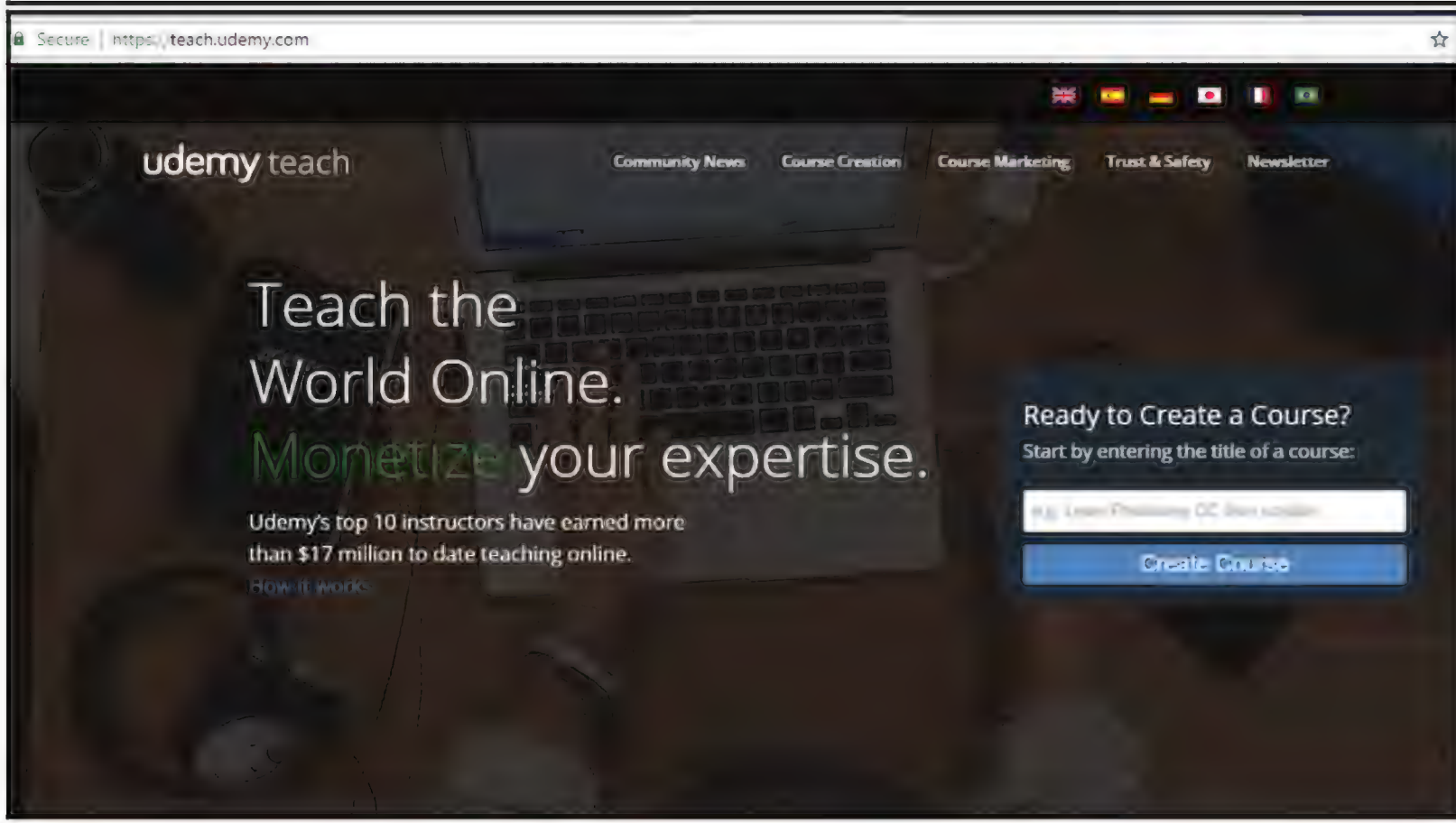
آن لائن استاد بنیں

آج کل دنیا آن لائن ہی سب کچھ سیکھنا چاہتی ہے۔ کسی استاد سے رابطہ کرنے سے پہلے سب لوگ گوگل سے رابطہ کرتے ہیں تاکہ اگر آن لائن ہی مدد موجود ہو تو کیوں نہ مفت اس سے استفادہ کر لیا جائے۔ اگر آپ کسی کام میں مہارت رکھتے ہیں مثلاً آپ کسی پروگرام کو بہت اچھا چلانا جانتے ہیں، موسیقی کا علم رکھتے ہیں، کھانا پکانے کے ماہر ہیں یا کچھ بھی دوسروں کے لیے کارآمد کام پر دسترس رکھتے ہیں تو دیر مت کریں اپنی وڈیوز ریکارڈ کرنا شروع کر دیں۔

کسی بھی کام کی وڈیوز بنانے کے بعد آپ انھیں یوٹیوب پر اپنا چینل بنا کر اپ لوڈ کر سکتے ہیں۔ یوٹیوب آپ کی وڈیوز میں اشتہارات دِکھا کر ان سے ہونے والی آمدنی آپ کو دے سکتا ہے۔

teach.udemy.com

اُڈیمی ایک آن لائن درس گاہ جس پر وڈیو کورسز کے ذریعے پڑھائی کرائی جاتی ہے۔ اس حوالے سے اس پر ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ اُڈیمی کو آن لائن اس کی ویب سائٹ کے ذریعے استعمال کیا جا سکتا ہے اور اسمارٹ فون کے لیے اس کی ایپلی کیشنز بھی موجود ہیں۔

جب بھی آپ ترقی کرنا چاہتے ہوں، کسی نئی انڈسٹری میں جانا چاہتے ہوں، کوئی نئی کمپنی کھولنے کا ارادہ ہو، مزید کچھ سیکھنے کا جذبہ ہو یا مختلف چیزوں کے بارے میں جاننے کی جستجو ہو udemy ہر حوالے سے آپ کی مدد کے لیے موجود ہے۔ پروگرامنگ، فوٹو گرافی، کاروبار، مارکیٹنگ، کیک کی سجاوٹ، ڈیزائن، سوشل سائنس، ریاضی، لائف اسٹائل، کرافٹ، آرٹ غرض ہر طرح کے یہاں بے شمار وڈیو کورسز موجود ہیں۔ قیمتاً کے علاوہ مفت کورسز بھی موجود ہیں تاہم یہ ویب سائٹ صرف طالب علموں کے لیے نہیں بلکہ اساتذہ کے لیے بھی اُتنی ہی کارآمد ہے۔

اُڈیمی پر اس وقت 12 ملین کے قریب طالب علم موجود ہیں لیکن اساتذہ کی تعداد صرف 20 ہزار ہے۔ اُڈیمی پر دنیا کے تقریباً تمام علوم پر کورسز موجود ہیں اور اس کی طلب میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ پلیٹ فارم اتنی تیزی سے ترقی کر رہا ہے اور یہاں اساتذہ کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ اگر آپ کسی حوالے سے علم رکھتے ہیں اور اسے دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں تو اُڈیمی کا رُخ کر سکتے ہیں۔ اس وقت اُڈیمی پر موجود اساتذہ اوسطاً 8 ہزار ڈالر ماہانہ کما رہے ہیں۔
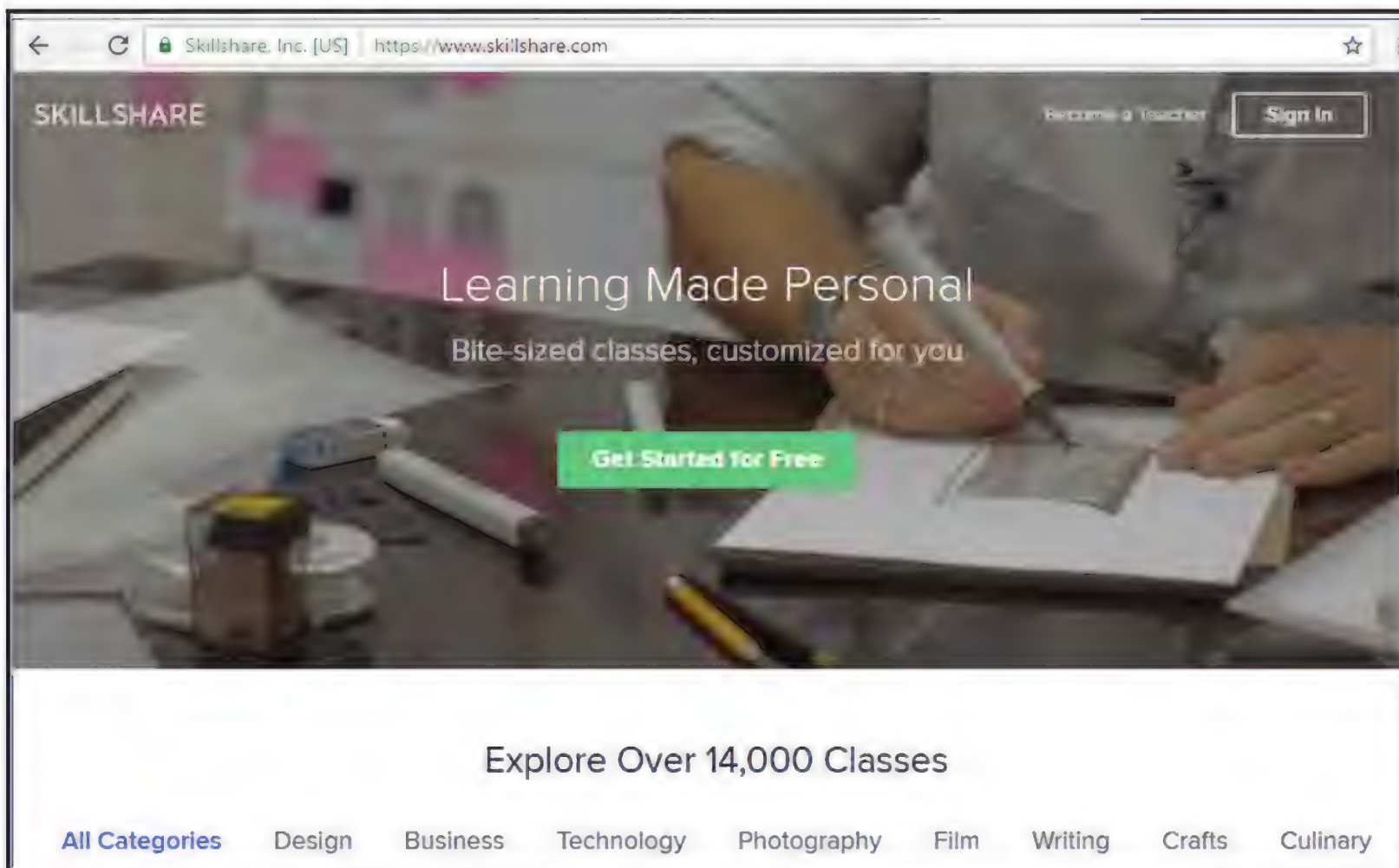
یہی نہیں ایسی کئی ویب سائٹس موجود ہیں جہاں آپ آن لائن اپنے وڈیو کورسز کے ذریعے کمائی کر سکتے ہیں۔ ایسی ہی ایک ویب سائٹ ''اسکل شیئر'' ہے جہاں طالب علم مفت آن لائن تعلیم حاصل کر سکتے ہیں اور اساتذہ معاوضے کے عوض پڑھا سکتے ہیں۔

www.skillshare.com
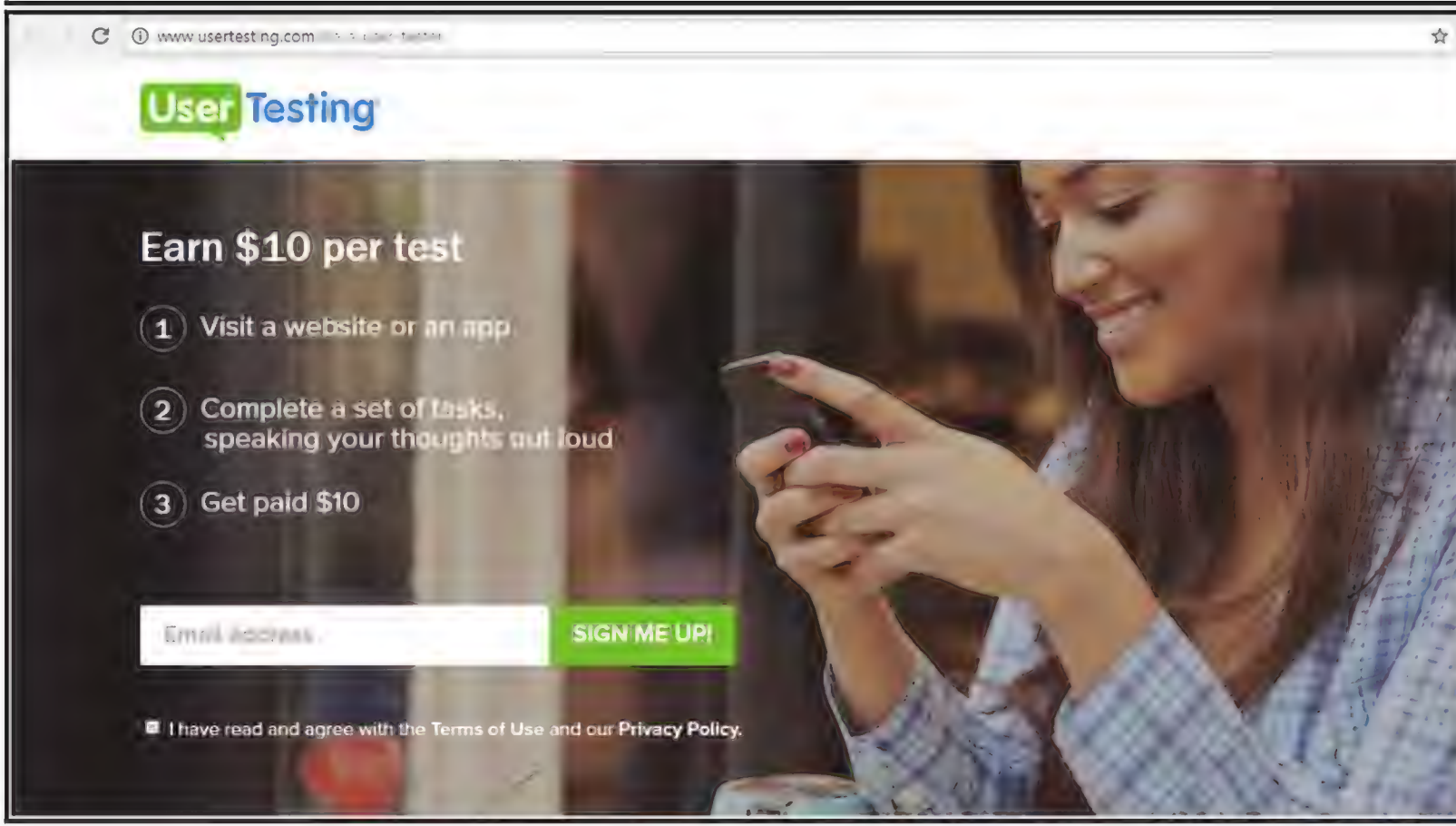
کچھ آسان کام

کئی آسان کام بھی موجود ہیں لیکن انھیں کرنے کے لیے بھی آپ کے پاس کچھ بنیادی قسم کی معلومات کا ہونا بہت ضروری ہے۔ ایسی کئی ویب سائٹس موجود ہیں جو دوسروں کی ویب سائٹس اور ایپلی کیشن کی درستگی جانچنے کے لیے انھیں اپنے صارفین کے ذریعے آزمائش سے گزارتی ہیں۔ ان ویب سائٹس پر جا کر کوئی بھی بطور ٹیسٹر اکاؤنٹ بنا سکتا ہے لیکن ظاہر ہے اس کے لیے کم از کم یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ایک ویب سائٹ یا ایپلی کیشن کی کس طرح آزمائش کی جاتی ہے۔ ویب سائٹ کے مختلف مینوز کو اچھی طرح دیکھنا پڑتا ہے اور انھیں کمپیوٹر کے علاوہ دیگر ڈیوائسز پر بھی چیک کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ ہر پلیٹ فارم پر درست دکھائی دیں۔ زیادہ تر کمپنیز اپنی مصنوعات کو جاری کرنے سے قبل ان کی جانچ کرنا پسند کرتی ہیں، اس لیے وہ ایسی ویب سائٹس کا رُخ کرتی ہیں۔

usertesting.com/be-a-user-tester

یہ ویب سائٹ مختلف دیگر ویب سائٹس اور ایپلی کیشنز کی آزمائش کرتی ہے۔ آزمائش کے لیے گاہک کی فرمائش کے مطابق ویب سائٹ پر رجسٹر صارفین کا انتخاب کیا جاتا ہے جو اس ویب سائٹ یا ایپلی کیشن کو آزماتے ہیں۔ آزمائش کے دوران ان کی اسکرین اور آواز ریکارڈ ہوتی ہے تاکہ بہتر نتائج حاصل ہو سکیں۔ دس سے بیس منٹ کے اس ٹیسٹ کو اگر آپ اچھی طرح نبھائیں تو اس کے بدلے آپ 10 ڈالر تک کی رقم کما سکتے ہیں۔

کسی بھی ویب سائٹ کی کامیابی میں اس کے مواد کے علاوہ اس کی شکل وصورت بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس لیے یہ ویب سائٹ ''ٹرائی مائی یو آئی'' یعنی ''میرے یوزر انٹرفیس کی آزمائش کریں'' دوسروں کی ویب سائٹس کے بارے میں اپنے صارفین کی آرا معلوم کرتی ہے۔
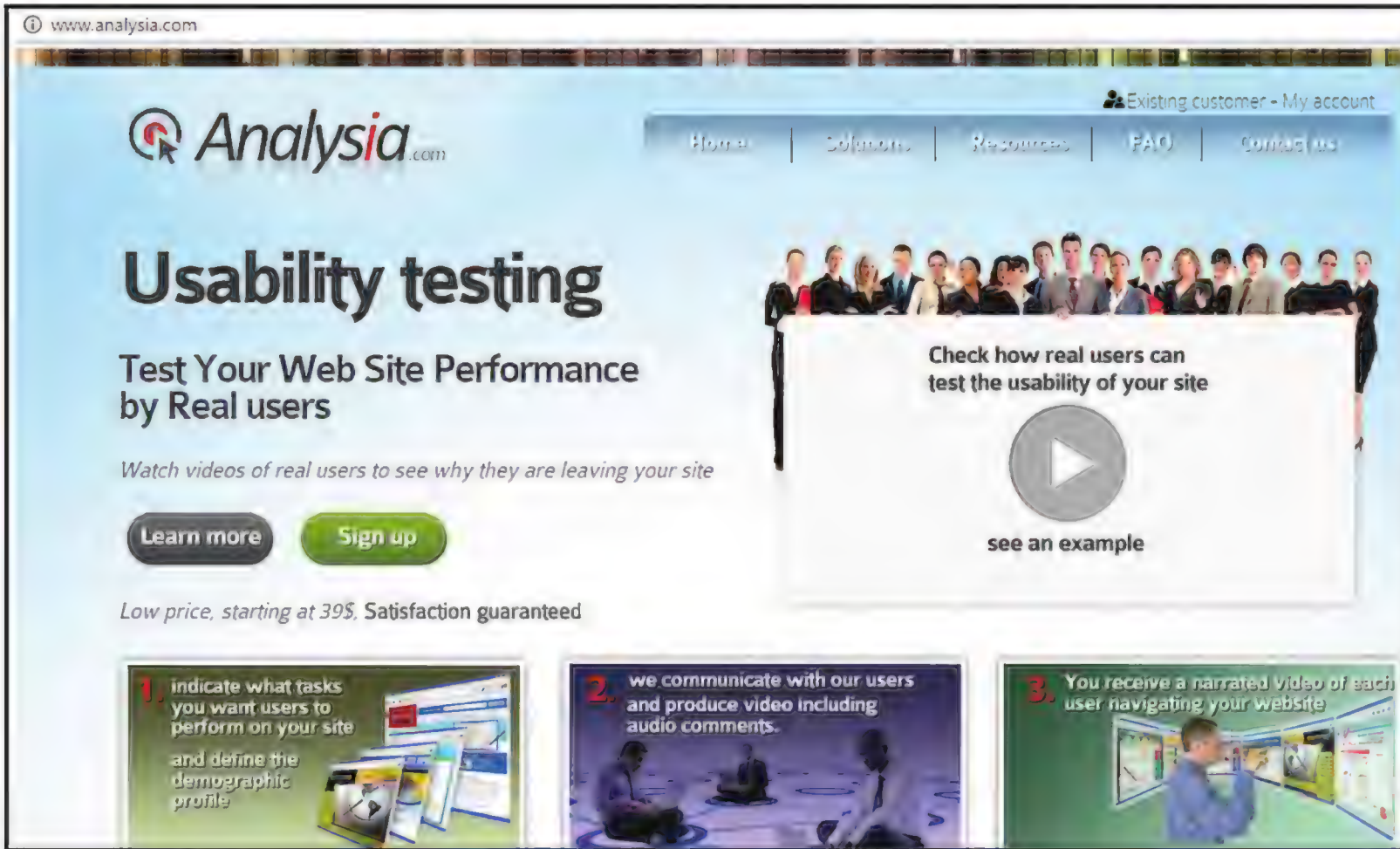
www.trymyui.com

یہاں کوئی بھی رجسٹر ہو کر آزمائش کے لیے آئی ویب سائٹس کو پندرہ سے بیس منٹ تک اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد اپنی رائے دے سکتا ہے۔ اس طرح ویب سائٹس مالکان اپنی ویب سائٹ کی خامیاں وخوبیاں جان کر اس میں مزید بہتری لاتے ہیں۔ اس کے بدلے وہ ویب سائٹ کو معاوضہ ادا کرتے ہیں جو یہ ویب سائٹ اپنے صارفین کے ساتھ بھی بانٹتی ہے۔

''اینالائزیا'' بھی ایک ایسی ہی دلچسپ اور بہترین ویب سائٹ ہے۔ یہاں بھی اس طرح کے آزمائشی کام موجود ہیں جو کہ دس سے پندرہ منٹ کا وقت طلب کرتے ہیں اور اس کے عوض ٹیسٹرز دس ڈالر تک کی رقم کما سکتے ہیں۔ اس کام میں مہارت حاصل کر کے آپ مزید بہتر رقم بھی کما سکتے ہیں۔ www.analysia.com

آرٹیکل رائٹنگ

آج کل دنیا اس وقت تک متوجہ نہیں ہوتی جب تک آپ روایت کو توڑتے ہوئے کوئی انوکھا اور اچھوتا خیال نہ پیش کریں۔ اگر آپ کسی موضوع پر بالکل نیا اور شاندار لکھ سکتے ہیں تو ''فنڈز فار رائٹرز'' ویب سائٹ آپ کے لیے موجود ہے۔ یہاں 500 سے 600 تک الفاظ پر مبنی مضمون کے لیے 50 امریکی ڈالر تک کا معاوضہ ادا کیا جاتا ہے۔

fundsforwriters.com

یہی نہیں اگر مضمون دوبارہ کہیں شائع ہو تو اس کے 15 ڈالر الگ سے ملا کریں گے۔ بس شرط صرف یہ ہے کہ تحریر انگریزی میں اور کسی اچھوتے خیال پر ہونی چاہیے۔ باقی ان کے قواعد وضوابط آپ ان کی ویب سائٹ پر اچھی طرح ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

آرٹیکل رائٹنگ ایک بہترین ہنر ہے اور اس کے ذریعے کمائی کرنے کے لیے کئی ویب سائٹس موجود ہیں۔ ایسی ہی ایک بہترین اور تجویز کردہ ویب سائٹ ''فری لانس رائٹ گگز'' ہے۔

freelancewritinggigs.com

مضمون نویسی ایسا کام ہے کہ یہ آپ کسی بھی فری لانسنگ ویب سائٹ پر تلاش کریں تو ضرور ملے گا۔ دراصل لوگ جب اپنی ویب سائٹس پر تحاریر خود نہیں لکھ پاتے تو وہ فری لانس رائٹرز کو تلاش کرتے ہیں۔ مصنفین کو اچھا معاوضہ کرنے میں ایک اور ویب سائٹ ''یو ایکس بوتھ'' بھی کافی مقبول ہے۔ اچھے معاوضے کے علاوہ اس ویب سائٹ کی خاص بات یہ ہے کہ یہاں تقریباً ہر موضوع قابلِ قبول ہے۔ کام کے آغاز کے وقت ہی آپ ایک پیرا لکھ کر بھیج سکتے ہیں کہ کس موضوع پر آپ کی گرفت ہے۔ اگر آپ کا مضمون شائع ہونے کے لیے منتخب ہوتا ہے تو یہاں 100 امریکی ڈالر معاوضہ بھی حاصل کیا جا سکتا ہے بس شرط معیار اور اصل تحریر کی ہے۔

www.uxbooth.com
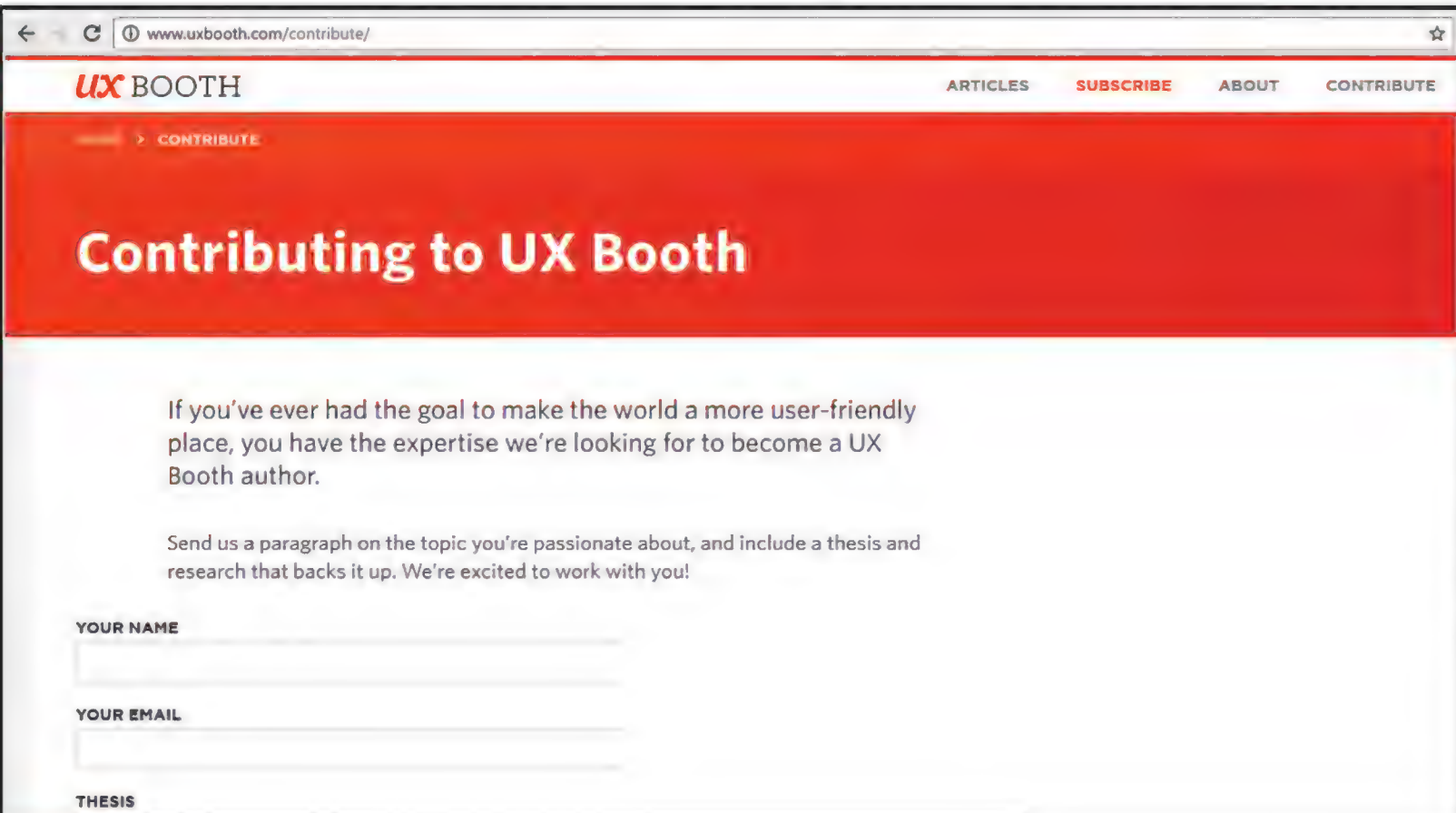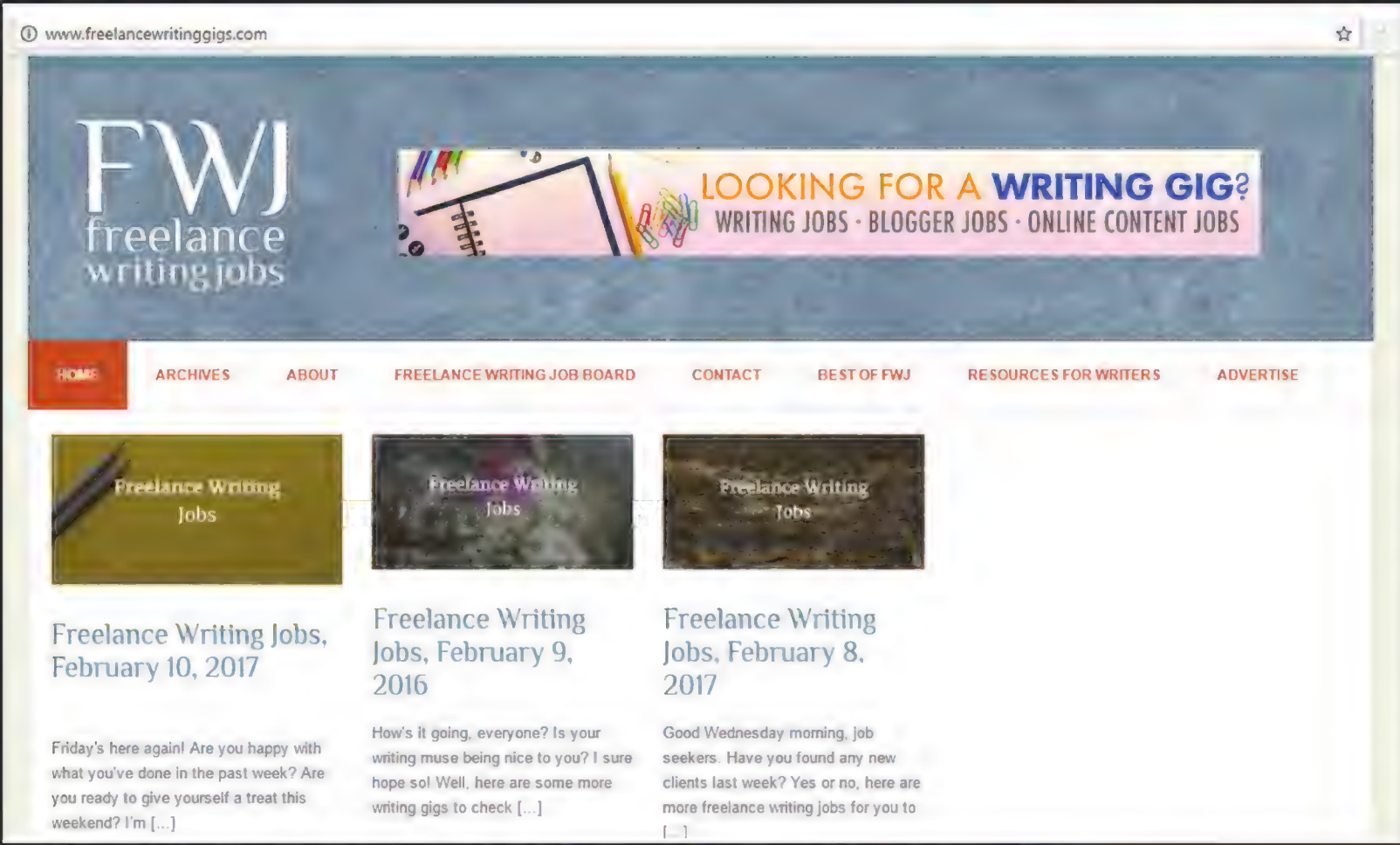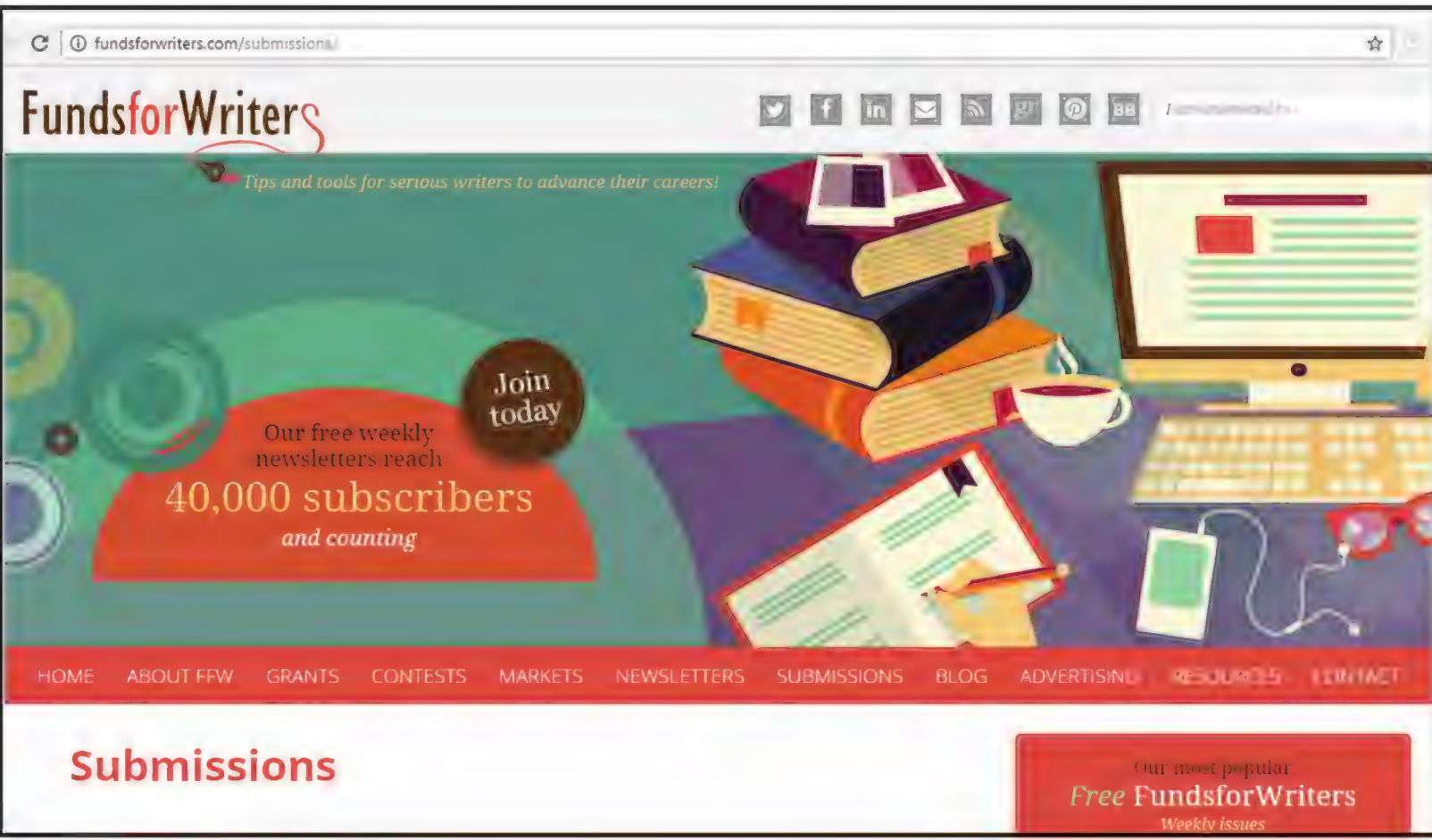
ڈیویلپر ہیں تو گھر بیٹھے کام کریں

اگر آپ آن لائن کمائی کے حوالے سے علم رکھتے ہیں تو یقیناً معروف ویب سائٹس جیسے کہ فری لانسر، اپ ورک، گرو ڈاٹ کام اور فائیور وغیرہ کے بارے میں جانتے ہوں گے۔ یاد رکھیں کہ اگر آپ انٹرنیٹ کے ذریعے کمانا چاہتے ہیں تو صرف ایک ویب سائٹ پر کام تلاش کرنا کافی نہیں۔ اس حوالے سے تقریباً تمام ویب سائٹس پر آپ کا اکاؤنٹ ہونا چاہیے۔ اگر آپ اوپر ذکر کی گئی ویب سائٹس پر پہلے ہی موجود ہیں تو ''پیپل پر آر'' ویب سائٹ بھی ضرور آزمائیں:

www.peopleperhour.com

ویب ڈیویلپمنٹ اور ڈیزائننگ سے لے کر مضامین لکھنے تک، یہاں آپ کو ہر طرح کے کام نظر آئیں گے۔ یہاں پروفائل بنانا بھی دیگر ویب سائٹس کی طرح پیچیدہ نہیں، بلکہ عام سائن اپ کی طرح آپ چند منٹوں میں یہاں پروفائل بنا کر پروجیکٹس کی تلاش شروع کر سکتے ہیں۔

ایک ویب سائٹ ''وی ورک ریموٹلی'' بھی موجود ہے۔ اس ویب سائٹ پر بھی دنیا بھر سے لوگ ''گھر بیٹھے کام کرنے والوں'' کی تلاش میں آتے ہیں۔ یہاں سے آپ کوئی کام کروا بھی سکتے ہیں اور خود بھی کر سکتے ہیں۔ اس ویب سائٹ کی خاص بات بھی اس کا انتہائی سادہ ہونا ہے اور یہاں تکنیکی ماہرین سے لے کر عام صارفین تک کے لیے کام موجود ہیں جو وہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق تلاش کر سکتے ہیں۔ weworkremotely.com

اگر آپ ڈیویلپر ہیں تو آپ کو ایک اور زبردست ویب سائٹ کا بتاتے چلیں جس کا نام ''ٹوپٹال'' (Toptal) ہے۔ اس ویب سائٹ کے کام کرنے کا طریقہ کار بالکل مختلف ہے۔ یہاں ہر نئے ڈیویلپر کا باقاعدہ اسکائپ کے ذریعے انٹرویو لیا جاتا ہے، اس کے بعد ہی اس کی پروفائل مکمل ہوتی ہے اور وہ کام تلاش کر سکتا ہے۔ دیگر ویب سائٹس پر مختلف ٹیسٹس دیے گئے ہوتے ہیں اور ڈیویلپر کی مرضی پر منحصر ہوتا ہے کہ وہ انھیں پاس کرنے کی کوشش کرے یا نہ کرے۔ لیکن اگر وہ اسے پاس کرتے ہیں تو ان کی پروفائل پر یہ لکھا آجاتا ہے کہ اس ڈیویلپر نے فلاں ٹیسٹ پاس کر رکھا
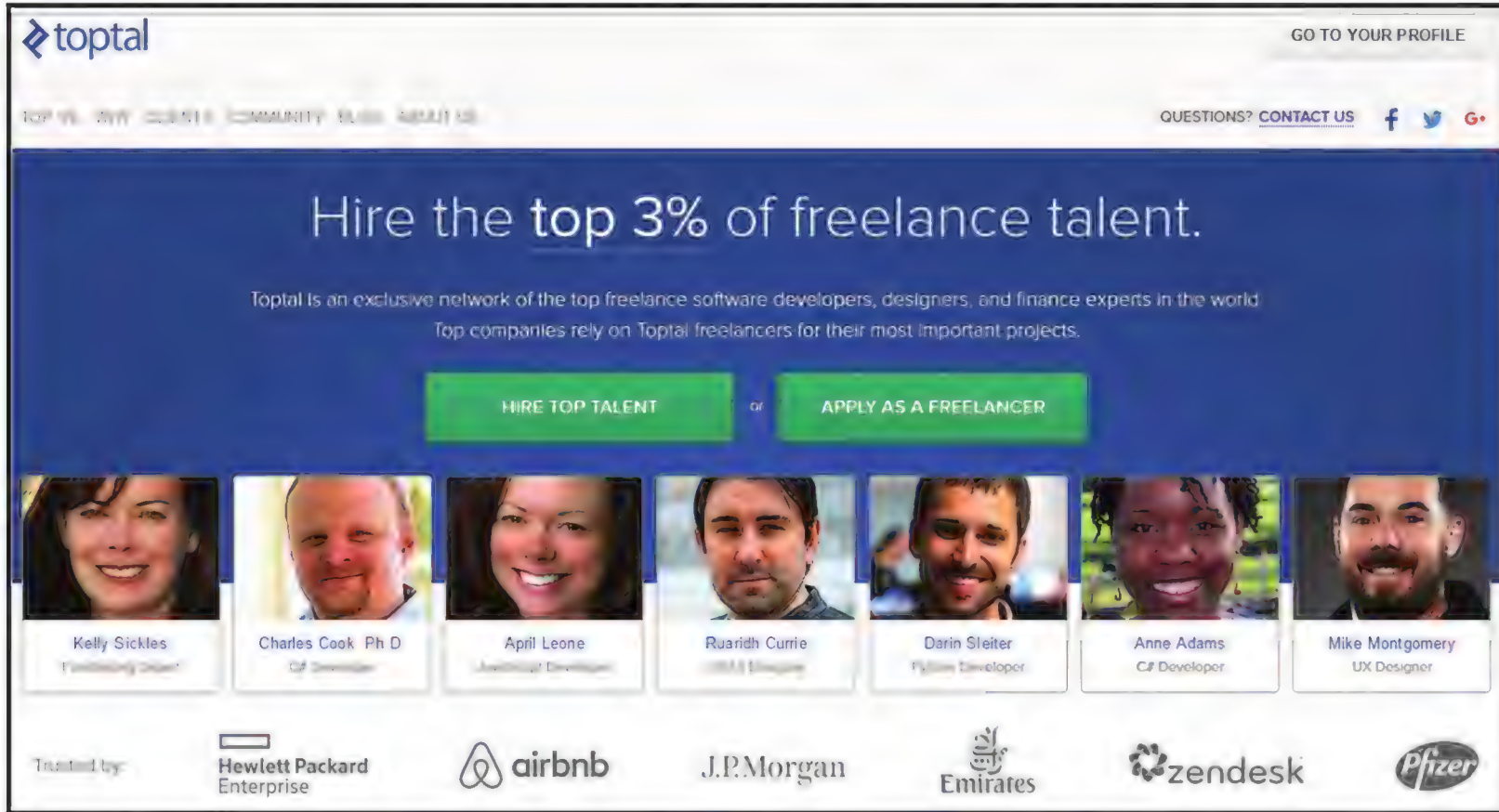
ہے۔ لیکن یہ ٹیسٹ بے ایمانی کر کے بھی پاس کیے جا سکتے ہیں لیکن ٹوپٹال کا نظام بالکل مختلف ہے، یہاں تو اسکائپ کے ذریعے روبرو ٹیسٹ دینا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ویب سائٹ کہتی ہے کہ ہمارے پاس صرف بہترین ڈیویلپرز موجود ہیں اور یہ بات یقیناً سچ بھی ہے۔ اس وجہ سے ٹوپٹال پر کمپنیز اپنے پروجیکٹ مکمل کرنے کے لیے جاتی ہیں اور یہی اس ویب سائٹ کی کامیابی کا راز ہے۔ اگر آپ بھی سمجھتے ہیں کہ قابل ڈیویلپر ہیں تو یہاں پروفائل بنا کر دیکھیں اور اگر آپ کامیاب رہے تو بے شمار پروجیکٹس تک آپ کو رسائی ملے گی۔

www.toptal.com

کمپیوٹنگ ٹپس

کسی کی بھی فیس بک پروفائل دیکھیں ایک نئے انداز میں

اس وقت تقریباً ہر انٹرنیٹ استعمال کرنے والا فیس بک ضرور استعمال کرتا ہے۔فیس بک کے بارے میں تو سبھی کو پتا ہے لیکن اس کی پرائیویسی سیٹنگز کے بارے میں لوگ کم ہی جانتے ہیں۔فیس بک پر کچھ اپ لوڈ کرتے ہوئے، لکھتے ہوئے یا لائیک وغیرہ کرتے ہوئے انھیں اس بات کا بالکل بھی اندازہ نہیں ہوتا اس کی خبر کس کس کو ہو رہی ہے۔فیس بک پر آپ جو کچھ بھی لائیک کرتے ہیں یا پوسٹ کرتے ہیں وہ ایک لمبے عرصے تک دوسروں کے سامنے رہتا ہے۔

فیس بک پر ہر کسی کہ کچھ نہ کچھ معلومات ضرور Public ہوتی ہے یعنی اس معلومات کو وہ لوگ بھی دیکھ سکتے ہیں جو اُن کے فیس بک پر دوست نہیں ہوتے۔اس کے علاوہ دوست تو وہ معلومات بھی دیکھ سکتے ہیں جس کا آپ کو اندازہ نہیں ہوتا بلکہ آپ سمجھ رہے ہوتے ہیں اس کی آپ کے علاوہ کسی کو خبر نہیں۔

فیس بک پر آپ کے بارے میں کون کون سی باتیں پبلک ہیں یہ جاننے کے لیے اپنا فیس بک اکاؤنٹ کھنگالنا پڑتا ہے جو کہ ایک مشکل کام ہے۔اسے آسان بنانے کے لیے آپ ''اسٹاک اسکین'' ویب سائٹ دیکھ سکتے ہیں:

stalkscan.com

اس ٹول کی مدد سے آپ اپنی اور کسی کی بھی فیس بک پروفائل پر پبلکلی شیئر کردہ معلومات با آسانی اور فہرست وار دیکھ سکتے ہیں۔آپ جس کی پروفائل دیکھ رہے ہوں اگر وہ آپ کا دوست ہو تو آپ مزید دلچسپ معلومات یہاں دیکھ سکتے ہیں مثلاً اس کی ماضی میں لائیک کردہ تمام تصاویر، اُس نے کن کن مقامات پر چیک اِن کیا، کون کون سی گیمز کھیلی وغیرہ۔

فیس بک ویسے اس طرح کی سروسز کو پسند نہیں کرتی اور ہمیشہ یہ کچھ عرصے بعد بند ہو جاتی ہیں لیکن اس بار دیکھنا ہے کہ یہ ویب سائٹ کتنے عرصے تک چلتی ہے کیونکہ بظاہر یہ فیس بک کے کسی قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتی۔

کمپیوٹنگ ٹپس

جِف بنائیں یا وڈیو کنورٹ کریں ہرفن مولا مفت کنورٹر حاضر ہے

فائلز کو کنورٹ کرنا بہت مفید ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس طرح یہ فائلز کسی دوسری ڈیوائس پر بھی دیکھی جاسکتی ہیں اور ان کا سائز اور کوالٹی بھی بدلی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ وڈیو کو دلکش بنانے کے لیے اس میں ایفیکٹس بھی شامل کیے جا سکتے ہیں۔ اس حوالے سے ''اڈاپٹر'' (Adapter) ایک بہترین پروگرام ہے جس میں فائل ایڈیٹنگ اور ان کی کوالٹی بہتر بنانے کے حوالے سے تمام ٹولز موجود ہیں۔ وڈیوز ہی نہیں یہ تصاویر اور آڈیو فائلز کے لیے بھی یکساں کارآمد ہے۔

اڈاپٹر کو استعمال کرتے ہوئے وڈیو کو کسی بھی دوسرے فارمیٹ اور ریزولوشن میں کنورٹ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ مکمل وڈیو یا اس کے کچھ حصوں کو تصویری سیریز میں بھی کنورٹ کیا جاسکتا ہے۔ اگر کسی وڈیو میں کوئی گانا یا ڈائیلاگز آپ کو اچھے لگیں تو اڈاپٹر کی مدد سے اسے بطور mp3 فارمیٹ محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ کسی چھوٹے سے کلپ کو ویب پر شیئر کرنے کے لیے بطور GIF فارمیٹ محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ وڈیو میں سب ٹائٹلز، واٹر مارکس اور ٹیکسٹ اوورلے بھی شامل کیے جا سکتے ہیں۔ اڈاپٹر کے تازہ ورژن کے ذریعے ایک بڑی وڈیو سے ٹائم لیپس اینی میشن بھی بنائی جاسکتی ہے۔

یہ پروگرام فائلز کو کنورٹ کرنے کے لیے ffmpeg پروگرام کو استعمال کرتا ہے اس لیے انسٹالیشن کے دوران اسے بھی ڈاؤن لوڈ کرنے کا کہا جاسکتا ہے۔

اس کا انٹرفیس استعمال میں بہت ہی آسان ہے۔ ڈریگ اینڈ ڈراپ سے فائلز اس میں شامل کرنے سے یہ انھیں کنورٹ کرنے کے لیے تیار ہوجاتا ہے۔

کنورٹ کے قابل فائلوں کی معلومات جیسے کہ تھمب نیل، ٹائم، ریزولوشن اور سائز بھی دکھایا جاتا ہے۔ پروگرام کے بالکل نچلے حصے میں ایک مینو موجود ہے جس میں دستیاب فائل کنورٹنگ فارمیٹس موجود ہیں۔ یہاں فارمیٹس وڈیو، آڈیو اور تصاویر اس کے بعد فارمیٹ اور ڈیوائس کے اعتبار سے ترتیب دیے گئے ہیں۔ اس کے ذریعے بڑی آسانی کے ساتھ فائلز کو اپنے مطلوبہ فارمیٹ میں کنورٹ کیا جاسکتا ہے۔ فائلز کو ڈیوائسز کے لیے کنورٹ کرنے کے لیے اس میں پہلے ہی پروفائلز موجود ہیں۔ اس میں مائیکروسافٹ، ایپل، سونی بشمول ایکس باکس، کنڈل فائر، آئی فون فور ایس اور اینڈروئیڈ فونز تک کے لیے پروفائلز موجود ہیں۔

اڈاپٹر کے ذریعے فائل کنورٹ کرنا نہ صرف یہ کہ آسان ہے بلکہ اس کا یہ فیچر اور زیادہ مفید ہے جس میں پہلے سے بتا دیا جاتا ہے کہ کنورٹ ہونے کے بعد فائل کس ریزولوشن کی ہوگی اور اس کا سائز کیا ہو گا۔ اس پروگرام کی خاص بات یہ ہے کہ یہ بالکل مفت دستیاب ہے۔

www.macroplant.com/adapter

کمپیوٹنگ ٹپس

آنکھوں کو کمپیوٹر اسکرین کے مضر اثرات سے با آسانی بچائیں

حد سے زیادہ کمپیوٹر استعمال کرنے والوں کی نیند بہت متاثر ہوجاتی ہے۔ نیند کے علاوہ بھی کمپیوٹر اسکرین کو سارا دن دیکھتے رہنا صحت کے لیے مضر ہے۔ یوں سمجھیں کہ کمپیوٹر اسکرین کو دیکھنا ایسے ہی ہے جیسے سورج کو دیکھنا، دن میں تو یہ بات برداشت کی جاسکتی ہے لیکن رات کے دس گیارہ بجے یا پھر صبح کے تین بجے سورج دیکھنا کوئی اچھی بات نہیں۔

اگر آپ سارا کام کمپیوٹر پر انجام دیتے ہیں اور اگر وقت کمپیوٹر کے سامنے بیٹھنا آپ کی مجبوری ہے تو ''فلکس'' نامی چھوٹی سی یوٹیلیٹی ضرور استعمال کریں۔ اسے کنفیگر کرنے کی بھی ضرورت نہیں، بس انسٹال کرکے چلائیں یہ اپنا کام شروع کردے گی۔ دراصل یہ یوٹیلیٹی آپ کے ٹائم کے مطابق مونیٹر کی روشنی اور رنگ بدلتی رہتی ہے۔ اگر آپ صبح کے نو بجے کمپیوٹر استعمال کریں گے تو یہ بالکل روشن اور رنگدار دکھائی دے گی، کیونکہ اس وقت آپ تازہ دم ہوتے ہیں اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ اسکرین کی روشنی اور رنگوں کو کم کرتی جاتی ہے۔ اگر آپ رات کے پچھلے پہر کمپیوٹر استعمال کررہے ہوں گے تو یہ اسی حساب سے اسکرین کی روشنی کچھ مدھم رکھے گی۔

اس حوالے سے یہ پروگرام بہت ہی مشہور اور مفید ہے۔ اگر آپ گرافکس ڈیزائنر ہیں اور اس سے آپ کا کام متاثر ہورہا ہو تو اسے وقتی طور پر غیر فعال بھی کیا جاسکتا ہے۔

justgetflux.com

لائٹ بلب

اسی طرح کمپیوٹر اسکرین سے آنکھوں کی حفاظت کے لیے ''لائٹ بلب'' (LightBulb) بھی بہت مفید ہے۔ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ بلب آنکھوں کے لیے کیسے مفید ہوسکتا ہے، بلکہ اس کی تیز اور پیلی روشنی تو آنکھوں کے لیے انتہائی نقصان دِہ ہوتی ہے؟ دراصل ہم اُس لائٹ بلب کی بات نہیں کررہے بلکہ یہ ایک نیا پروگرام ہے جو ''لائٹ بلب'' کے نام سے پیش کیا گیا ہے۔

لائٹ بلب بھی وقت کے حساب سے کمپیوٹر اسکرین کی روشنی کو منظم رکھتا ہے، یعنی روشنی مناسب ہو یہ خود بخود سیٹ کرتا ہے۔ اگر آپ اسے اپنی ضرورت کے تحت کنفیگر کرنا چاہتے ہیں تو یہ بھی ممکن ہے، اس کے لیے آپ ٹاسک بار میں دکھائی دینے والے اس کے بلب جیسے آئی کن کے ذریعے اسے کھول کر اس میں کئی مفید آپشنز دیکھ سکتے ہیں۔ یہ پروگرام بھی بالکل مفت دستیاب ہے:

bit.ly/lightbulbfree

کمپیوٹنگ ٹپس
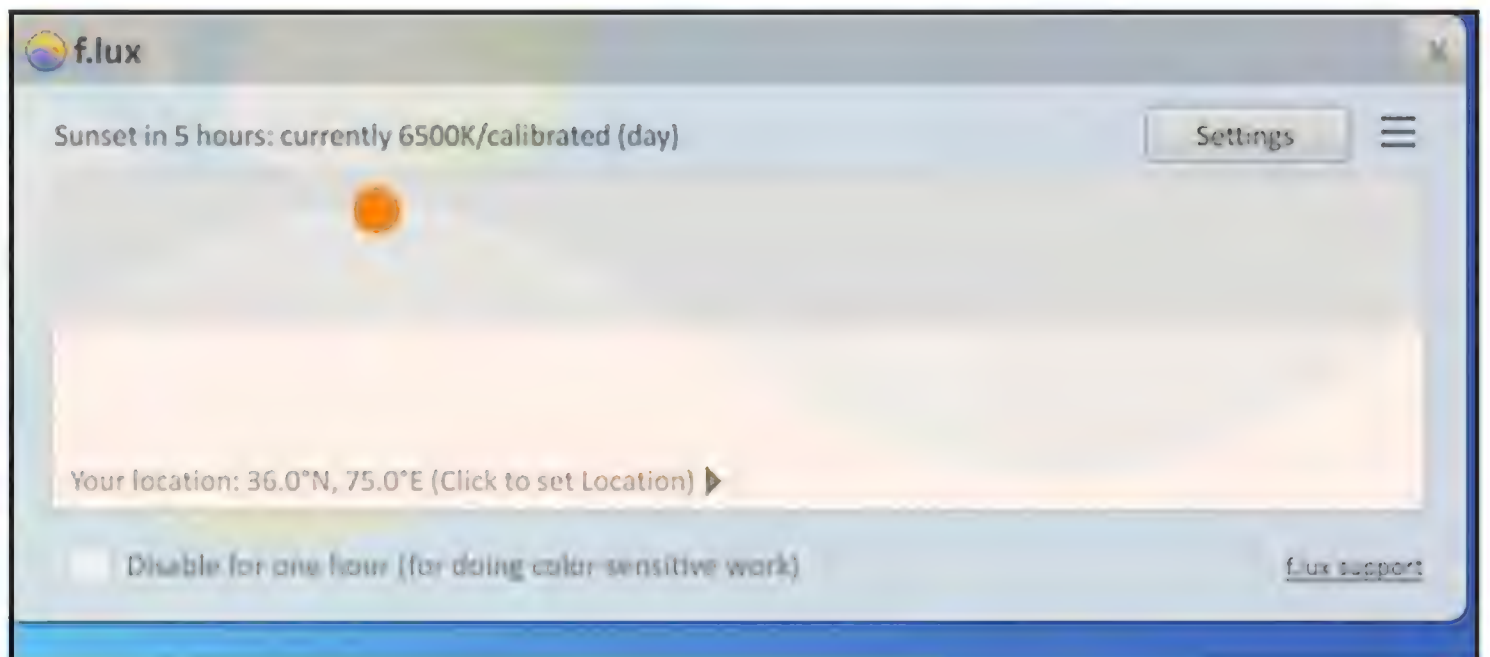
ایسی ایپ جو کسی بھی چہرے پر مسکراہٹ لا سکتی ہے

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ آپ کی تصویر اصل عمر سے کم کی نظر آئے، آپ جوان یا بزرگ نظر آئیں یا پھر آپ تصویر میں موجود کسی چہرے پر مسکراہٹ لانا چاہتے ہیں تو یہ سب اس نئی ایپ کے ذریعے ممکن ہو سکتا ہے۔

نئی سامنے آنے والی یہ ایپلی کیشن جیسے ''فیس ایپ'' (FaceApp) کا نام دیا گیا ہے چند سیکنڈز میں تصویر کو یکسر بدل سکتی ہے، وہ کام جو آپ کسی گرافکس سافٹ ویئر میں انجام دیں تو گھنٹوں کا وقت لگتا ہے وہ کام اس ایپ کے ذریعے پلک جھپکتے میں کیا جا سکتا ہے۔

اس ایپلی کیشن کو بنانے والے ڈیویلپر کا کہنا ہے کہ اُنھوں نے ایک بار جب اپنی دوست کی تصویر بنائی تو تصویر دیکھ کر دوست نے کہا ''کاش میں اس تصویر میں مسکرا رہی ہوتی تو تصویر زیادہ اچھی آتی۔'' بس اسی وقت انھوں نے سوچا کہ وہ ایسی ایپ تیار کریں گے جس کی مدد سے جب چاہیں چہرے پر مسکراہٹ لائی جا سکے گی۔ یہ سوچ اب حقیقت کی صورت میں ''فیس ایپ'' کے نام سے موجود ہے لیکن یہ ایپ فی الحال صرف آئی او ایس یعنی آئی فون و آئی پیڈ کے لیے دستیاب ہے۔

یہ ایپلی کیشن اس خوبصورتی سے کام کرتی ہے کہ اس پر بالکل حقیقت کا گمان ہوتا ہے، اس سے قبل دستیاب ایسی ایپلی کیشنز کے نتائج زیادہ تر اچھے نہیں ہوتی اور ان میں جعلی پن صاف چھلکتا ہے۔ لیکن فیس ایپ کے ذریعے آپ کسی بھی بوڑھے چہرے کو جوان اور جوان چہرے کو بوڑھا بنا سکتے ہیں یہی نہیں اس کی مدد سے با آسانی کسی اداس چہرے پر مسکراہٹ بھی لائی جا سکتی ہے۔

اس ایپ کو بنانے والے ڈیویلپر Goncharov نے کہا کہ فیس ایپ ایسی دیگر ایپس کی طرح آپ کی ذاتی تصاویر کو بالکل بھی ذاتی مقاصد کے لیے استعمال نہیں کرتی، ان کے سرور پر اپ لوڈ کی گئی تصاویر فلٹرز لگانے کے کچھ عرصے بعد ڈیلیٹ کر دی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایپ کسی طرح کی خاص پرمشنز بھی نہیں مانگتی کہ آپ کی جاسوسی کی جائے۔ فی الحال ایپ میں چند لیکن بہترین فلٹرز موجود ہیں لیکن اس کی کامیابی کے بعد اس میں مزید فلٹرز بھی فراہم کیے جائیں گے۔ آئی فون صارفین Faceapp لکھ کر یہ ایپلی کیشن تلاش کر سکتے ہیں۔

کمپیوٹنگ ٹپس

زبردست سکیوریٹی پروگرام جو آپ کے فون اور پی سی میں ضرور ہونا چاہیے

Opswat ایک معروف کمپیوٹر سکیوریٹی کمپنی ہے۔ ان کا آن لائن موجود وائرس اسکینر جو کہ پہلے ''میٹا اسکینر'' کے نام سے موجود ہوتا تھا اب ''میٹا ڈیفینڈر'' کہلاتا ہے۔ اس آن لائن اسکیننگ سروس پر 40 سے زائد اینٹی وائرس آپ کی فائلز کو بیک وقت اسکین کر کے رپورٹ فراہم کرتے ہیں۔ ویسے تو اس حوالے سے زیادہ تر لوگ ''وائرس ٹوٹل'' ویب سائٹ کو جانتے ہیں لیکن ''میٹا ڈیفینڈر'' اپنے منفرد فیچرز کے حوالے سے قابلِ قدر جانی جاتی ہے۔ وائرس ٹوٹل پر اگر آپ ایک ساتھ کئی فائلز اپ لوڈ کریں تو یہ تو پتا چل سکتا ہے کہ اُن میں سے کوئی وائرس زدہ تو نہیں لیکن یہ نہیں پتا چلتا کہ درجنوں فائلز میں سے دراصل وائرس زدہ فائل ہے کون سی۔ جبکہ میٹا ڈیفینڈر سروس پر ایک ایک فائل کو الگ الگ اسکین کر کے رپورٹ فراہم کی جاتی ہے۔ اس طرح اگر آپ سو فائلز کو زِپ کر کے ایک ساتھ اسکین کریں تب بھی جان سکتے ہیں کہ دراصل کون سی فائل وائرس زدہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ یہ کمپنی اس حوالے سے انتہائی معتبر مانی جاتی ہے اور اب اس نے ایک اور بہترین پروگرام مفت جاری کیا ہے۔ یہ ایسا پروگرام ہے جو آپ کے پاس ضرور انستال ہونا چاہیے۔ اس پروگرام کا نام Opswat Metadefender Endpoint Management ہے۔ یہ پروگرام آپ کے سسٹم کو مکمل اسکین کر کے ہر حوالے سے خامیوں کی نشاندہی کر سکتا ہے۔

اکثر لوگ اینٹی وائرس انسٹال کر کے بے فکر ہو جاتے ہیں، وہ اس کی خبر ہی نہیں لیتے کہ وہ درست طریقے سے کام بھی کر رہا ہے کہ نہیں۔ اس لیے ''میٹا ڈیفینڈر اینڈ پوائنٹ'' سسٹم پر ہر وقت نظر رکھتے ہوئے آپ کو بتاتا ہے کہ اس وقت اینٹی وائرس کیا صورتِ حال ہے، کون کون سے پروگرامز ہیں جن کو اپ ڈیٹ کرنے کی ضرورت ہے، کیا فائر وال درست طریقے سے کام کر رہی ہے، ہارڈ ڈسک کی اِنکرپشن کی کیا صورتِ حال ہے اور سسٹم درست طریقے سے بیک اپ ہو رہا ہے کہ نہیں۔ یعنی تمام انتہائی اہم پہلوؤں کے بارے میں یہ پروگرام آپ کو چند منٹوں میں اسکور

کے ذریعے باخبر کر دیتا ہے۔ اس کی سب سے خاص بات یہ ہے کہ یہ ونڈوز کے علاوہ میک، اینڈرائیڈ اور آئی او ایس کے لیے بھی بالکل مفت دستیاب ہے۔

جب آپ اسے ڈاؤن لوڈ کرنے جائیں گے تو سب سے پہلے ایک فارم بھرنا ہوگا اس کے بعد ہی آپ کو ڈاؤن لوڈنگ لنک بھیجا جائے گا۔

bit.ly/metadefender

گیمز کا صحیح لطف اُٹھانے کے لیے فیس بک کا نیا پروگرام

فیس بک پر گیمز کھیلنا سبھی کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ گیمز کا بڑی اسکرین پر لُطف اُٹھانے کے لیے زیادہ تر لوگ انھیں پی سی پر کھیلتے ہیں لیکن پی سی پر گیمز کھیلتے ہوئے آپ مکمل طور پر براؤزر کے رحم و کرم پر ہوتے ہیں۔ فیس بک کے اکثر گیمز کسی نہ کسی پلگ اِن کی کمی کی وجہ سے پی سی پر درست طریقے سے نہیں چلتے جس کی وجہ سے صارفین کوفت کا شکار ہوجاتے ہیں۔

وہ کام جو براؤزرز اور مائیکروسافٹ نہ کرسکی اب فیس بک نے خود بڑی خوش اسلوبی سے کردیا ہے۔ فیس بک نے ''گیم روم'' (GameRoom) کے نام سے ایک پروگرام متعارف کرایا ہے جس میں آپ فیس بک کے تمام گیمز کھیل سکتے ہیں۔

یہ پروگرام بالکل مفت دستیاب ہے اور چونکہ اسے خود فیس بک نے پیش کیا ہے اس لیے کم از کم فیس بک گیمز کھیلنے کے لیے اس سے بہتر کوئی پروگرام ہو ہی نہیں سکتا۔ فیس بک گیم روم آپ ونڈوز 7 سے لے کر ونڈوز 10 تک پر استعمال کرسکتے ہیں۔

www.facebook.com/gameroom

اس کی انسٹالیشن مکمل ہونے کے بعد اس میں آپ کو اپنی فیس بک آئی ڈی سے لاگ اِن ہونا پڑے گا۔ اگر پہلے سے کسی براؤزر میں آپ کا فیس بک اکاؤنٹ لاگ اِن ہے تو دوبارہ لاگ اِن کی ضرورت نہیں پڑے گی یہ براؤزر سے رابطہ کرکے آپ کا اکاؤنٹ خود بخود لاگ اِن کردے گا۔

اس کے بعد آپ کے تمام پسندیدہ گیمز اس میں موجود ہوں گے۔ اس کے علاوہ نئے گیمز بھی آپ اس میں دیکھ سکتے ہیں اور گیمز کو تلاش بھی کرسکتے ہیں۔ جو گیم آپ کھیلنا چاہیں اُسے منتخب کریں تو وہ آپ کے پی سی میں ڈاؤن لوڈ ہونا شروع ہوجائے گا۔ اس طرح گیمز کھیلنا انتہائی آسان ہو جاتا ہے اور ضروری نہیں رہتا کہ گیم کھیلنے کے لیے آپ کی فیس بک وال اور فیڈ وغیرہ بھی کھلی رہے۔

یاد رہے کہ گیم روم استعمال کرنے کے لیے آپ کے پی سی میں موجود براؤزرز جیسے کہ گوگل کروم اور موزیلا فائرفوکس کا بھی تازہ ترین ورژن موجود ہونا چاہیے، براؤزرز زیادہ تر خود بخود ہی اپ ڈیٹ ہوجاتے ہیں اس لیے اس حوالے سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

کمپیوٹنگ ٹپس

لاکھوں ویب سائٹس کی اہم معلومات لیک
اپنی ویب سائٹ کو محفوظ بنائیں

کسی بھی ویب سائٹ کو کامیابی سے چلانے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ ویب سرور ویب سائٹ پر آنے والے ٹریفک کو سنبھال سکے اور ویب سائٹ ہیکرز سے محفوظ رہے۔ یہ دونوں ایسے کام ہیں جو محنت اور پیسہ دونوں طلب کرتے ہیں۔ بڑی اور کماؤ پوت قسم کی ویب سائٹ کے لئے یہ خرچہ برداشت کرنا مشکل نہیں۔لیکن ایک نئی نویلی ویب سائٹ جس نے ابھی ابھی سانس لینا شروع کیا ہو، کے لیے ایک دم سے اتنا خرچہ جان لیوا ثابت ہوسکتا ہے۔

پھر ایسے میں چھوٹی ویب سائٹ کے مالکان کیا کریں؟ کلاؤڈ فلیئر (CloudFlare) ان کے اکثر مسائل کا جواب ہے۔ یہ ایک کانٹینٹ ڈیلیوری نیٹ ورک (Content Delivery Network) ہے جس میں درجنوں دیگر خوبیاں ہیں۔ سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ کلاؤڈ فلیئر کا بنیادی پیکیج جس میں آپ کی ضرورت کی تقریباً ہر چیز موجود ہے، بالکل مفت ہے!

www.cloudflare.com

یہ نیٹ ورک آپ کی ویب سائٹ کو نہ صرف کافی تیز بنا دیتے ہیں بلکہ ہیکرز کے حملوں سے بھی محفوظ بناتے ہیں۔ چونکہ ویب پیج کی درخواست ویب سائٹ کے ہوسٹنگ سرور کے بجائے پہلے ان کے پاس آتی ہے، اس لئے یہ اپنے خصوصی میکانزم سے پتا لگا سکتے ہیں کہ کی گئی درخواست اصلی ہے یا کسی حملہ آور کی جانب سے بھیجی گئی ہے۔ بدنام زمانہ حملے DDoS سے بچنے کے لیے خاص طور پر سی ڈی این کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اپنی انہی خوبیوں کی وجہ سے کلاؤڈ فلیئر کا استعمال انتہائی بڑھ چکا ہے، اب تقریباً ہر بڑی ویب سائٹ اس کا استعمال ضرور کر رہی ہے۔

امید ہے آپ کلاؤڈ فلیئر کو سمجھ چکے ہوں گے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ پہلے سے ہی اسے استعمال کر رہے ہوں۔ حال ہی میں کلاؤڈ فلیئر کے ساتھ ایک تکنیکی خرابی پیش آئی ہے جس کی وجہ سے اس نے کئی ویب سائٹس کی کافی اہم معلومات لیک کردی ہے۔ اکثر خبروں میں بتایا گیا کہ کلاؤڈ فلیئر پر ہونے والے حملے میں ہیکرز نے صارفین کے پاس ورڈز تک حاصل کر لیے ہیں لیکن بعد میں تحقیقات سے پتا چلا کہ پاس ورڈ لیک نہیں ہوئے تاہم ایسی اہم کوکیز ضرور چوری ہوگئیں جن کو استعمال کرتے ہوئے ہیکرز بغیر پاس ورڈ کے بھی کسی ویب سائٹ کے ایڈمن پینل کو لاگ اِن کر سکتے ہیں۔

اگر آپ بھی اپنی ویب سائٹ پر کلاؤڈ فلیئر استعمال کرتے ہیں تو اس حملے سے بچنے کے لیے فوری طور پر تین اہم کام انجام دیں:

ایڈمن یوزر کا پاس ورڈ بدلیں

ایڈمن یوزر کا پاس ورڈ آپ کو ویسے بھی کچھ عرصے بعد بدلتے رہنا چاہیے، لیکن اس حادثے کے بعد انتہائی ضروری ہوگیا ہے کہ نہ صرف اپنا ایڈمن پاس ورڈ بدلیں بلکہ اگر آپ کے پاس صارفین رجسٹرڈ ہیں تو اُن سے بھی اپنا پاس ورڈ بدلنے کا کہیں۔

ٹو اسٹیپ ویری فکیشن

اپنی ویب سائٹ کے ایڈمن پینل پر ٹو اسٹیپ ویری فکیشن استعمال کریں۔ اگر آپ ورڈ پریس ویب سائٹ رکھتے ہیں تو یہ کام با آسانی ایک پلگ اِن کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔

ورڈ پریس سالٹ (Salt) کیز بدلیں

یقیناً آپ جانتے ہوں گے کہ ورڈ پریس کی کنفگریشن فائل (wp-config.php) میں سالٹ کیز شامل کی جاتی ہیں۔ اگر آپ کلاؤڈ فلیئر استعمال کرتے ہیں تو اِن کیز کو بھی بدل لیں۔ آپ با آسانی درج ذیل ربط پر جا کر تازہ ترین کیز حاصل کر سکتے ہیں:

api.wordpress.org/secret-key/1.1/salt/

چند سیکنڈز میں جانیں کہ آپ کا وائرلیس راؤٹر محفوظ ہے یا نہیں

F-Secure Corporation [FI] | https://campaigns.f-secure.com/router-checker/en_global/

F-SECURE ROUTER CHECKER

Make sure your Internet connection is safe

Check your router

ڈی این ایس یعنی ڈومین نیم سسٹم (Domain Name System (DNS آپ کو مختلف ویب سائٹس براؤز کرنے کے لئے ان کے سرور تک رسائی فراہم کرتا ہے۔ جب آپ کسی ویب سائٹ کا یو آر ایل ویب براؤزر میں لکھتے ہیں تو ویب براؤزر آپ کے آئی ایس پی (ISP) کے ڈی این ایس سرور سے درخواست کرتا ہے کہ اس یو آر ایل سے منصوب سرور کا آئی پی ایڈریس فراہم کیا جائے۔ اگر آئی پی ایڈریس مل جاتا ہے تو ویب براؤزر اس آئی پی ایڈریس کی مدد سے اس سرور سے کنیکٹ ہو کر آپ کو ویب سائٹ دکھاتا ہے۔ مثلاً جب آپ کمپیوٹنگ کا یو آر ایل www.computingpk.com ویب براؤزر میں لکھ کر اینٹر کرتے ہیں تو آپ کا براؤزر ڈی این ایس سرور سے آئی پی ایڈریس کے لئے درخواست کرتا ہے جو اسے 162.144.125.202 مہیا کی جاتی ہے۔ یہی وہ سرور ہے جس پر کمپیوٹنگ میگزین کی ویب سائٹ ہوسٹ ہے۔ اب آپ کا براؤزر اس آئی پی کے ذریعے کمپیوٹنگ کے سرور سے کنکٹ ہو جاتا ہے۔

اگر آپ کا پی سی وائرس زدہ ہے تو اس عمل میں گڑبڑ بھی ہوسکتی ہے۔ وائرس آپ کو ویب سائٹ کے ربط کے بدلے غلط آئی ایڈریس تھماتے ہوئے کسی وائرس زدہ ویب سائٹ پر بھی منتقل کر سکتا ہے۔ اس مسئلے کا ایک بہترین حل تو یہ ہے کہ اپنے وائی فائی راؤٹر کو کسی محفوظ ڈی این ایس سے گزارا جائے۔ اس طرح یہ ہر ویب سائٹ کی درخواست کو پہلے پرکھے گا کہ آیا کھلنے والی ویب سائٹ درست ہے یا نہیں۔ یہ عمل زیادہ مشکل نہیں بلکہ صرف چند منٹس کا متقاضی ہے۔ اگر آپ محفوظ ڈی این ایس جیسے کہ نورٹن کنیکٹ سیف، اوپن ڈی این ایس فیملی یا وائے انڈیکس فیملی وغیرہ استعمال کرنا چاہتے ہیں تو اس کا تفصیلی طریقہ ہماری ویب سائٹ کے اس ربط پر ملاحظہ کر سکتے ہیں:

www.computingpk.com/?p=4239

اس مسئلے کا ایک اور بہترین اور نیا حل معروف کمپیوٹر سیکیورٹی کمپنی ''ایف سیکیور'' نے ''راؤٹر چیکر'' (Router Checker) کے نام سے متعارف کرایا ہے۔ یہ آن لائن ٹول با آسانی اور صرف چند سیکنڈز میں بتا سکتا ہے کہ کہیں آپ کا راؤٹر ڈی این ایس ہائی جیکنگ کا نشانہ تو نہیں بن چکا۔ اسے استعمال کرنے کے لیے بس درج ذیل ربط پر جائیں اور Check your router کے بٹن پر کلک کردیں۔

bit.ly/router-checker

یہ ٹول چند سیکنڈز میں آپ کے راؤٹر کو ڈی این ایس ہائی جیکنگ کے حوالے سے اسکین کر کے رپورٹ فراہم کردے گا۔

کمپیوٹنگ ٹپس

جادوئی کلینز، جو ایک بار میں ہی ڈیلیٹ کردے ساری بے کار تصویریں

ایک وقت تھا تصویریں سوچ سمجھ کر بنانا پڑتی تھیں۔ کیمرے میں موجود رول صرف 36 تصویریں بنانے کی اجازت دیتا تھا، اس لیے غیرضروری تصویریں بنانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔لیکن اگر آج ہم اپنے اسمارٹ فون کی گیلری کھول کر دیکھیں تو تصویریں گِننا مشکل ہوجاتا ہے۔فون میں کیمرا ہونے کی وجہ سے سبھی اناپ شناپ تصویریں بنانے سے باز نہیں آتے، اس کے علاوہ دن بھر ہمیں وٹس ایپ اور دیگر میسجنگ ایپلی کیشنز کے ذریعے بھی درجنوں تصاویر موصول ہوتی ہیں، اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ فون کی اسٹوریج انتہائی تیزی سے بھرنا شروع ہوجاتی ہے۔

آج کل کے اس تیز دور میں کسی کے پاس اتنا وقت نہیں کہ تصویروں کو دیکھ دیکھ کر ان میں موجود فالتو تصویروں کو ڈیلیٹ کرے،لیکن جب اچانک یہ پیغام ملتا ہے کہ آپ کے فون کی اسٹوریج تقریباً بھر چکی ہے تب پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس مسئلے کا بہترین حل Siftr Magic Cleaner ایپلی کیشن کی صورت میں آیا ہے۔ یہ جادوئی ایپلی کیشن اپنے خاص میکانزم سے گیلری میں موجود تمام تصاویر کو اسکین کر کے ان میں سے غیر ضروری تصویروں کی نشاندہی کرسکتی ہے۔ چونکہ اسمارٹ فون میں تصاویر بنانے کی کوئی حد مقرر نہیں اس لیے ہم ایک ہی پوز کی یا چیز کی درجنوں تصاویر بنالیتے ہیں۔ یہ ایپلی کیشن ایسی

تصاویر کو نہ صرف فلٹر کرکے دِکھا سکتی ہے بلکہ انھیں ڈیلیٹ بھی کرسکتی ہے۔

آج کل چونکہ اسمارٹ فون میں انتہائی اچھے کیمرے نصب ہوتے ہیں اس لیے ان سے بنائی گئی تصاویر بھی کافی بڑے سائز کی حامل ہوتی ہیں۔ اگر آپ تصاویر کی وجہ سے فون کی بھرتی اسٹوریج سے پریشان ہیں تو اس کا آسان حل یہی ہے کہ پہلے گوگل فوٹوز ایپلی کیشن انسٹال کریں، یہ ایپ آپ کی تمام میڈیا فائلز کو آپ کے گوگل اکاؤنٹ اپ لوڈ کرسکتی ہے۔اس کے بعد آپ Siftr Magic Cleaner انسٹال کرکے بےفکر ہوکر تمام غیر ضروری تصاویر کو حذف کرکے ایک بڑی خالی اسپیس حاصل کرسکتے ہیں۔

یہ ایپ اینڈرائیڈ اور آئی او ایس دونوں پلیٹ فارمز کے لیے مفت دستیاب ہے، مزید تفصیل کے لیے درج ذیل ربط ملاحظہ کریں:

siftr.co/whatsapp.html

کمپیوٹنگ ٹپس
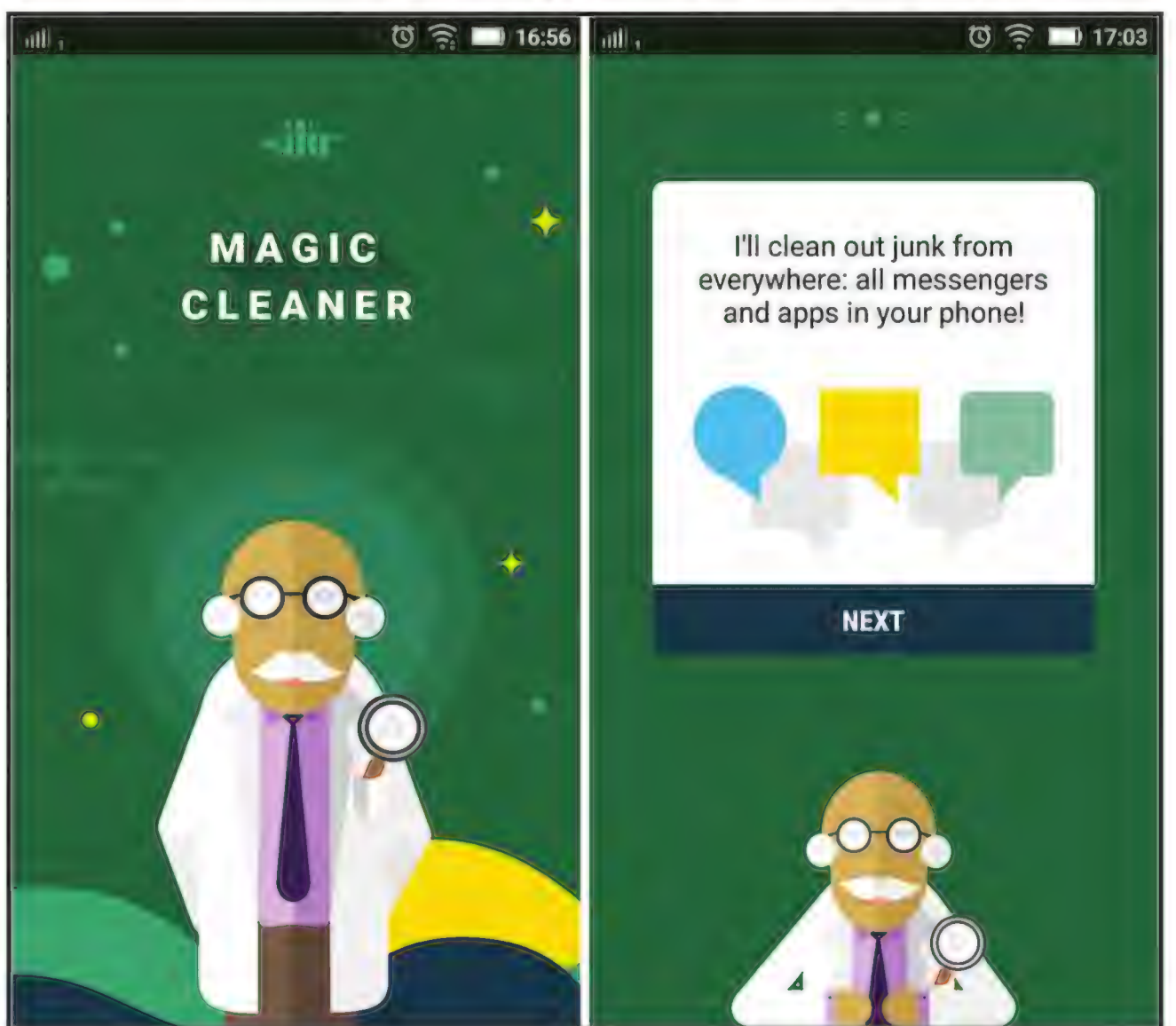
تنگ کرنے والے انجان نمبروں کے مالک کا نام جانئیں
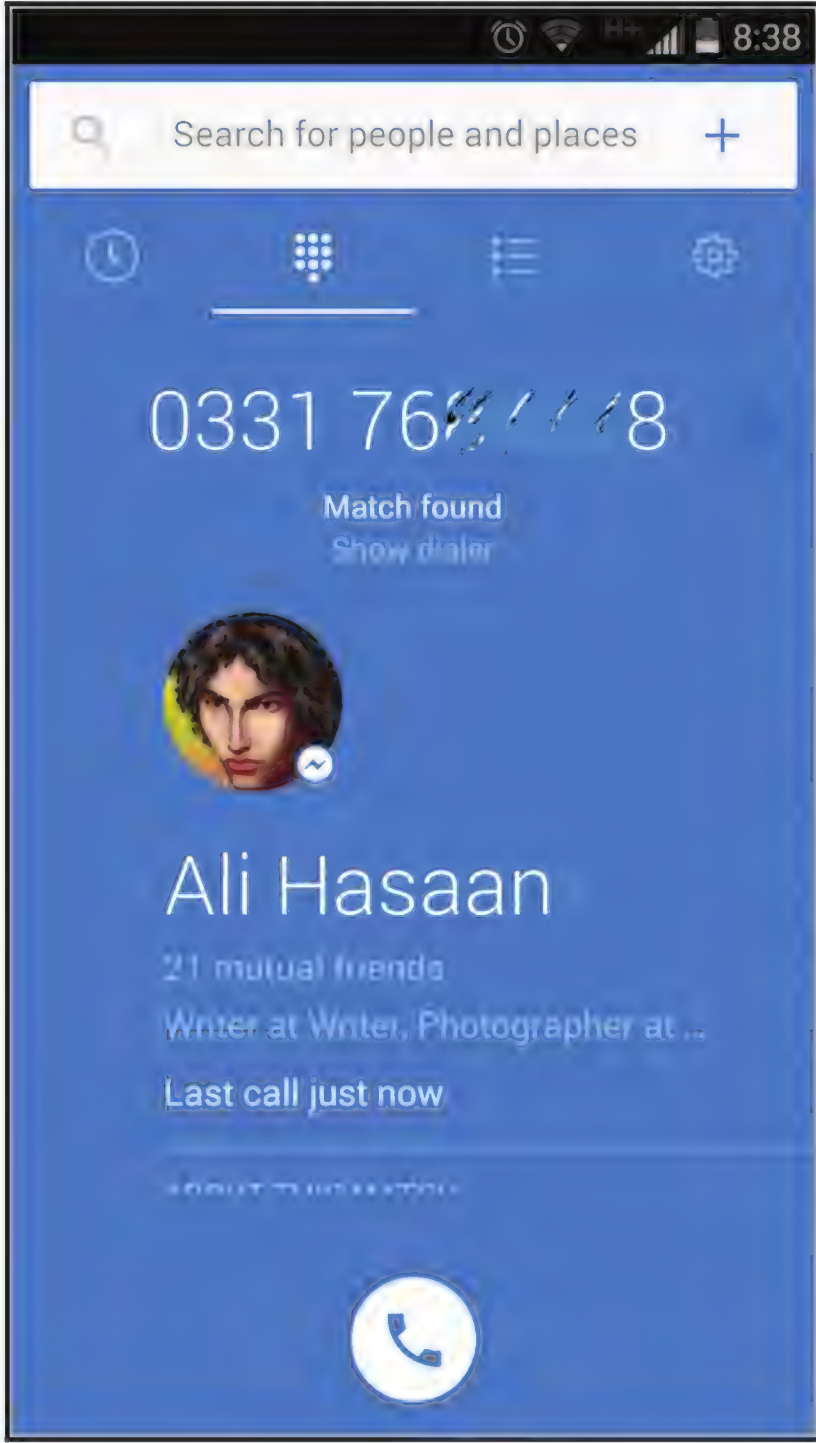
انجان نمبروں سے آنے والی کالز ہمیشہ ہی پریشان کرتی ہیں۔ بہت سے لوگ زیادہ تر انجان نمبر سے کال لینا پسند ہی نہیں کرتے، جب انھیں پتا ہی نہ ہو کہ کون کال کر رہا ہے تو کال اٹینڈ کرنے کا موڈ مشکل سے ہی بنتا ہے۔ اکثر لوگ تو انجان نمبروں سے مس کالز کے ذریعے تنگ کرنے کا مشغلہ بھی رکھتے ہیں، اس طرح جن کو کالز موصول ہوتی ہیں وہ ہمیشہ پریشان رہتے ہیں کہ آخر یہ ہے کون۔ ایسا ضروری نہیں کہ ہر انجان نمبر آپ کو پریشان کرنے کے لئے کال کر رہا ہو، کئی بار کچھ ضروری کالز بھی انجان نمبر کے ذریعے آتی ہیں۔

اکثر لوگ بن مانگے مصیبت سے بچنے کے لئے انجان نمبر کو نظر انداز کر دیتے ہیں، لیکن ایسے میں بہت سی ضروری کالز بھی ہاتھ سے نکل جاتی ہیں۔ اب فرض کریں آپ کا کوئی اپنا نیا نمبر لینے پر آپ کو مطلع کر رہا ہو، تو؟ اسی کشمکش سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کو کال کرنے والے کا کچھ سراغ مل جائے۔

کال کرنے والے کی معلومات آپ کے پاس ہو تو اگر کبھی کوئی آپ کو پریشان بھی کرے تو آپ اس کی شکایت درج کرا سکتے ہیں۔ آئیے آپ کو بتاتے ہیں ایسے ہی چند آسان طریقے جن سے آپ فون کرنے والے کا نام اور پتہ جان سکتے ہیں۔

کسی بھی نمبر کے مالک کا نام جاننے کے لیے سب سے آسان طریقہ تو یہی ہے کہ آپ اسے فیس بک کے ذریعے تلاش کریں۔ فیس بک پر جس طرح آپ کسی کا نام لکھ کر تلاش کرتے ہیں بالکل ویسے کسی بھی نمبر یا ای میل ایڈریس کو لکھ کر بھی تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح وہ نمبر جس کے اکاؤنٹ میں موجود ہوگا اس کی پروفائل سامنے آجائے گی۔

اس کام کو آپ فیس بک کی ڈائلر ایپ ''فیس بک ہیلو'' کی مدد سے مزید آسان بنا سکتے ہیں۔ فیس بک کی یہ ڈائلر ایپ آپ کے فون کے ڈائلر کی جگہ لے لیتی ہے۔ اس میں آپ کو اضافی فیچر یہ ملتا ہے کہ ایسا نمبر جو آپ کی فون بک میں موجود نہ ہو جب اُس سے کال موصول ہوگی تو یہ فوراً ہی پہلے فیس بک پر اس نمبر کو تلاش کر لے گی۔ اگر وہ نمبر کسی کے فیس بک اکاؤنٹ میں موجود ہو گا تو آپ کو Unknown نمبر کے ساتھ بھی نام لکھا نظر آجائے گا۔ یعنی بعد میں نمبر تلاش کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ آپ فوراً انجان نمبر کے بارے میں جان کر کال اُٹھانے یا نہ اُٹھانے کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ تاہم اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ کے فون پر انٹرنیٹ چل رہا ہو۔

یہ ایپ گوگل پلے اسٹور کے درج ذیل ربط پر موجود ہے:

bitly.com/facebook-hello

اگر یہ اسٹور سے انسٹال نہ ہو تو آپ سے کسی تھرڈ پارٹی ویب سائٹ جیسے کہ apkmirror.com سے بھی تلاش کر کے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

آیئے اب آپ کو تیسرا طریقہ بتاتے ہیں جو کہ ہے ''ٹروکالر''۔ یہ اپلی کیشن کچھ مختلف طریقے سے کام کرتی ہے۔

ٹروکالر (TrueCaller) اپنے آپ کو ''گلوبل فون ڈائریکٹری'' کہتی ہے۔ یہ اپلی کیشن ایک سویڈش کمپنی کی بنائی ہوئی ہے۔ جس کے پاس کئی ممالک کے فون نمبرز (موبائل اور لینڈ لائن) کا بہت بڑا ڈیٹا بیس موجود ہے۔ ویسے تو ٹروکالر کا کہنا ہے کہ وہ یہ ڈیٹا انٹرنیٹ سے تلاش کرتی ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ یہ اپلی کیشن انسٹال ہوتے ہی آپ کی پوری کی پوری فون بک اپنے سرور پر اپ لوڈ کر دیتی ہے۔ چونکہ لوگ دوسروں کے نمبر حاصل کرنا چاہتے ہیں، اسپیم کالز سے بچنا چاہتے ہیں اس لیے ہر آئے دن اس اپلی کیشن کے صارفین کی تعداد میں ہزاروں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ جس سے اس کا ڈیٹا بیس نہ صرف تیزی سے بڑھ رہا ہے بلکہ درست بھی ہو رہا ہے۔ جب ایک نمبر کئی لوگوں کے پاس ایک ہی نام سے محفوظ ہوتا ہے تو اس کا سسٹم جان لیتا ہے کہ یہ فون نمبر کس کا ہے۔ یہی طریقہ استعمال کرتے ہوئے آج ''ٹروکالر'' واقعی ایک بہت بڑی گلوبل فون ڈائریکٹری بن چکی ہے۔

اس لیے ہم آپ کو اس اپلی کیشن کو انسٹال کرنے کا مشورہ تو نہیں دیں گے لیکن اگر آپ کسی انجان نمبر کی تفصیل جاننا چاہتے ہیں تو یہ سروس ٹروکالر کی ویب سائٹ پر موجود ہے:

www.truecaller.com
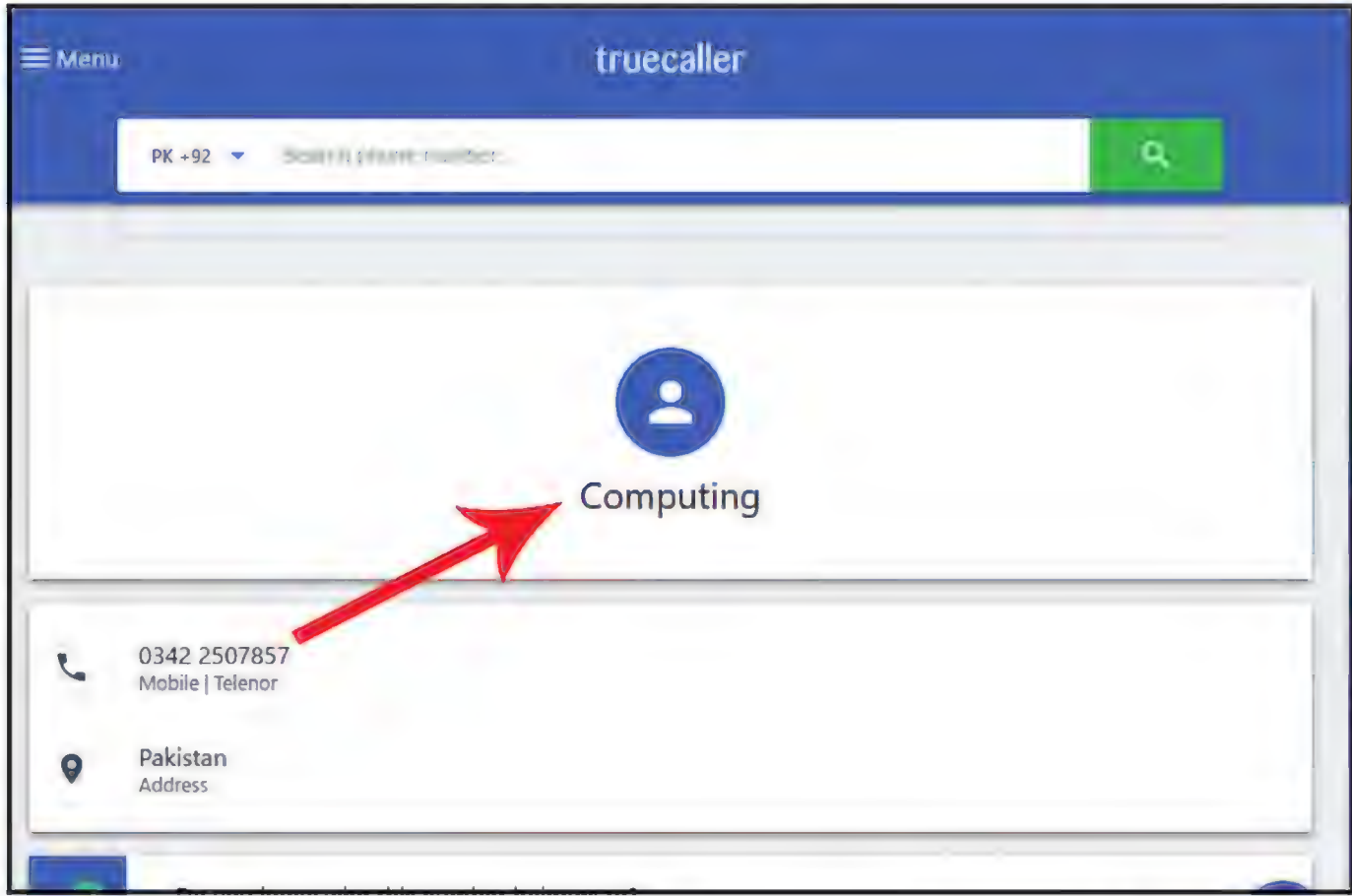
یہ ویب سائٹ کھولنے کے بعد سب سے پہلے آپ کو ملک منتخب کرنا ہوگا، اس کے بعد آپ سامنے نمبر لکھ کر تلاش کر سکتے ہیں لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے گوگل یا ہاٹ میل اکاؤنٹ سے سائن ہوں۔

اس کے بعد آپ نے جو نمبر تلاش کیا ہوگا اگر وہ ٹروکالر کے ڈیٹا بیس میں ہوا تو جس نام سے ہوا وہ ظاہر ہو جائے گا۔ اس طرح آپ جو چاہیں نمبر تلاش کر سکتے ہیں لیکن نمبر جس نام سے لوگوں کی فون بک میں محفوظ تھا اُسی نام سے ظاہر ہوگا۔

کمپیوٹنگ ٹپس

بلوٹوتھ ہیڈفون کی بیٹری کی صورتِ حال اپنے فون سے جانیں

بلوٹوتھ ڈیوائسز ہمیں تاروں کے جھنجھٹ سے نجات دِلا کر انتہائی آسانی پیدا کر دیتی ہیں۔ مثلاً اگر بلوٹوتھ ہیڈفون یا ہینڈز فری استعمال کی جائے تو چونکہ اس میں تار نہیں ہوتی اس لیے اس کا استعمال انتہائی آسان ہوجاتا ہے اور انسان با آسانی گھومتے پھرتے اپنا فون استعمال کرسکتا ہے۔ آج کل بلوٹوتھ ڈیوائسز بہت عام ہوچکی ہیں، خاص طور پر بلوٹوتھ ہیڈفونز کا استعمال سبھی کو پسند ہے کیونکہ فون میں موجود گانے سننے کے لیے بلوٹوتھ ہیڈفون سے بڑھ کر کوئی بہتر طریقہ نہیں۔

بلوٹوتھ ہیڈفون یا دیگر ڈیوائسز کے ساتھ بس ایک مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی چارجنگ کی صورتِ حال سے آگاہ رہنا کچھ مشکل ہوتا ہے۔ زیادہ تر ان کی چارجنگ کی کمی بیشی جاننے کے لیے ان پر موجود ایل ای ڈی لائٹ کو دیکھنا پڑتا ہے یا پھر ہیڈفون کی چارجنگ جب بالکل ختم ہونے کو ہوتی ہے تو یہ بیپ (Beap) دیتے ہیں۔ یعنی ایسا کوئی طریقہ نہیں ہوتا کہ بندہ پہلے سے ان کی چارجنگ کی صورتِ حال سے باخبر رہے۔ جب چارجنگ بالکل اختتام پر ہوتی ہے تبھی اس کا پتا چلتا ہے اور اگر اس دوران اگر اسے چارج کرنا ممکن نہ ہو تو کافی کوفت کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔

اگر آپ بھی اس حوالے سے پریشان ہیں تو اینڈرائیڈ کے لیے دستیاب اپلیکیشن ''بیٹ آن'' (BatON) انسٹال کرلیں۔ یہ آپ کے فون یا ٹیبلٹ سے جڑی تمام بلوٹوتھ ڈیوائسز کی چارجنگ کی صورتِ حال بتا سکتی ہے۔ اس اپلی

کیشن کی موجودگی سے آپ پہلے سے باخبر رہتے ہیں کہ ہیڈفون کی چارجنگ کس سطح پر پہنچ چکی ہے اور کب اسے ری چارج کرنے کی ضرورت پڑسکتی ہے۔

یہ اپلیکیشن فی الحال صرف اینڈرائیڈ کے لیے مفت دستیاب ہے۔ اسے آپ گوگل پلے اسٹور سے BatON لکھ کر تلاش کرسکتے ہیں۔ اس اپلیکیشن کا کام انتہائی سادہ سا ہے وہ یہ کہ بلوٹوتھ ڈیوائسز کی بیٹری کی صورتِ حال سے آگاہ رکھنا، اس لیے اس میں کسی قسم کی کوئی پیچیدہ چیز موجود نہیں۔ گوگل پلے اسٹور پر اس ایپ کو درج ذیل ربط کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے:

bit.ly/batonapp

کمپیوٹنگ ٹپس
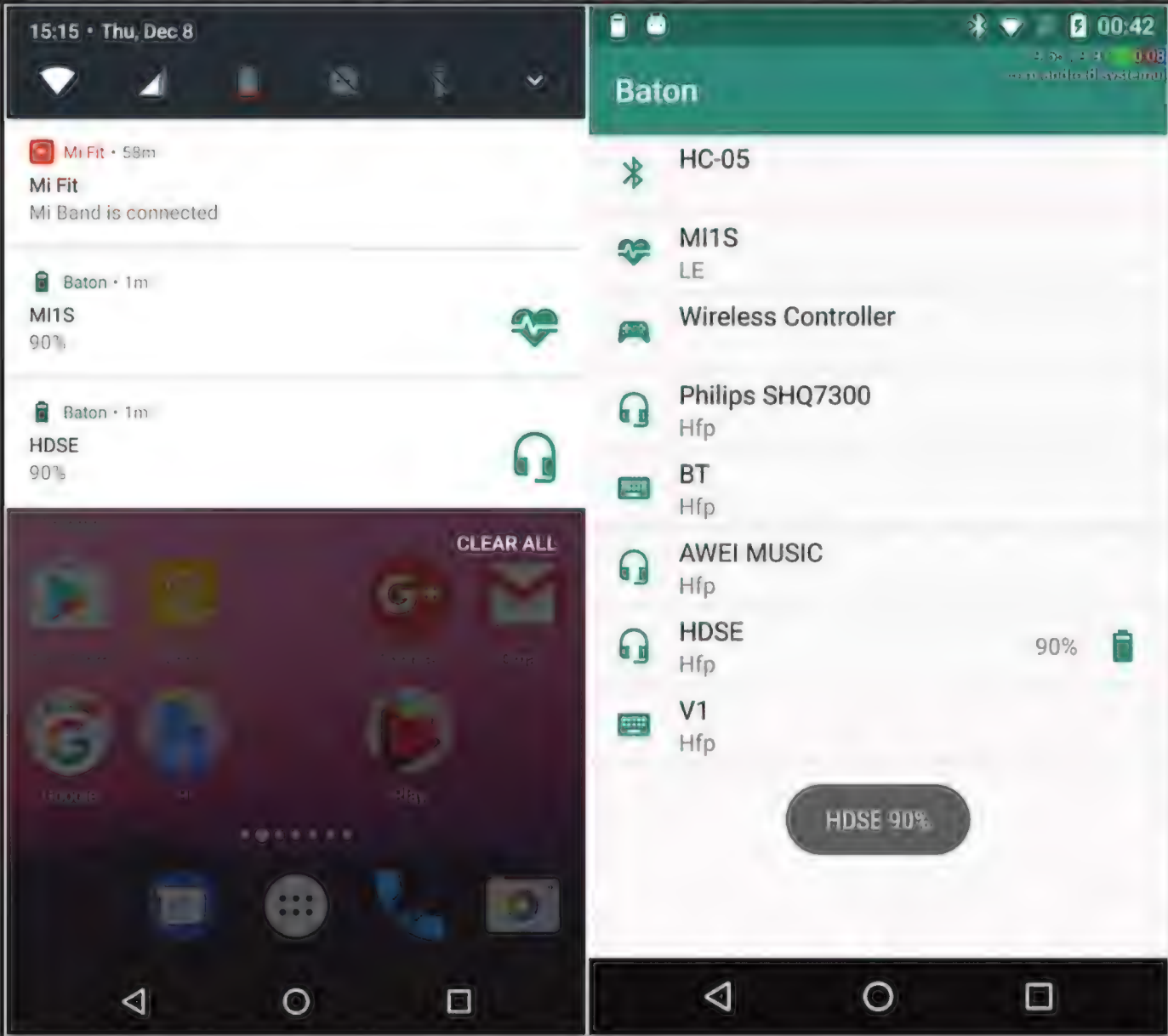
پی سی پر اینڈرائیڈ استعمال کریں بالکل منفرد انداز میں

اینڈرائیڈ اس وقت بلاشبہ دنیا کا سب سے زیادہ پسند کیا جانے والا آپریٹنگ سسٹم ہے۔ لاتعداد گیمز اور ایپلی کیشنز کی وجہ سے اینڈرائیڈ انتہائی دلچسپی کا مرکز بن چکا ہے۔ اسی لیے اب ڈیسک ٹاپ کے لیے بھی ایسے پروگرامز بن رہے ہیں جن کی مدد سے اینڈرائیڈ جیسا ماحول پی سی پر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے بلیو اسٹیکس، کو پلیئر اور نوکس وغیرہ انتہائی معروف پروگرامز ہیں۔ ان تمام پروگرامز پر تجزیہ ہم کمپیوٹنگ میں شائع کر چکے ہیں، چونکہ یہ سبھی کا پسندیدہ موضوع ہے اس لیے ہم اس حوالے سے کھوج جاری رکھتے ہیں اور ہر بار آپ کے لیے کوئی نیا اور بہتر پروگرام پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس ماہ ایک اور منفرد پروگرام ''ری مکس او ایس پلیئر'' (Remix OS Player) حاضرِ خدمت ہے۔ یہ پروگرام دیگر اس نوعیت کے پروگرامز سے بہت ہی مختلف ہے۔

اس پروگرام کی سب سے منفرد بات تو یہ کہ اسے آپ ونڈوز کے اندر ایپ پلیئر کے طور پر انسٹال کر سکتے ہیں اور چاہیں تو ایک مکمل آپریٹنگ سسٹم کی طرح ونڈوز کے ساتھ بھی انسٹال کر سکتے ہیں۔ اس طرح جب آپ کمپیوٹر آن کریں گے تو پوچھا جائے گا کہ ری مکس آپریٹنگ سسٹم چلانا ہے یا ونڈوز۔ دراصل ایسے ایمولیٹر جو ونڈوز کے اندر چلتے ہیں وہ مکمل طور پر آزاد نہیں ہوتے اس لیے ان کی نہ صرف رفتار سست ہوتی ہے بلکہ کئی ایپس بھی درست طریقے سے کام نہیں کر پاتیں۔ جبکہ ری مکس میں آپ کو دونوں آپشنز ملتے ہیں اور دونوں ہی بہترین کام کرتے ہیں۔

اگر آپ اینڈرائیڈ کی گیمز اور ایپلی کیشنز کو اپنے ڈیسک ٹاپ پر استعمال کرنا چاہتے ہیں تو ''ری مکس او ایس پلیئر'' ڈاؤن لوڈ کرلیں۔ اس پروگرام کی مدد سے آپ اینڈرائیڈ کا مزہ بڑی اسکرین پر حاصل کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے تو آپ کو یہ بتا دیں کہ اس پروگرام کا سائز 750 سے 800 ایم بی تک ہے جو کہ آج کل کے تیز ترین انٹرنیٹ کے دور میں ڈاؤن لوڈ کرنا کوئی بڑا مسئلہ نہیں۔

یہ پروگرام آپ کو ڈیسک ٹاپ پر ایک اینڈرائیڈ فون کی موجودگی کا احساس دلاتا ہے۔ مزیدار بات یہ ہے کہ یہ خود بخود ماؤس اور کی بورڈ کو شامل کر لیتا ہے تاکہ آپ باآسانی اسے استعمال کر سکیں۔ چونکہ اس کے ذریعے گوگل پلے اسٹور آپ کی دسترس میں ہوتا ہے اس لیے آپ جو چاہیں گیمز یا ایپلی کیشنز ڈاؤن لوڈ کر کے اس میں انسٹال کر سکتے ہیں۔

دیگر ایسے اینڈرائیڈ ایمولیٹر ابھی تک اینڈرائیڈ کا پرانا ورژن استعمال کرتے ہیں جبکہ ری مکس او ایس میں آپ کو اینڈرائیڈ کا نیا ورژن مارش میلو ملے گا۔

اس پروگرام میں اتنے فیچرز موجود ہیں کہ انھیں ایک صفحے میں بیان کرنا ممکن نہیں، اس لیے اسے ڈاؤن لوڈ کرنے سے قبل اس کی تمام تفصیلات کا ضرور مطالعہ کرلیں۔ خاص طور پر ڈاؤن لوڈ کرتے وقت درست پروگرام کا انتخاب کریں کیونکہ یہ ری مکس او ایس پلیئر اور ری مکس او ایس پی دو صورتوں میں الگ الگ دستیاب ہے۔

www.jide.com/remixos-player

کمپیوٹنگ ٹپس

غیر ضروری اور ناپسندیدہ کالز و پیغامات سے جان چھڑائیں

موبائل فون کے عام ہونے سے رابطوں میں بہت ہی آسانی پیدا ہو چکی ہے، اب کوئی دنیا کے کسی بھی کونے میں موجود ہو چند سیکنڈز میں اس سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ اس سہولت نے اس کے ساتھ ساتھ کچھ مشکل بھی پیدا کر دی ہے اب دن بھر ہمیں اتنے کام کے ایس ایم ایس اور کالز موصول نہیں ہوتیں جتنی کے فضول۔ خاص طور پر دوسروں کو تنگ کرنے کے شوقین افراد مس کالز دے دے کر اور بار بار غیر ضروری باتیں کر کے بہت وقت برباد کرتے ہیں۔

اگر آپ بھی ہر طرح کی غیر ضروری کالز اور ایس ایم ایس سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں گوگل پلے اسٹور سے ''کال بلاکر'' (Call Blocker) ایپلی کیشن بالکل مفت حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ ایپلی کیشن NQ Mobile Security کمپنی نے تیار کی ہے اور پلے اسٹور سے آپ Call Blocker Free - Blacklist لکھ کر اسے تلاش کر کے انسٹال کر سکتے ہیں۔

یہ ایپلی کیشن استعمال میں انتہائی آسان اور فوائد میں انتہائی لاجواب ہے۔ اس کی موجودگی میں آپ ہر طرح کی غیر ضروری اور ناپسندیدہ کالز و ایس ایم ایس
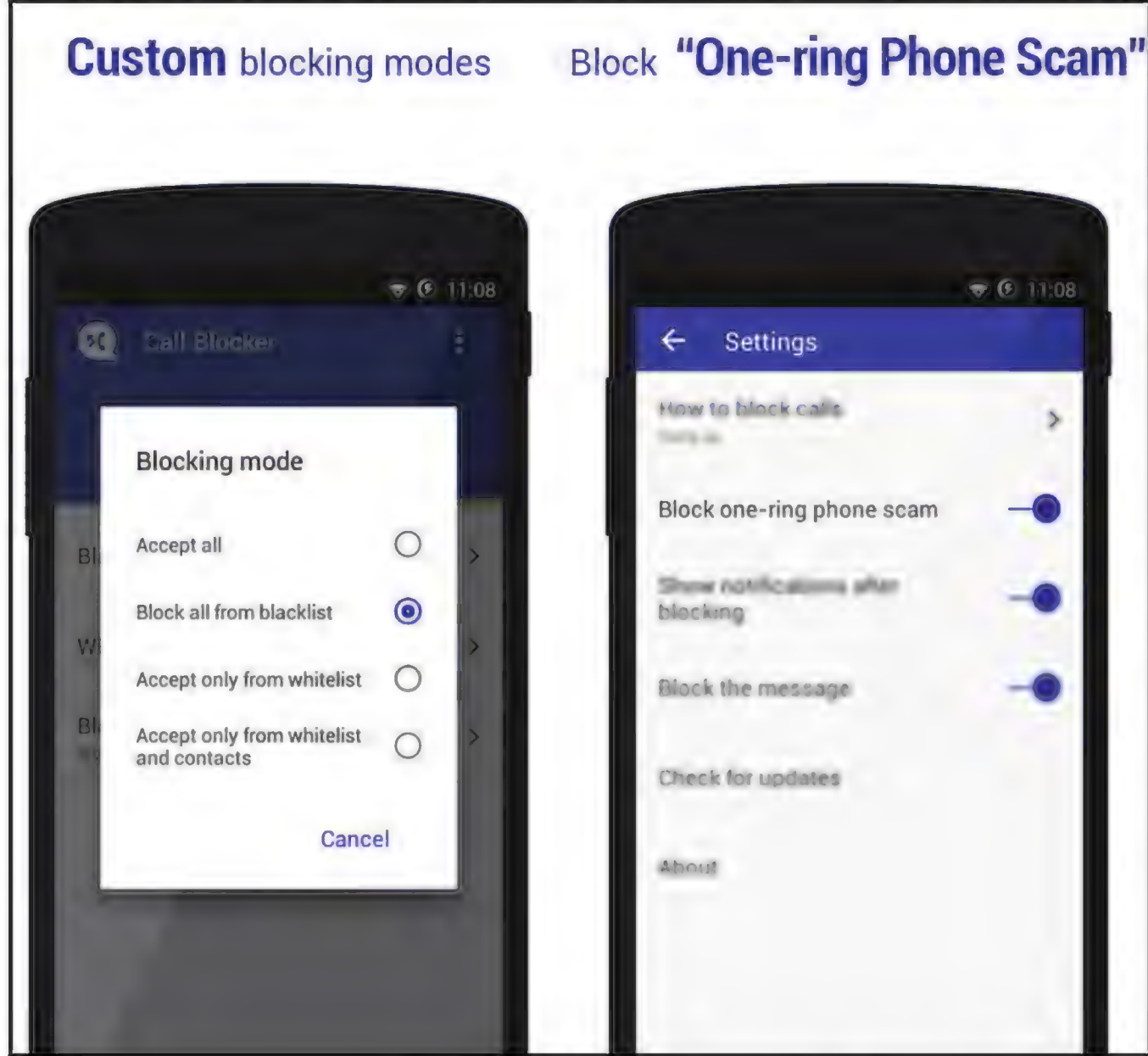
سے با آسانی جان چھڑا سکتے ہیں۔

اس میں نمبرز کو بلیک لسٹ کرنے کے علاوہ وائٹ لسٹ کرنے کا فیچر بھی موجود ہے مثلاً اگر کسی وقت آپ صرف مخصوص نمبرز سے رابطے میں رہنا چاہتے ہیں تو وائٹ لسٹ میں موجود نمبرز ہی آپ سے رابطہ کر پائیں گے۔ اس کے علاوہ صرف اپنے کانٹیکس کی بھی کالز وصول کی جا سکتی ہیں، اس کے علاوہ جو بھی نمبر آپ کو کال کرنے کی کوشش کرے گا آپ کا نمبر نہیں ملے گا۔ اچھی بات یہ ہے کہ جو نمبرز آپ کو کال کرنے کی کوشش کریں اُن کا آپ سے رابطہ تو نہیں ہو پائے گا لیکن یہ ایپلی کیشن اُس نمبر کو ضرور نوٹ کر لے گی تاکہ آپ جان سکیں کہ کس کس نے آپ کو کال کرنے کی کوشش کی۔ یہ ایک انتہائی مفید ایپلی کیشن ہے جو آپ کے فون میں ضرور موجود ہونی چاہیے:

en.nq.com/callblocker

کمپیوٹنگ ٹپس
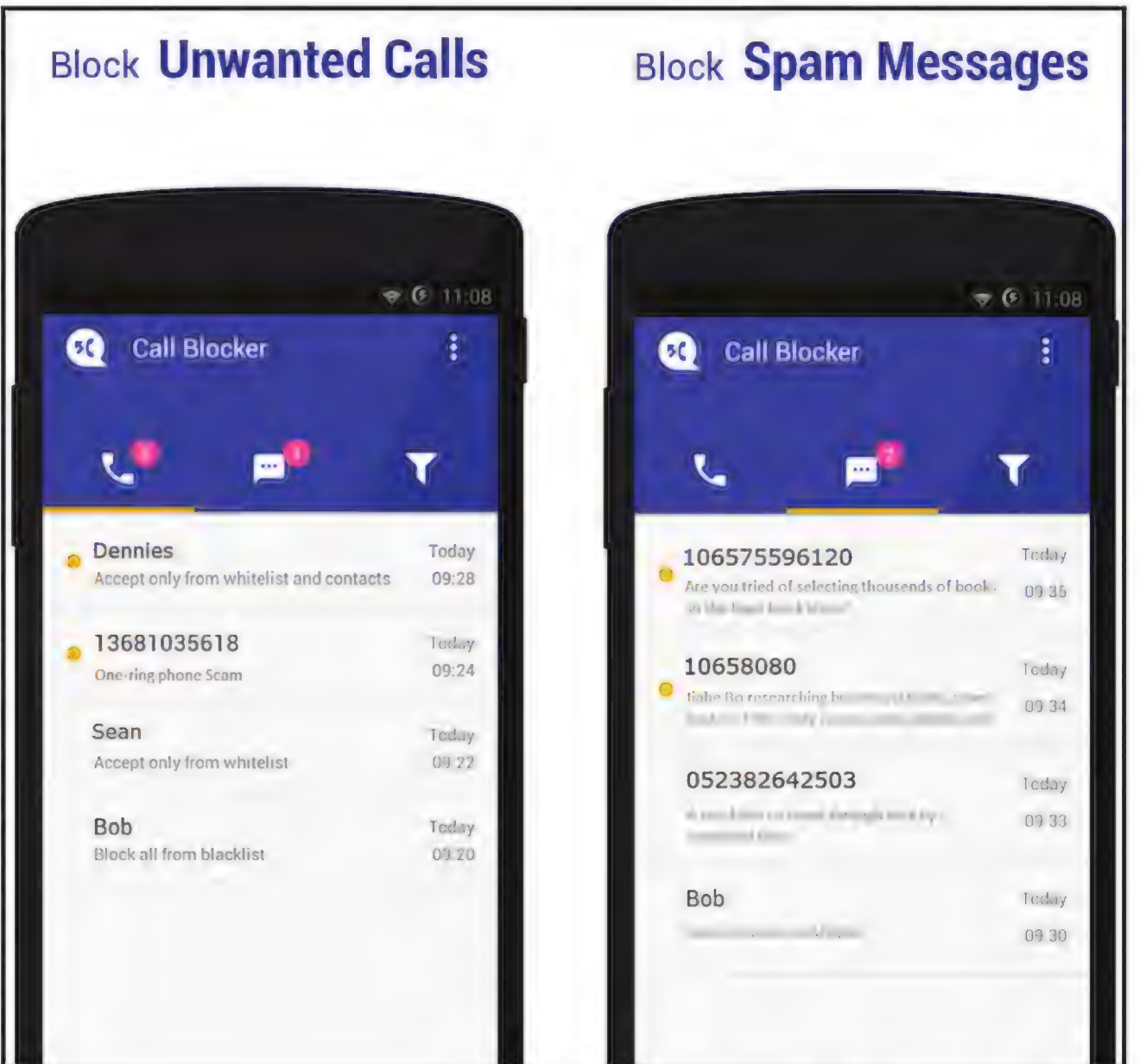
جعلی اور دھمکی آمیز کالز کو رپورٹ کریں

ہمارے ہاں ابھی تک فون کالز اور میسجز کے ذریعے جعل سازی عروج پر ہے۔ یہ معاملہ صرف جعل سازی تک محدود نہیں بلکہ انجان نمبروں سے کالز کر کے دوسروں کو ڈرانا دھمکانا بھی ہمارے ہاں ایک معمولی سی بات ہے۔ یاد رکھیں کہ جب تک آپ ایسے اقدامات کی شکایت نہیں کریں گے یہ جاری رہیں گے۔ اس لیے کسی بھی ایسے حادثے کی صورت میں فوری طور پر اس کی شکایت ضرور کریں تا کہ ان لوگوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکے۔

اس حوالے سے ہم کئی دفعہ پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں لیکن ابھی تک قارئین ہم سے رابطہ کر کے طریقہ پوچھتے کہ کس طرح جعلی کالز اور پیغامات کے خلاف شکایت درج کرائی جا سکتی ہے۔ یہ بہت ہی آسان ہے، اس کے لیے آپ کو کہیں آن لائن جا کر کسی قسم کا لمبا چوڑا فارم بھرنے کی ضرورت نہیں بلکہ بس ایک کال کر کے آپ اس کی شکایت درج کروا سکتے ہیں۔

اس حوالے سے سب سے پہلے تو پی ٹی اے کا یہ کہنا ہے کہ گمنام نمبروں سے آنے والی کالز یا میسج میں بتائے گئے انعام کے لالچ میں کسی قسم کی رقم کسی کو ادا نہ کریں اور نہ اپنے کریڈٹ کارڈ یا بینک کی تفصیلات کسی کو دیں۔

ایف آئی اے (FIA) میں سائبر کرائم کی شکایت درج کروانے کے لیے آپ 9911 یا پھر 111-345-786 پر رابطہ کریں۔ اگر آپ کو کوئی دھمکی آمیز پیغام ملا ہے تو اس کے لیے میسج بھیجنے والے کا نمبر اسپیس دینے کے بعد اس کا میسج لکھیں اور اسے 9000 پر بھیج دیں تو آپ کی شکایت کا جائزہ لیا جائے گا۔

اگر آپ کو بہت زیادہ تشہیری پیغامات مل رہے ہوں تو ان سے جان چھڑانے کے لیے اپنے موبائل آپریٹر کو کال کریں اور ان تشہیری پیغامات کو بند کرنے کی درخواست کریں۔ اگر اس سے بات نہ بنے تو REG لکھ کر 3627 پر ایس ایم ایس بھیج دیں۔ اس طرح آپ کو "Do Not Call Register (DNCR)" میں رجسٹر کر لیا جائے گا اور یہ تشہیری پیغامات ملنا بند ہو جائیں گے۔ جب آپ کا موبائل آپریٹر اس مسئلے کو حل کر دے تو آپ UNREG لکھ کر 3627 پر بھیجنے سے اس سروس کو غیر فعال کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ آپ شکایات کے لیے www.nr3c.gov.pk اور fia.gov.pk کی ویب سائٹ پر بھی جا سکتے ہیں۔

PDF کو درست فارمیٹنگ کے ساتھ ورڈ فائل میں تبدیل کریں

دستاویزات یعنی ڈاکیومنٹس کی بات کریں تو اس وقت پی ڈی ایف سب سے زیادہ زیرِ استعمال فارمیٹ ہے۔ اس فارمیٹ میں کئی خوبیاں موجود ہیں۔ ایک عام ٹیکسٹ فائل ایک کمپیوٹر پر جیسی دِکھائی دے رہی ہو ضروری نہیں کہ دوسرے کمپیوٹر یا کسی اور ڈیوائس جیسے کہ اسمارٹ فون یا ٹیبلٹ پر بھی ویسی ہی دِکھائی دے۔ اسی لیے ان فائلز کو پی ڈی ایف میں بدلا جاتا ہے کیونکہ پی ڈی ایف فائل کو جس بھی ڈیوائس پر دیکھیں وہ ہمیشہ ہی جیسی، اپنے اصلی فارمیٹ میں اصلی شکل و صورت اور پہلے سے منتخب کردہ فونٹس میں نظر آتی ہے۔

لیکن جب آپ کو کوئی پی ڈی ایف فائل موصول ہو، یا آپ کے پاس کوئی پہلے سے پی ڈی ایف فائل موجود ہے اور آپ اس میں سے متن حاصل کرنا چاہتے ہیں یا اس میں کوئی تبدیلی کرنا چاہتے ہیں، یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ نے کبھی کسی دستاویز کو اسکین کرکے پی ڈی ایف میں محفوظ کرلیا تھا اور اب اچانک اس میں تبدیلی کی ضرورت پڑ گئی ہے تو اس کے لیے کوئی نہ کوئی پروگرام چاہیے ہو گا کیونکہ پی ڈی ایف فائلز میں تبدیلی کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

اگر آپ کے پاس PDFConverterOCR پروگرام موجود ہے تو سمجھیں کام انتہائی آسان ہوجاتا ہے۔ ویسے تو اس طرح کے کئی پروگرامز موجود ہیں لیکن وہ کسی نہ کسی جگہ ضرورت پر پورا نہیں اُترتے۔ مثلاً کئی پروگرامز بڑی فائلز کو سنبھال نہیں پاتے تو کئی پروگرامز فارمیٹنگ کو برقرار نہیں رکھ پاتے۔ لیکن PDFConverterOCR ایسا شاندار پروگرام ہے جو آپ کی پی ڈی ایف فائلز کو آپ کے مطلوبہ فارمیٹ چاہے وہ ورڈ ہو، ایکسل ہو یا پاور پوائنٹ ہو میں اس طرح بدلتا ہے کہ اصلی اور کنورٹ کردہ فائل میں فرق ہی محسوس نہیں ہوتا۔ یہ پروگرام انتہائی خوبی کے ساتھ فائل کو اصلی فارمیٹنگ کے ساتھ کنورٹ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

یہ کنورٹر پچاس قریب زبانوں کو درست طریقے سے سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس طرح اگر آپ کی فائل میں انگریزی کے علاوہ کوئی دوسری زبان موجود ہو گی تو اس کے الفاظ میں بالکل درست طریقے سے کنورٹ شدہ فائل میں موجود ہوں گے۔

اس میں ایک ساتھ کئی فائلز کو کنورٹ کرنے کے لیے منتخب کیا جا سکتا ہے۔ یعنی ایک ایک کی بجائے ایک ساتھ درجنوں فائلز کو کنورٹ کیا جاسکتا ہے۔ اس پروگرام کی ایک اور خاص بات یہ ہے کہ اسے کے ذریعے آپ قابلِ تلاش پی ڈی ایف فائلز بھی بنا سکتے ہیں۔ یعنی اس کے ذریعے بنائی گئی فائلز اگر آپ انٹرنیٹ پر کہیں اپ لوڈ کریں گے تو ان میں موجود مواد سرچ انجنز جیسے کہ گوگل اور بنگ وغیرہ بھی پڑھ سکیں گے۔

اس کے ذریعے آپ ایسی پی ڈی ایف فائلز بھی بنا سکتے ہیں جن کو با آسانی اسمارٹ فون اور ای بک ریڈرز پر بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

bit.ly/PDFConverterOCR

کمپیوٹنگ ٹپس

بہترین فیچرز سے لیس، زبردست اور مفت آڈیو ایڈیٹر

مختلف وڈیوز میں اور ٹی وی پر جو وائس اوور (Voice Over) آپ سنتے ہیں خاص طور پر خبروں کی رپورٹنگ جس میں رپورٹر تیز رفتاری سے بول رہا ہوتا ہے اور اتنے جملے بولنے کے باوجود وہ ایک لفظ بھی غلط نہیں بولتا، اُس کے جملوں کے بیچ میں وقفہ بھی نہیں ہوتا تو یہ زیادہ آڈیو ایڈیٹر کا ہی کمال ہوتا ہے۔ جس طرح فوٹو شاپ میں تصویروں کو دُرست کیا جاتا ہے بلکہ اُسی طرح آڈیو کو بھی آڈیو ایڈیٹر میں پالش کیا جاسکتا ہے۔ آواز کی پچ بدلی جا سکتی ہے، اس میں سے شور ختم کیا جا سکتا ہے اور بھی کئی فلٹرز استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

وڈیوز بناتے ہوئے نہ صرف اچھی تصویر کشی کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ آواز کی بھی اچھی اور صاف ریکارڈنگ انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔ کوئی وڈیو چاہے جتنی بھی اچھی ہو لیکن اگر اس میں آڈیو کا معیار اچھا نہ ہو تو دیکھنے کا مزہ خراب ہو جاتا ہے۔ آڈیو ایڈیٹرز کی بات کی جائے تو سب سے پہلے ''اڈاسٹی'' (Audacity) کا نام ہی ذہن میں آتا ہے لیکن آپ کو پتا ہونا چاہیے کہ اس حوالے سے ایک اور بھی بہترین اور مفت پروگرام موجود ہے۔

اس پروگرام کا نام ''ویووسار'' (Wavosaur) ہے اور یہ بالکل مفت دستیاب ہے۔ اس کا سائز بھی صرف 313 کے بی کے برابر ہے لیکن اس میں فیچرز آپ کو آڈاسٹی سے بھی زیادہ ملیں گے۔

اس میں آپ ہر طرح کی آڈیو فائل چاہے وہ ایم پی تھری میں ہو یا RAW فائل ہو اس کی ایڈیٹنگ کر سکتے ہیں۔ اگر آپ نے کبھی آڈیو ایڈیٹنگ نہیں کی تو اس پروگرام کو استعمال کریں آپ کا تجربہ بہت ہی دلچسپ رہے گا۔ اس میں آڈیو فائل شامل کرنے کے علاوہ براہِ راست مائیک سے ریکارڈنگ بھی کر سکتے ہیں۔

ایڈیٹنگ کے دوران آپ آڈیو میں موجود غیر ضروری حصے حذف کر سکتے ہیں، مختلف آڈیوز کو جوڑ سکتے ہیں یعنی جملے کاپی پیسٹ کر کے اسکرپٹ تیار کیا جا سکتا ہے۔ آواز پر مختلف فلٹرز کا استعمال کر کے اسے متاثرکُن بھی بنایا جاسکتا ہے۔

اس پروگرام میں VST (virtual studio technology) پلگ اِنز کی سپورٹ موجود ہے جن کی شمولیت سے اس پروگرام کو مزید کارآمد بنایا جاسکتا ہے۔

www.wavosaur.com
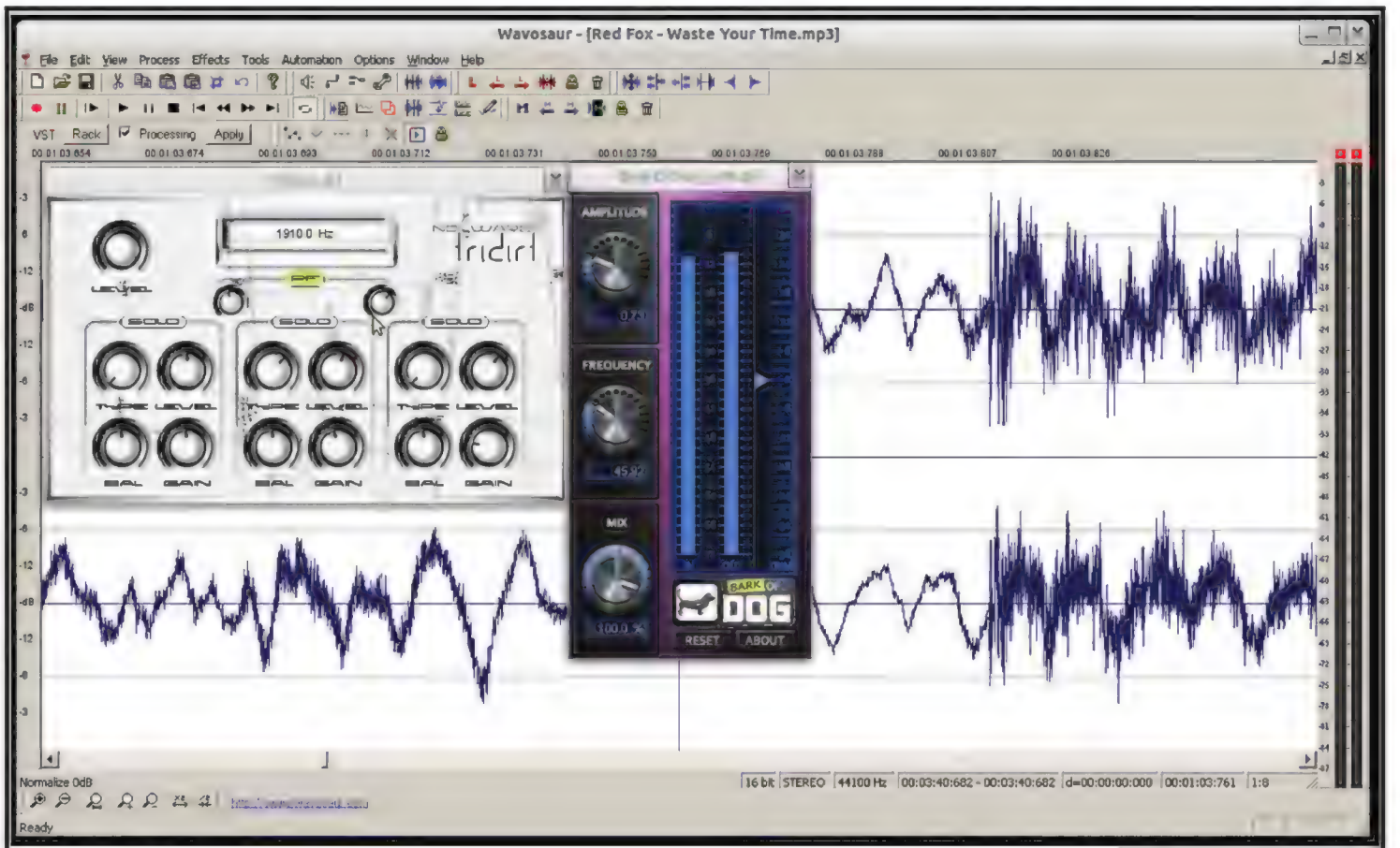
اپنی تمام کلاؤڈ اسٹوریجز کو ایک ساتھ استعمال کریں

آج کل درجنوں کلاؤڈ اسٹوریجز مفت دستیاب ہیں۔ اگر آپ ان تمام کو جمع کریں کئی سو جی بی کی اسٹوریج آپ کو حاصل ہو سکتی ہے، لیکن ہر اسٹوریج کو استعمال کرنے کے لیے اُس کی ویب سائٹ پر جانا پڑتا ہے یا پھر اس کا کلائنٹ پروگرام انسٹال کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح زیادہ تر لوگ ایک ہی کلاؤڈ اسٹوریج پر صبر کیے رہتے ہیں کیونکہ وہ پسند نہیں کرتے کہ ہر اسٹوریج کا پروگرام بھی انسٹال کریں۔ آیئے آپ کو بتاتے ہیں کہ کس طرح تمام اسٹوریجز کو ایک ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے اور وہ بھی بالکل آسانی کے ساتھ۔

اس حوالے سے ''کلاؤڈ ایوو'' (Cloudevo) پروگرام اپنی مثال ہے۔ اسے انسٹال کرنے کے بعد آپ اس میں اپنی تمام کلاؤڈ اسٹوریجز جیسے کہ گوگل ڈرائیو، ڈراپ باکس، مائیکروسافٹ ون ڈرائیو، فورشیئرڈ، باکس ڈاٹ کام، ہائی ڈرائیو اور میگا وغیرہ ایک ساتھ نہ صرف منظم رکھ سکتے ہیں بلکہ استعمال بھی کر سکتے ہیں۔ یہ پروگرام آپ کی تمام اسٹوریجز کو ایک ڈرائیو میں جمع کر دیتا ہے۔ اس طرح جب آپ اس میں کوئی ڈیٹا اپ لوڈ کرتے ہیں تو یہ پروگرام خودبخود اُس ڈیٹا کو ان اسٹوریجز میں تقسیم کر دیتا ہے لیکن اسے استعمال کرتے وقت خود ہی جمع کر کے آپ کے لیے حاضر کر دیتا ہے۔

اس پروگرام کو حاصل کرنے کے لیے درج ذیل ربط پر جائیں:

www.evorim.com/en/cloudevo

اس کی انسٹالیشن کے بعد آپ کو اس کا اکاؤنٹ بنانا ہوگا، اس کے بعد آپ اپنی تمام کلاؤڈ اسٹوریجز کو اس میں شامل کر سکتے ہیں۔

اگر آپ اپنے قیمتی ڈیٹا کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو بہترین طریقہ یہی ہے کہ اسے کسی کلاؤڈ اسٹوریج پر بیک اپ کرتے رہیں تاکہ وہ محفوظ اور ہر وقت ہر جگہ آپ کی دسترس میں رہے۔ ''کلاؤڈ ایوو'' کی بات کریں تو ڈیٹا کو تیز اور محفوظ طریقے سے کلاؤڈ اسٹوریج میں پہنچانے کے لیے اس کی کارکردگی لاجواب ہے۔ یہ ڈیٹا انکرپشن کی سہولت بھی دیتا ہے۔ کلاؤڈ ایوو ونڈوز کے علاوہ لینکس، اینڈرائیڈ و آئی او ایس یعنی تمام پلیٹ فارمز کے لیے مفت دستیاب ہے۔

کمپیوٹنگ ٹپس

نقشہ جات کو آف لائن دیکھنے کے لیے ڈاؤن لوڈ کریں
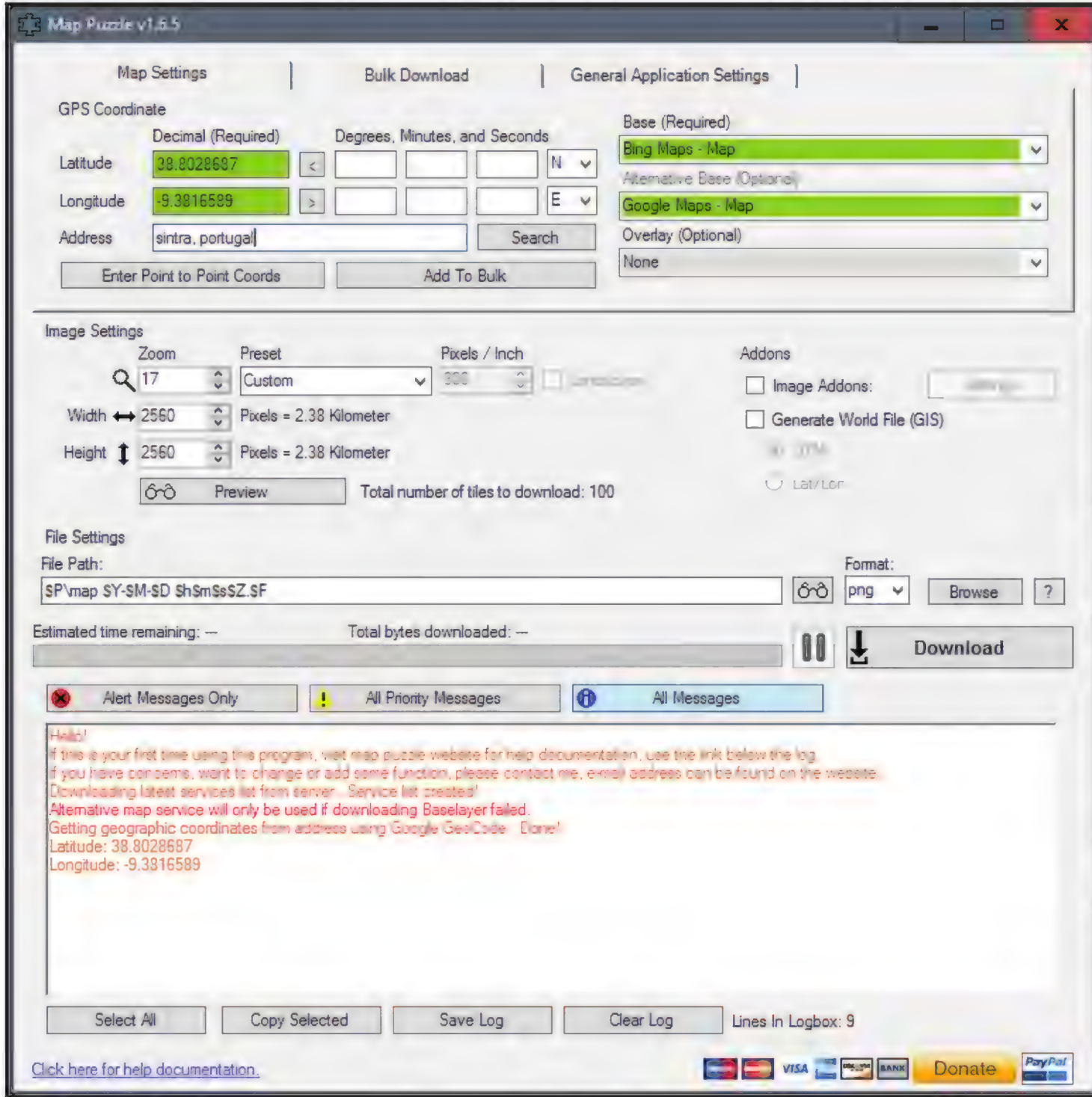
یہ ایک اچھا قدم ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے پاس نقشے کو پہلے سے ڈاؤن لوڈ کر کے رکھیں۔ اس طرح عین وقت پر جب ان کی ضرورت پڑے اور آپ کے پاس انٹرنیٹ موجود نہ ہو یا انٹرنیٹ سست چل رہا ہو تو آپ آف لائن ڈاؤن لوڈ کیے گئے نقشے کو کام میں لا سکتے ہیں۔ گوگل میپس کی اسمارٹ فون ایپلی کیشن میں یہ فیچر پہلے سے موجود ہے جس کے ذریعے آپ کسی بھی علاقے کو آف لائن دیکھنے کے لیے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ یہ فیچر گوگل میپس کی اینڈرائیڈ اور آئی او ایس دونوں ایپس میں موجود ہے۔

اکثر لوگ نقشہ دیکھنے کے لیے گوگل کے علاوہ بنگ اور دیگر سروسز بھی استعمال کرتے ہیں اور اوپر ذکر کی گئی سروس صرف اسمارٹ فون کے لیے ہے پی سی کے لیے نہیں۔ زیادہ تر لوگ نقشے دیکھنے کے لیے صرف گوگل میپس تک محدود رہتے ہیں لیکن آپ کو پتا ہونا چاہیے کہ ایسی کئی دیگر سروسز بھی موجود ہیں۔

اگر آپ کسی بھی نقشے فراہم کرنے والی سروس کے ذریعے کسی مقام کا نقشہ پی سی میں ڈاؤن لوڈ کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے زبردست پروگرام ''میپ پزل'' (Map Puzzle) کے نام سے بالکل مفت دستیاب ہے۔ اسے آپ درج ذیل ربط سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں:

www.mappuzzle.se

یہ پروگرام پورٹ ایبل صورت میں موجود ہے یعنی اسے انسٹالیشن کی بھی ضرورت نہیں۔ جو علاقہ آپ ڈاؤن لوڈ کرنا چاہیں اُس کے جی پی ایس کوآرڈینیٹس (GPS coordinates) یا پھر جیو کوڈنگ (GeoCoding) کے ذریعے ایڈریس اس میں ڈال کر آپ اُس علاقے کا نقشہ ہائی ریزولوشن تصویر کی صورت میں حاصل کر سکتے ہیں۔

کمپیوٹنگ ٹپس

عام کاپی پیسٹ میں کئی زبردست فیچرز حاصل کریں

ڈیٹا کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے لیے ''کاپی پیسٹ'' ہمارا روزمرہ کا معمول ہے، لیکن ونڈوز میں موجود کاپی پیسٹ ایک بہت ہی سادہ سا فیچر ہے اس میں آپ کو کسی قسم کے اضافی اختیارات نہیں ملتے، مثلاً اگر فائل کاپی کرتے ہوئے کسی قسم کا ایرر آجائے تو یہ سلسلہ کافی دیر تک رُکا رہتا ہے اور سمجھ نہیں آتا کہ کون سا ڈیٹا منتقل ہو چکا ہے اور کون سا نہیں۔ خاص طور پر اگر آپ کاپی کی بجائے ''کٹ'' کر رہے ہوں تو فائلوں سے ہاتھ دھونا بھی پڑ سکتا ہے۔

اس کے مقابلے میں اگر آپ ''ٹیرا کاپی'' (TeraCopy) استعمال کریں تو اس میں آپ کو کئی زبردست اور اضافی فیچرز بھی حاصل ہوں گے۔ یہ پروگرام کافی پرانا ہے اور ہم اس کے بارے میں پہلے بھی ذکر کر چکے ہیں لیکن حال ہی میں ایک طویل عرصے کے بعد اس کا تازہ ترین ورژن 3 ریلیز کیا گیا ہے اس لیے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے قارئین کو اس بہترین پروگرام سے دوبارہ روشناس کرائیں۔

ونڈوز 10 اب جا کر کہیں کاپی پیسٹ کے معاملے کو Pause کرنے کا فیچر متعارف کرایا گیا ہے لیکن یہ فیچر کافی عرصے سے ٹیرا کاپی میں پہلے سے ہی موجود ہے۔ آیئے آپ کو اس کے چند مزید بہترین فیچرز کے بارے میں بتاتے ہیں:

ڈیٹا کی تیز رفتار منتقلی

یہ پروگرام ونڈوز کے روایتی کاپی پیسٹ کے مقابلے میں زیادہ تیزی سے ڈیٹا کو منتقل کر سکتا ہے۔

Pause اور Resume کی سہولت

اس کے ذریعے ڈیٹا کاپی پیسٹ کرتے ہوئے آپ جب چاہیں اسے عارضی طور پر روک سکتے ہیں اور پھر وہیں سے کام دوبارہ جاری بھی کر سکتے ہیں۔

ایرر ریکوری

فائلز پیسٹ کرتے ہوئے اگر کسی قسم کا ایرر آجائے تو یہ سلسلے کو رُکنے نہیں دیتا بلکہ کوشش کرتا ہے کہ ایرر کو خود ہی درست کر کے کاپی پیسٹ کا عمل جاری رکھے۔

لسٹ کے ذریعے فائلز کی صورتِ حال

یہ پروگرام فائلز کو پیسٹ کرتے ہوئے مکمل لسٹ دِکھاتا ہے کہ کون کون سی فائل درست طریقے سے پیسٹ ہو چکی ہے۔ اس طرح اگر کسی ایک فائل کی وجہ سے مسئلہ ہو تو آپ باآسانی اس کے بارے میں جان کر اسے دوبارہ منتقل کر سکتے ہیں بجائے اس کے کہ آپ پورا عمل دوبارہ دُہرائیں۔

یہ پروگرام غیر کاروباری اُمور کے لیے بالکل مفت دستیاب ہے۔ انسٹالیشن کے بعد یہ آپ کی ونڈوز میں موجود کاپی پیسٹ کی جگہ لے لیتا ہے۔ اس کی ویب سائٹ آپ اس کا ورژن 3 ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

codesector.com/teracopy

درج ذیل آسان سوالوں کے جوابات دے کر آپ حاصل کرسکتے ہیں، **2000** روپے تک کا کیش پرائز

1) وکی لیکس کے بانی جولین آسنج کس ملک کے شہری ہیں؟

☆امریکہ ☆آسٹریلیا ☆برطانیہ

2) Jack Dorsey کی وجہ شہرت کیا ہے؟

☆ٹوئٹر ☆اسنیپ چیٹ ☆وی چیٹ

3) ایپل آئی فون میں جیل بریکنگ کی جاتی ہے، اینڈرائیڈ میں ایسے ہی عمل کو کیا کہا جاتا ہے؟

☆روٹنگ ☆اوایس بریکنگ ☆سکیوریٹی بریکنگ

☆......کوپن پر جوابات لکھ کر اس کوپن کی اسکین کاپی یا موبائل سے فوٹو کھینچ کر بھی بھیجا جاسکتا ہے۔

☆......موصول ہونے والے ای میل پیغامات چونکہ بہت زیادہ ہوتی ہیں، اس لئے کوپن مل جانے کی اطلاع دینا ہمارے لئے ممکن نہیں۔

پہلا انعام 2000 روپے نقد	(ایک انعام)
دوسرا انعام 200 روپے نقد	(10 انعامات)

شمارہ نمبر 125 کے سوالات کے درست جوابات

1: سی گیٹ ٹیکنالوجیز 2: نیکولس نیگروپنٹے

3: ڈاکٹر فریڈ کوہن

پہلا انعام

سرمد شہزاد، کراچی

دوسرا انعام جیتنے والے دس قارئین

☆عبدالہادی، لاہور ☆عامر بھٹی، سیالکوٹ ☆میکائل خان، کراچی ☆انس سہیل، حیدرآباد ☆عمیر ملک، کوٹلی ☆عزیر انور، سرگودھا ☆طاہر خان، کراچی ☆فضل اکبر، ملتان ☆عمران کاشف، اسلام آباد ☆وجاہت شاہ، فیصل آباد

انعامی کوپن برائے شمارہ نمبر 126

جوابات: 1) .... 2) .... 3) ....

نام .... فون نمبر ....

پتا ....

....

یہ کوپن crm@computingpk.com پر ای میل کیجیے یا ''ماہنامہ کمپیوٹنگ''، پوسٹ باکس نمبر 786، کراچی 74200 پر بذریعہ ڈاک ارسال کیجیے

تحریر: رانا محمد امین اکبر

مفلوج افراد کے لئے نعمت

مفلوج افراد دماغ سے ٹائپنگ کر سکیں گے

ماہرین نے ایک ایسا انٹرفیس بنایا ہے جس کی مدد سے جسمانی طور پر مفلوج افراد اپنے دماغ کی مدد سے پہلے سے کہیں زیادہ تیزی سے ٹائپ کر سکیں گے۔ دوسرے الفاظ میں وہ زیادہ تیزی سے بات چیت کر سکیں گے۔ اس نظام میں مریض کے جس میں طبی گولیوں کے سائز جتنے الیکٹروڈ نصب کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد مریض اگر اپنے ہاتھ کو حرکت دینے کا سوچے تو اسکرین پر کرسر حرکت کرنے لگتا ہے۔ اسٹینفورڈ کی ٹیم کے مطابق اس نظام کی تشکیل ایسے لوگوں کی زندگی بہتر بنانے میں بہت معاون ثابت ہوگی جو ALS یا ریڑھ کی ہڈی کی چوٹ کی وجہ سے زندگی بھر کے لئے مفلوج ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ افراد جن کے بازو اتنے کمزور ہو گئے ہوں کہ وہ انہیں حرکت نہیں دے سکتے، اس نظام سے مستفید ہو سکیں گے۔

اس نئے مطالعے میں تین شرکا، جن میں سے دو کو amyotrophic lateral sclerosis یا اے ایل ایس نامی بیماری تھی اور ایک ریڑھ کی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے زخمی تھا، کے دماغ میں آپریشن کے ذریعے ایک یا دو الیکٹروڈ لگائے گئے۔ یہ الیکٹروڈ موٹر دماغ کے ایک مخصوص حصے جسے موٹر کورٹیکس (جو مسلز کی حرکت کو کنٹرول کرتے ہیں) کے سگنلز کو ریکارڈ کرتے۔ اس کے بعد یہ سگنلز ایک تار کے ذریعے کمپیوٹر کو بھیجے جاتے ہیں۔ کمپیوٹر ان سگنلز کو ایک الگورتھم کے ذریعے کرسر کی حرکت اور کلک کمانڈ میں تبدیل کر دیتا ہے۔ بہت کم تربیت کے ساتھ اس تحقیق کے شرکاء نے دوسرے

© Stanford

سسٹمز کے مقابلے میں بہترین نتائج حاصل کیے۔ عموماً اس طرح کے نظاموں میں کمپیوٹر خود کار طریقے سے الفاظ مکمل کرتے ہیں۔ یہ اسمارٹ فون میں موجود Auto Correct جیسی خصوصیت ہے۔ لیکن اس تحقیق میں شامل شرکاء نے دماغ سے ٹائپنگ کرتے ہوئے خود کار طریقے سے الفاظ مکمل کرنے والے معاون نظام کی خدمات نہیں لیں۔ اس حوالے سے جاری کی گئی ایک ویڈیو میں دکھایا گیا ہے کہ اس تحقیق کے شرکاء جن کے دماغ میں الیکٹروڈ نصب ہے، وہ اسکرین پر ماؤس کرسر کو حرکت دے کر آن اسکرین کی بورڈ کی مدد سے ٹائپ کررہے ہیں۔

اس تحقیق میں شامل دو شرکاء نے دماغ سے 6.3 اور 2.3 الفاظ فی منٹ کی رفتار سے ٹائپنگ کی جبکہ ڈینس نامی ایک شریک نے 7.8 الفاظ فی منٹ کی رفتار سے ٹائپنگ کی۔ مینلو پارک، کیلیفورنیا سے تعلق رکھنے والا 64 سالہ ڈینس 10 اکتوبر 2007ء کو بارش کے دوران کباڑ باہر پھینکنے گئے مگر پھسل کر منہ کے بل گھاس پر گرے اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں سے اپاہج ہوگئے۔ گرنے کی نتیجے میں ان کی ریڑھ کی ہڈی شدید متاثر ہوئی اور ان کے دماغ اور گردن کے نیچے کے پٹھوں کے درمیان رابطہ ختم ہوگیا۔

بظاہر یہ رفتار آپ کو زیادہ محسوس نہیں ہورہی ہوگی۔ یہ رفتار اس لئے بھی کم ہے کہ شرکاء کو ماؤس کرسر ہر لفظ پر لے جا کر کلک کرنا ہوتا ہے۔ اگر آپ خود مائیکروسافٹ ونڈوز میں موجود آن اسکرین کی بورڈ استعمال کریں تو آپ کی رفتار بھی تقریباً اتنی ہی ہوگی۔

اس تحقیق کے دوران ماہرین نے شرکاء کے جملے، جیسے A Quick Brown Fox Jumps Over The Lazy Dog، کاپی کرنے کی رفتار بھی دیکھی۔ اس سے پتا چلا کہ تحقیق کے شرکاء نے دوسرے تمام سسٹم کے مقابلے میں سب سے زیادہ درستگی سے ٹائپ کیا۔

یہ تحقیق طبی اور انجینئرنگ ماہرین کا مشترکہ کارنامہ ہے۔ ان شرکاء کے دماغ میں الیکٹروڈ نصب کرنے کا کام ڈاکٹر جیمی ہینڈرسن جو نیوروسرجی کے پروفیسر ہیں، نے انجام دیا جبکہ الیکٹروڈ بنانے کے لئے ڈاکٹر کرشنا شینوئے جو الیکٹرکل انجینئرنگ کے پروفیسر ہیں نے معاونت کی۔ پروفیسر کرشنا کا کہنا تھا کہ جلد ہی مفلوج افراد بھی عام افراد کے طرح فون پر ٹائپنگ کرسکیں گے اور ان کی رفتار بھی عام لوگوں کے برابر ہوگی۔ ماہرین کے مطابق 5 سے 10 سالوں تک ایسے سسٹم آجائیں گے جو بغیر کسی تار کے یعنی وائرلیس ہونگے اور انہیں بغیر کسی شخص کی معاونت کے استعمال کیا جاسکے گا۔ یہ سسٹم ایسے ہونگے کہ نظر بھی نہیں آئیں گے اور انہیں 24 گھنٹے یعنی ہر وقت استعمال کیا جاسکے گا۔ یہ حالیہ کامیابی برین کمپیوٹر انٹرفیس سسٹم میں ہونے والی ترقی کا نتیجہ ہے۔

دماغ سے کمپیوٹر کنٹرول کرنا کوئی نیا خیال نہیں ہے۔ بلکہ اس پر بہت عرصے سے تحقیق کی جارہی ہے۔ ایسے کئی نظام پہلے ہی موجود ہیں جن میں مفلوج افراد اپنے دماغ کے ذریعے کمپیوٹر کو استعمال کرتے ہوئے لوگوں سے بات چیت کرتے ہیں۔ اس حوالے سے پروفیسر اسٹیفن ہاکنگ کی مثال خاصی معروف ہے۔ جبکہ یوٹیوب پر ایسے نظاموں کے عملی مظاہرے بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔

حقیقی دنیا کے مسائل اور ضرورت کو مدنظر رکھا جائے تو پہلے سے موجود برین - کمپیوٹر انٹرفیس سسٹم میں کوئی نہ کوئی خامی نظر آہی جاتی ہے۔ سب سے بڑا مسئلہ رفتار کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تجارتی طور پر ان میں سے کوئی بھی نظام عام نہیں ہوسکا۔ ڈاکٹر کرشنا کا کہنا ہے کہ اب ہم اس کمیونی کیشن ریٹ تک آگئے ہیں جو ہاتھوں اور بازوؤں سے محروم افراد کے لیے بہت مفید ہوگا۔ یہ ایسی ڈیوائسز کو قابل استعمال بنانے کے لئے ایک اہم پیشرفت ہے۔ یہ حالیہ تحقیق پروفیسر ہینڈرسن، پروفیسر شینوئے اور ایک ملٹی نیشنل کنشورشیم جسے برین گیٹ کہا جاتا ہے کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ ■

© Stanford

© Stanford

پی سی ڈاکٹر کے لئے اپنے سوالات editors@computingpk.com پر ارسال کیجیے یا ہمارے فیس بک فین پیج پر بذریعہ ذاتی پیغام ارسال کیجیے۔ کسی پوسٹ پر تبصرے کی صورت میں کئے گئے سوالات پر توجہ نہیں دی جاتی۔ کمپیوٹنگ میں صرف چند منتخب سوالات اور ان کے جوابات ہی شائع کئے جاتے ہیں

سوال: میں فیس بک پر اینی میٹڈ GIF کس طرح اپ لوڈ کر سکتا ہوں؟

ریحان، فیس بک

جواب: اینی میٹڈ GIF یا متحرک تصاویر کئی دہائیوں سے موجود ہیں اور انٹرنیٹ پر ان کا استعمال بھی تب سے ہی کیا جا رہا ہے۔ لیکن فیس بک شروع سے ہی اینی میٹڈ GIFs کے خلاف رہا ہے۔ نیوز فیڈ میں پہلے ہی خود بخود چلنے والی ویڈیوز نے صارفین کو بہت پریشان کیا ہے۔ پھر متحرک تصاویر کا اضافہ نیوز فیڈ کو مزید گنجان بنا دے گا۔ اس لئے آج بھی فیس بک پر آپ اینی میٹڈ GIF اپ لوڈ نہیں کر سکتے۔

میم بنانا، شیئر کرنا اور پسند کرنا فیس بک صارفین کا پسندیدہ کام کا ہے۔ آپ کی نیوز فیڈ میں کوئی میم (meme) نہ ہو، ایسا ہونا مشکل ہی ہے۔ اینی میٹڈ جف اس کام کو زیادہ آسان اور خوبصورت بناتی ہیں۔ اگر کوئی تصویر ایک ہزار الفاظ کے برابر ہوتی ہے تو ایک مختصر ویڈیو دس ہزار الفاظ کا متبادل ہو سکتی ہے۔ فیس بک پر اگر آپ کوئی اینی میٹڈ جِف اپ لوڈ کرتے ہیں تو فیس بک اسے غیر متحرک تصویر کی شکل میں ظاہر کرتا ہے۔ لیکن ایسا نہیں کہ آپ اینی میٹڈ جِف فیس بک پر استعمال نہیں کر سکتے۔ فیس بک آپ کو متحرک جِف فائل شیئر کرنے کی اجازت دیتا ہے، اگر آپ فائل اپ لوڈ نہ کریں بلکہ کسی فائل ہوسٹنگ سروس یا اپنی ویب سائٹ پر فائل اپ لوڈ کر کے اس کا براہ راست ربط شیئر کریں۔
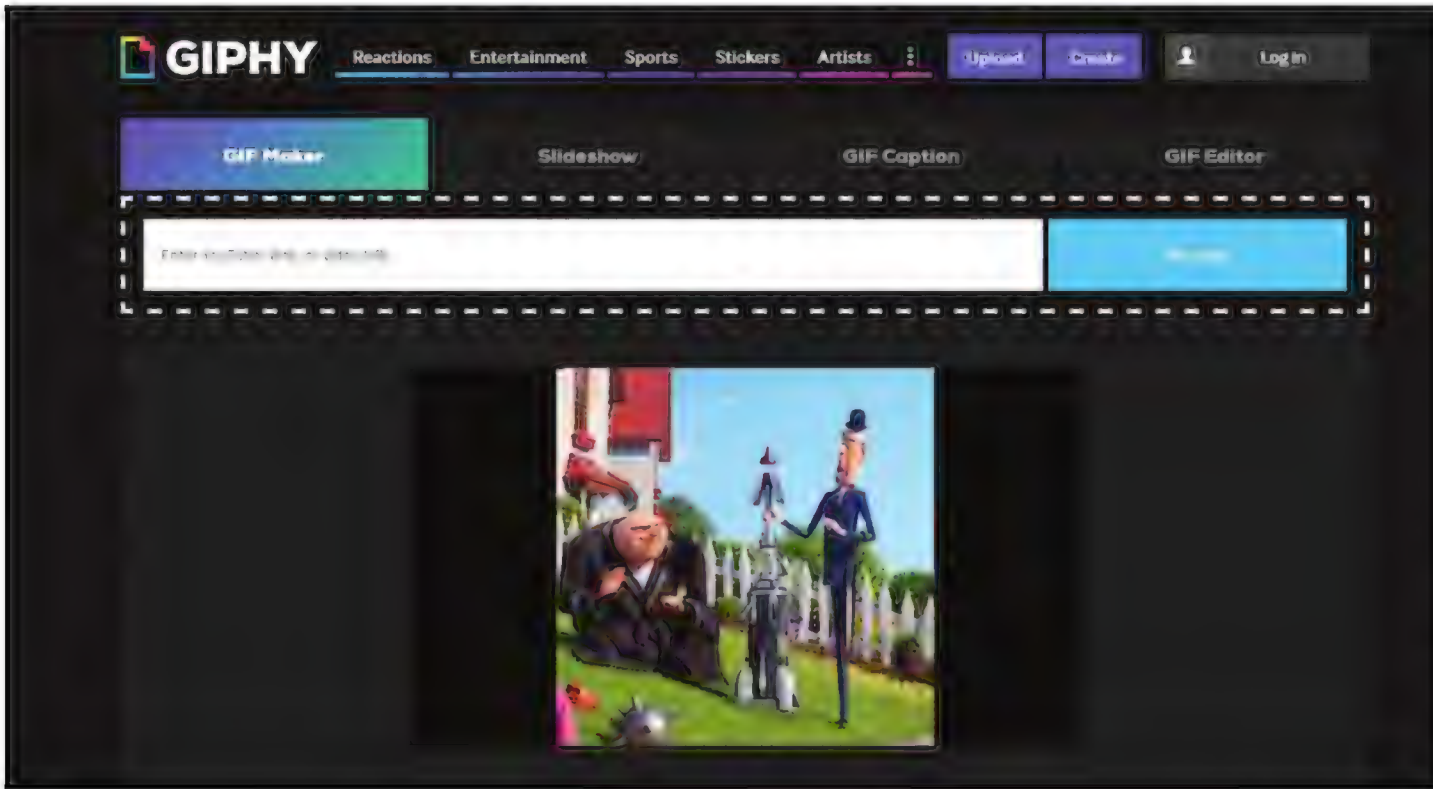
اگر انٹرنیٹ پر کہیں آپ کوئی اینی میٹڈ جِف دیکھیں اور اسے فیس بک پر شیئر کرنا چاہیں تو اس کا بہت آسان طریقہ یہ ہے کہ اس تصویر پر ماؤس کے ذریعے رائٹ کلک کر کے Copy Image Location یا Copy Image URL پر کلک کریں۔ اب فیس بک پر جہاں آپ اسٹیٹس لکھتے ہیں، وہاں کلک کریں، پھر کی بورڈ سے Ctrl+V دبا کر کاپی کیا ہوا پاتھ پیسٹ کر دیں۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ اینی میٹڈ تصویر اسٹیٹس میں ظاہر ہو جائے گی۔ اب آپ اسے پوسٹ کر سکتے ہیں۔ اینی میٹڈ تصویر کے اوپر GIF لکھا ہوتا ہے، جس پر کلک کرنے سے تصویر متحرک ہو جاتی ہے۔

انٹرنیٹ پر اینی میٹڈ جِف کا سب سے بڑا منبع http://giphy.com/ ہے۔ آپ چاہیں تو وہاں پہلے سے موجود کسی اینی میٹڈ جِف کو فیس بک پر شیئر کریں۔ یا چاہیں تو اپنی کسی اینی میٹڈ جِف کو اپ لوڈ کر کے فیس بک پر شیئر کر دیں۔ اس کے علاوہ آپ مذکورہ ویب سائٹ پر کسی یوٹیوب ویڈیو سے اینی میٹڈ جِف بنا بھی سکتے ہیں۔ جبکہ اینی میٹڈ جِف بنانے کے لئے درجنوں معروف ویب سائٹس آپ کو گوگل کے ذریعے باآسانی مل سکتی ہیں۔

سوال: مائیکروسافٹ ونڈوز پر بلیو اسکرین آف ڈیتھ کی وجہ کیسے معلوم کی جائے؟

خرم شہزاد، فیس بک

جواب: بلیو اسکرین آف ڈیتھ مائیکروسافٹ ونڈوز کا ایک عام مسئلہ ہے۔ اس میں اسکرین پر نیلے پس منظر پر سفید رنگ سے متن لکھا نظر آتا ہے اور کمپیوٹر کو ری اسٹارٹ کئے بغیر دوبارہ استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ تکنیکی زبان میں اسے مائیکروسافٹ ونڈوز کا کریش ہونا کہا جاتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اس مسئلے کی کوئی ایک وجہ ہے نہ کوئی ایک حل۔ بلکہ بلیو اسکرین آف ڈیتھ پر ظاہر ہونے والا پیغام بھی اس حوالے سے کوئی خاص مدد فراہم نہیں کرتا کہ مسئلہ دراصل کیوں پیش آیا۔ یہ کسی سافٹ ویئر کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے اور کسی خراب ہارڈ ویئر کی وجہ سے بھی۔ عموماً اسے ہارڈ ویئر کا مسئلہ سمجھا جاتا ہے، لیکن یہ کسی سافٹ ویئر کی خرابی کی وجہ سے بھی پیش آسکتا ہے۔
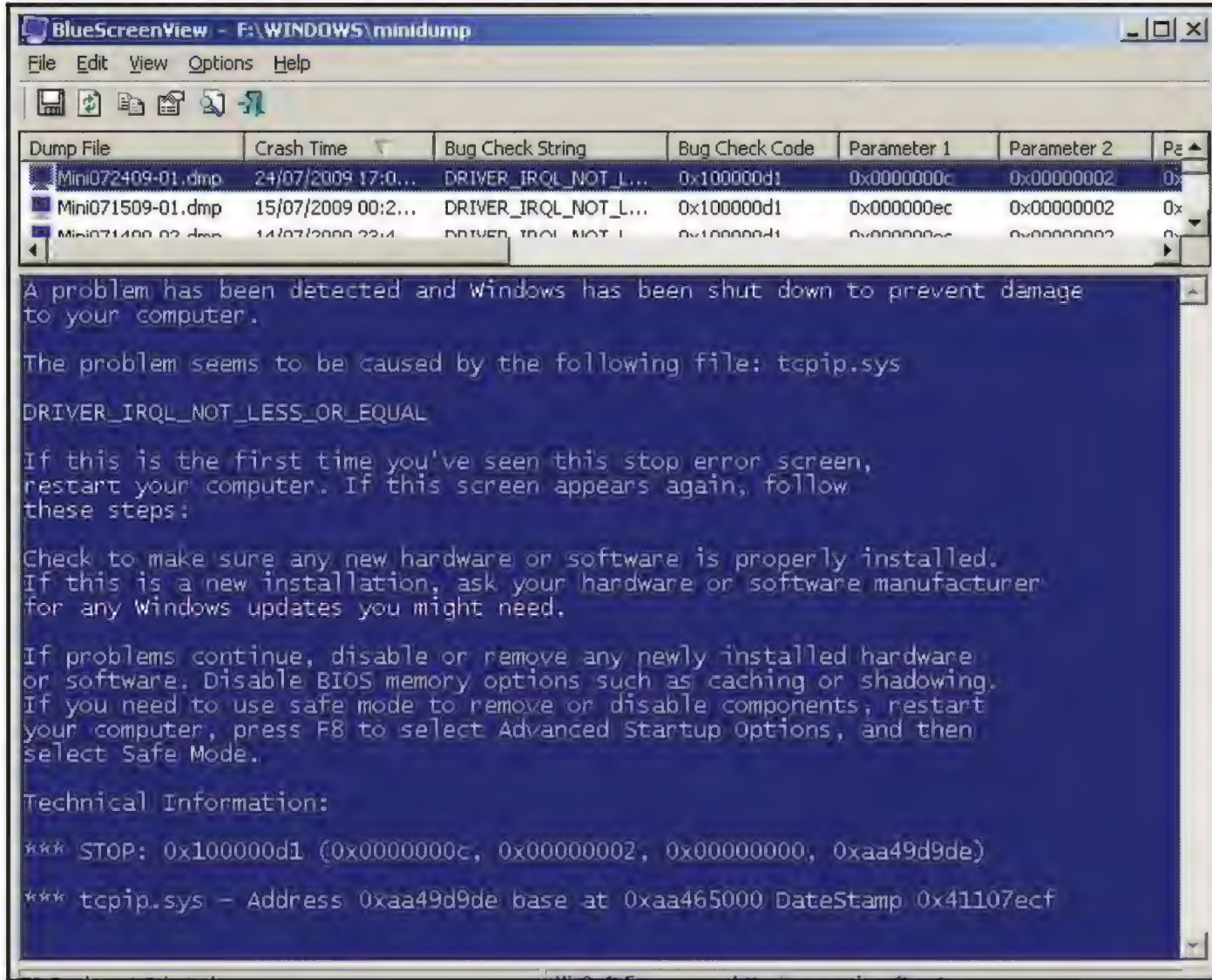
مائیکروسافٹ ونڈوز کیوں کریش ہوئی، اس بات کا پتا لگانے کے لئے اسکرین پر ظاہر ہونے والے پیغام کا تجزیہ کرنا ضروری ہے۔ لیکن یہ پیغام بہت مبہم ہوتا ہے۔ ونڈوز کے پرانے ورژنز میں یہ مسئلہ ڈی بگ کرنا مزید مشکل تھا۔ لیکن ونڈوز سیون اور اس کے بعد جاری ہونے والے ونڈوز آپریٹنگ سسٹم میں جب BSOD واقع ہوتا ہے تو ونڈوز کے ری اسٹارٹ ہونے کے بعد Action Center میں اس ایرر سے متعلق تفصیل موجود ہوتی ہے۔ ایکشن سینٹر تک رسائی کے لئے کنٹرول پینل میں موجود System and Security پر کلک کریں اور پھر Action Center کے آئی کن پر۔ اس میں Check for Solution کے بٹن پر کلک کرکے مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔

ہمارے تجربے کے مطابق بیشتر مواقع پر مائیکروسافٹ کی جانب سے جو حل پیش کئے جاتے ہیں، وہ بھی اس مسئلے کو حل نہیں کرپاتے۔ اس لئے ماہرین بھی یہی مشورہ دیتے نظر آتے ہیں کہ بلیو اسکرین آف ڈیتھ پر نظر آنے والے پیغام کو کسی سرچ انجن جیسے گوگل پر تلاش کیا جائے جس کے نتیجے میں آپ کسی سپورٹ فورم یا تکنیکی سپورٹ کی ویب سائٹ پر پہنچ جائیں گے۔ اس بات کے قوی امکانات ہیں کہ وہاں آپ کو اس حوالے سے کوئی قابل عمل حل مل جائے گا۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بلیو اسکرین آف ڈیتھ پر ظاہر ہونے والے پیغام کو کاپی کیسے کیا جائے کیونکہ اس کا اسکرین شاٹ تو بنایا نہیں جاسکتا۔ اس صورت میں آپ چاہیں تو ایرر میسج کو کاغذ پر نوٹ کرسکتے ہیں۔ لیکن یہ آسان کام نہیں اور اس میں غلطی کا امکان بھی موجود ہوتا ہے۔ اس لئے سب سے بہتر حل یہ ہے کہ آپ NirSoft کا BlueScreenView نامی سافٹ ویئر استعمال کریں۔ جب بھی ونڈوز کریش ہوتی ہے تو ایک dump فائل بھی بناتی ہے۔ یہ سافٹ ویئر اسی dump فائل کو پڑھنے کے لئے ہے۔ آپ اس سافٹ ویئر کی مدد سے چاہیں تو پورے ایرر میسج کو کاپی کرکے گوگل پر تلاش کریں یا پھر صرف Bug Check Code کو کاپی کرکے تلاش کریں۔ بگ چیک کوڈ بہت اہم ہے۔ اس کے بغیر حل تک نہیں پہنچا جاسکتا۔

اگر ہر بار اسٹارٹ کرنے پر بلیو اسکرین آف ڈیتھ دِکھا کر دوبارہ ری اسٹارٹ ہو رہا ہو تو پھر اس پیغام کو نوٹ کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ ایسی صورت حال میں آپ کمپیوٹر کو ونڈوز کی کسی لائیو سی ڈی سے بوٹ کرکے BlueScreenView چلاسکتے ہیں۔ اسے ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے یہ ربط ملاحظہ کیجئے:

http://www.nirsoft.net/utils/bluescreenview.zip

سوال: کمپیوٹر یا لیپ کھولے بغیر اس میں لگے ہارڈ ویئر مثلاً مدر بورڈ، پروسیسر وغیرہ کی برانڈ اور دوسری تفصیلات کیسے حاصل کی جاسکتی ہیں؟

احمد علی، فیس بک

جواب: کمپیوٹر ہارڈ ویئر کے کاروبار سے وابستہ افراد ہوں یا کسی دفتر میں کام کرنے والے آئی ٹی پروفیشنل، ان کو ایسے طریقوں کی ہمیشہ تلاش رہتی ہے جن کے ذریعے وہ کسی کمپیوٹر/ لیپ ٹاپ کو کھولے بغیر اس کے تمام ہارڈ ویئر سے متعلق درست معلومات حاصل کرسکیں۔ کمپیوٹر کو تو پھر بھی چند منٹوں کی محنت سے کھول کر اس کے ہارڈ ویئر کے بارے میں جانا جاسکتا ہے، لیکن لیپ ٹاپ کو کھولنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ یہ معلومات اس وقت حاصل کرنا مزید دشوار ہو جاتا ہے جب کمپیوٹر یا لیپ ٹاپ پر برانڈ نیم اور ماڈل وغیرہ یا تو موجود نہ ہوں یا پھر غلط ہوں۔ ہمارے یہاں تو ویسے بھی Converted کمپیوٹر عام ہیں۔ یہ کمپیوٹر کی خرید وفروخت سے متعلق مارکیٹ میں استعمال کی جانے والی ایک اصطلاح ہے۔ اس کا مطلب ہوتا ہے کہ کمپیوٹر کا ماڈل جس ہارڈ ویئر کے ساتھ بنا کر فروخت کے لئے پیش کیا گیا تھا، اسے امپورٹ کرنے والے نے تبدیل کردیا ہے۔ یعنی جس مشین میں کور آئی تھری پروسیسر لگا ہوا تھا، اس میں کور آئی فائیو پروسیسر لگا کر فروخت کیا جاتا ہے تاکہ اس کے اچھے دام مل جائیں۔

بہر حال، کمپیوٹر کو کھولے بغیر اس کے ہارڈ ویئر سے متعلق معلومات جمع کرنے کے درجنوں طریقے ہیں۔ بیشتر معلومات آپ کو کمپیوٹر/ لیپ ٹاپ کی بایوس سے ہی مل جاتی ہیں۔ لیکن اگر زیادہ مفصل معلومات درکار ہوں تو پھر تھرڈ پارٹی سافٹ ویئر کی ضرورت پیش آئے گی۔ اگر آپ تھرڈ پارٹی سافٹ ویئر استعمال نہیں کرنا چاہتے تو بھی یہ مائیکروسافٹ ونڈوز اور لینکس میں باآسانی ممکن ہے۔ فرض کریں کہ آپ جس کمپیوٹر/ لیپ ٹاپ کے ہارڈ ویئر سے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اس میں آپریٹنگ سسٹم بھی انسٹال نہیں۔ ایسے میں آپ لینکس کی لائیو سی ڈی یا یو ایس بی سے کمپیوٹر/ لیپ ٹاپ کو بوٹ کر کے dmidecode کمانڈ کے ذریعے ہارڈ ویئر سے متعلق معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ لینکس کی لائیو سی ڈی یا یو ایس بی بنانے کے لئے گوگل پر Linux Live USB لکھ کر سرچ کریں۔ آپ کو کئی ربط مل جائیں گے جہاں سے آپ کسی بھی لینکس ڈسٹری بیوشن کی لائیو یو ایس بی بنا سکتے ہیں۔ بہر حال، dmidecode کمانڈ کے کئی پیرامیٹرز ہیں۔ مثلاً اگر آپ سی پی یو سے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ٹرمینل پر آپ کو یہ کمانڈ لکھنی ہوگی: dmidecode -t 4

dmidecode کے تمام پیرامیٹرز کی معلومات dmidecode -s کمانڈ کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے۔ اگر آپ اوبنٹو استعمال کر رہے ہیں تو یہ کمانڈ لکھنے سے پہلے sudo ضرور لکھیں۔ کچھ مثالیں حسب ذیل ہیں:

dmidecode -s system-version

dmidecode -s baseboard-version

dmidecode -s system-manufacturer

dmidecode -s baseboard-manufacturer

مائیکروسافٹ ونڈوز میں یہ کام ڈائریکٹ ایکس ڈائگناسٹک یوٹیلیٹی کے ذریعے کیا جاسکتا ہے۔ رن باکس میں dxdiag لکھ کر اینٹر کریں۔ کچھ ہی لمحوں میں ہارڈ ویئر سے متعلق تمام معلومات آپ کی اسکرین پر موجود ہونگی۔ تھرڈ پارٹی سافٹ ویئر کے ذریعے زیادہ بہتر معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ مائیکروسافٹ ونڈوز کے لئے کچھ تھرڈ پارٹی سافٹ ویئر حسب ذیل ہیں:

Belarc Advisor : http://www.belarc.com/products_belarc_advisor

WinAudit : https://winaudit.codeplex.com/

Fresh Diagnose : http://www.freshdevices.com/

سوال: گوگل پلے اسٹور سے بعض ایپلی کیشنز کو ڈاؤن لوڈ کرنے کی کوشش کریں تو Your device isn't compaitable with this version کا ایرر آجاتا ہے۔ اس کا کیا حل ہے؟

(رضا، فیس بک)

جواب: اینڈرائیڈ ایپلی کیشن ڈیویلپر اپنی بنائی ایپلی کیشنز میں کئی پابندیاں شامل کرسکتے ہیں۔ مثلاً وہ اپنی بنائی ایپلی کیشن کسی مخصوص ملک کے علاوہ کسی ملک میں ڈاؤن لوڈ کرنے پر پابندی لگا سکتے ہیں، اس کے علاوہ وہ کسی مخصوص اسمارٹ فون پر ایپلی کیشن کی تنصیب کو بھی روک سکتے ہیں۔ جب آپ اپنے اسمارٹ فون پر Google Play ایپلی کیشن کے ذریعے کسی ایپلی کیشن کو سرچ کرتے ہیں تو آپ کو صرف وہی ایپلی کیشنز نتائج میں نظر آتی ہیں جو آپ کے فون میں نصب کی جاسکتی ہیں۔ تاہم اگر آپ گوگل پلے اسٹور کی ویب سائٹ کھولیں اور ایپلی کیشن کو تلاش کریں تو تمام ایپلی کیشنز بشمول وہ جنھیں آپ نصب نہیں کرسکتے، نتائج میں نظر آتی ہیں۔ ان پابندیوں کی کئی وجوہ ہوسکتی ہیں۔ ممکن ہے جس ایپلی کیشن کو آپ انسٹال کرنا چاہتے ہیں، وہ ایپلی کیشن اینڈرائیڈ کا کوئی ایسا فیچر استعمال کرتی ہو جو صرف اینڈرائیڈ کے نئے ورژن میں دستیاب ہو۔ مگر آپ کے پاس موجود اینڈرائیڈ کا ورژن پرانا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایپلی کیشن کو چلنے کے لئے جس ہارڈ ویئر کی ضرورت ہو وہ آپ کے فون یا ٹیبلٹ میں موجود ہی نہ ہو۔ آپ نے جس ایرر میسیج کا ذکر اپنے سوال میں کیا ہے، اس سے صاف پتا چلتا ہے کہ جس ایپلی کیشنز کو آپ انسٹال کرنا چاہتے ہیں، وہ آپ کے اسمارٹ فون میں نصب آپریٹنگ سسٹم سے مطابقت نہیں رکھتا۔ اصولاً تو آپ کو ایسی ایپلی کیشن کو انسٹال کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔
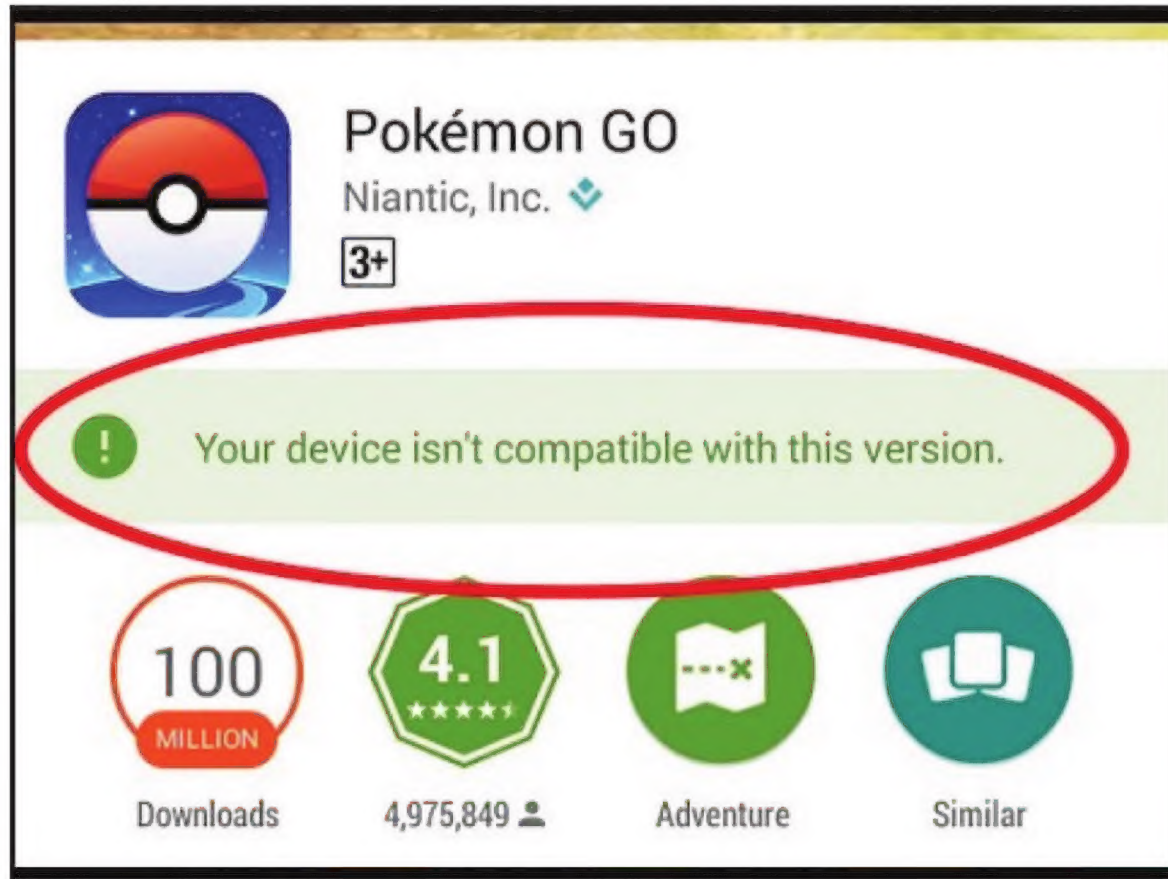
لیکن اگر بضد ہیں کہ ایپلی کیشن انسٹال کرنی ہی ہے تو اس کچھ طریقے موجود ہیں۔ یاد رہے کہ گوگل ان طریقوں کی حمایت نہیں کرتا۔ اس لئے انہیں اختیار کرنے کا نقصان بھی آپ کے اپنے ذمے ہے۔ یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ کسی Unsupported ایپلی کیشن کے انسٹال ہوجانے کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اسے چلایا بھی جاسکے گا۔

کسی ایسی ایپلی کیشن جسے آپ کے اسمارٹ فون سے مسئلہ ہو یعنی وہ صرف کسی مخصوص اسمارٹ فون پر ہی انسٹال کی جاسکتی ہو، کو انسٹال کرنے کے لئے آپ کو اپنا اسمارٹ فون روٹ (Root) کرنا ہوگا۔ ہر اینڈرائیڈ ڈیوائس میں build.prop نامی ایک فائل موجود ہوتی ہے جس میں آپ کے اسمارٹ فون کی شناخت پوشیدہ ہوتی ہے۔ اس فائل میں ضروری تبدیلیاں کرکے آپ اپنے اسمارٹ فون کو بالکل مختلف اسمارٹ فون کی طرح پیش کرسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کا LG G2 اس فائل میں شناخت کی تبدیلی کے بعد گوگل پلے اسٹور کو LG G3 نظر آنے لگے گا۔ اس کام کو سہل بنانے کے لئے Market Helper نامی تھری پارٹی ایپلی کیشن استعمال کی جاسکتی ہے۔ لیکن یہ پلے اسٹور پر دستیاب نہیں لہٰذا اسے انسٹال کرنا خطرے سے خالی بھی نہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ مارکیٹ ہیلپر ایپلی کیشن اُسی وقت کام کرتی ہے جب آپ کا فون روٹ ہو۔

گوگل پلے اسٹور سے کسی بھی ایپلی کیشن کا صرف نیا ورژن ہی ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے اگر کسی ایپلی کیشن کا پرانا ورژن آپ کے فون پر کام کررہا تھا، لیکن نیا ورژن انسٹال نہیں ہورہا تو آپ گوگل پلے اسٹور کا سہارا نہیں لے سکتے۔ اس کے لئے آپ کو تھرڈ پارٹی ایپلی کیشن اسٹور کی مدد لینی ہوگی۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا، گوگل پلے اسٹور کے علاوہ کہیں سے بھی، کوئی بھی ایپلی کیشن انسٹال کرنا خطرے سے خالی نہیں۔ اس لئے یہ کام آپ مکمل طور پر اپنی ذمے داری پر کریں۔ APK Mirror نامی ویب سائٹ (http://www.apkmirror.com/) پر تمام اہم ایپلی کیشنز کے پرانے اور نئے ورژن آپ کو مل جائیں گے۔ آپ وہاں سے APK فائل ڈاؤن لوڈ کرکے انسٹال کرلیں۔

پاکستان بھر میں کمپیوٹنگ کے ڈسٹری بیوٹرز

شہر	ڈسٹری بیوٹر
کراچی	گلستان نیوز ایجنسی، فریئر مارکیٹ
راولپنڈی	اشرف نیوز ایجنسی، کمیٹی چوک، اقبال روڈ
لاہور	گلزار نیوز ایجنسی، اخبار مارکیٹ
پشاور	اطلس نیوز ایجنسی، بشیر چیمبر، مسجد مہابت خان روڈ
رحیم یار خان	چوہدری امانت علی اینڈ سنز
حیدر آباد	مہران نیوز ایجنسی

* **احمد پور ایسٹ:** اسلامی کتب خانہ، نزد گرلز ہائی اسکول، ڈسٹرکٹ بہاول پور
* **احمد پور شرقیہ:** اسلامی کتب خانہ، ضلع بہاولپور
* **اوکاڑہ:** رحمت بک اسٹال، نزد ریلوے پل
* **بنوں:** امیر جان نیوز ایجنسی، چوک بازار، ضلع بنوں
* **بہاولنگر:** دولت خان نیوز ایجنسی، اردو بازار، بہاولنگر
* **تلہ گنگ:** گلوبل کمپیوٹر سینٹر، اولڈ بس اسٹینڈ، ڈسٹرکٹ چکوال
* **تربت:** پاک نیوز ایجنسی، مین روڈ
* **جھنگ:** شیخ محمد حسین نیوز ایجنٹ، فوارہ چوک، جھنگ صدر
* **جھنگ:** ہمدرد نیوز ایجنسی، رفیقی چوک، شورکوٹ چھاؤنی
* **چشتیاں:** شاہین لائبریری، اُردو بازار، ضلع بہاولنگر
* **چشتیاں:** دولت خان نیوز ایجنسی، اردو بازار
* **حاصل پور:** محمد وقاص وحید نیوز ایجنسی، ضلع بہاولپور
* **خانپور:** چوہدری بشیر امانت علی اینڈ برادرز، ریلوے روڈ
* **خانیوال:** طاہر اسٹیشنری مارٹ اینڈ نیوز ایجنسی، کچہری بازار
* **ڈیرہ اسماعیل خان:** قمر بک اسٹال، اردو بازار
* **ڈیرہ غازی خان:** ناصر نیوز ایجنسی، فریدی بازار، ٹریفک چوک
* **ساہیوال:** زمیندار نیوز ایجنسی، چوک صدر، لاہور
* **سرگودھا:** پاکستان اسٹینڈرڈ بک ڈپو، بلاک نمبر 10، پٹھہ منڈی روڈ
* **سرگودھا:** پاکستان نیوز ایجنسی، نزد گول چوک، پٹھہ منڈی روڈ
* **سکھر:** الفتح نیوز ایجنسی، مہران مرکز
* **سیالکوٹ:** علمی مرکز، اردو بازار
* **صادق آباد:** چوہدری نیوز ایجنسی، ریلوے روڈ
* **کوٹ ادو:** عابد شاہ پرفروش، بالمقابل بس اسٹینڈ، کوٹ ادو، ضلع مظفر گڑھ
* **گجرات:** پاکستان بک سروس، 30، اُردو بازار
* **گجرات:** خالد بک ڈپو، مسلم بازار
* **گلگت:** نارتھ بکس، مدینہ سپر مارکیٹ
* **مظفر گڑھ:** محمد عبدالطیف بلوچ نیشنل نیوز ایجنسی، قنوان چوک
* **میانوالی:** محمدی نیوز ایجنسی، لاری اڈہ
* **واہ کینٹ:** خوشبوڈائجسٹ سینٹر اینڈ لائبریری، نواب آباد
* **واہ کینٹ:** حبیب اللہ قمر، میلاد چوک
* **وزیر آباد:** نوید نیوز ایجنسی، ریلوے بکسٹال

اگر کمپیوٹنگ آپ کے علاقے میں دستیاب نہیں تو برائے مہربانی ہمیں اس نمبر پر مطلع فرمائیں:

0342-2507857

SENITIVE INFORMATION SENT TO THE WRONG PERSON COULD SERIOUSLY DAMAGE

OUR REPUTATION